تیرے عشق میں

ماہا گل رانا

کیا تم پھر مجھے چھوڑ دو گی لہجے میں بے بسی اور دکھ شامل تھا

وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے دو قدم چل کر اس کے بالکل قریب آ کر اس کے دونوں ہاتھ تھام کے باقی کا بھی فاصلہ ختم کر کے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا کر ایک لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو محسوس کیا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے اپنا ایک ہاتھ اس کے بائیں گال پر رکھا شاہ میر نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی جب کہ وہ کہہ رہی تھی تمہیں پتا ہے کی تم میرا عشق ہو تم ہوتے ہو تو مجھے لگتا ہے کہ زندگی ہے لیکن کچھ چیزیں اور لوگ ہمیشہ ادھورے ہی رہ جاتے ہیں ان کے نصیب میں مکمل ہونا نہیں لکھا ہوتا اور شاید کچھ رشتے بھی مجھے معاف کر دینا۔۔۔

ماضی کچھ سال پہلے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ ایک بہت ہی خوبصورت بنگلہ تھا۔ جس میں اکرام صاحب اپنی چھوٹی سی فیملی کے ساتھ رہتے ہیں ان کی عائشہ بیگم سے پسند کی شادی تھی جو کہ ان کی کلاس فیلو تھی۔ شادی کے دو سال بعد اللہ نے ایک خوبصورت بیٹے سے نوازا۔

جس کا نام ماہر اکرام شاہ رکھا بیٹے کی پیدائش کے تین سال بعد اللہ نے بیٹی جیسی رحمت سے نوازا تو اکرام صاحب کی تو دنیا ہی مکمل ہو گئ جس کا نام انہوں نے دیا اکرام شاہ رکھا۔

وقت جیسے پر لگا کہ گزر گیا ماہر اٹھارہ جب کہ دیا پندرہ سال کی ہو گئی۔

بابا دیا نے کھانا کھاتے ہوئے اکرام صاحب کو پکارا جی بابا کی جان

ہاہاہا بابا جان تو آپ کی ماما ہے ہم تو جان کے ٹکڑے ہیں اس بات پر اکرام صاحب کے ساتھ ساتھ ماہر نے بھی قہقہ لگایا جب کہ عائشہ بیگم اپنی منہ پھٹ اولاد کو شرمندگی سے گھور بھی نہ سکی

اچھا بتایئے کیا کہنا تھا بابا میں وہ کہہ رہی تھی کہ میں کس کالج میں ایڈمیشن لو جو کالج آپ کو اچھا لگے اس میں لے لیں یا پھر ماہر کا کالج بھی اچھا تھا وہی لے لیں

جی پاپا میں بھی یہی سوچ رہی تھی اور بھائی کا کالج تو مجھے ویسے بھی بہت پسند ہے تو کل میں اپنے ڈاکومنٹس ریڈی رکھو گی پھر ہم ساتھ جائیں گے نہیں بیٹا کل تو میں بیزی ہو گا تم ایسا کرنا اپنی ماما یا ماہر

کے ساتھ چلی جانا جی پاپا میں لے جاؤ گا مجھے ویسے بھی اپنے کچھ ٹیچرز سے ملنا ہے اوکے اب جلدی سے کھانا کھاؤ اور جا کر سو جاؤ دونوں پھر صبح میں جلدی اٹھا دوں گی

میرا تو ہو گیا شب بخیر پاپا ماما

اوکے تو میں بھی ذرا باہر واک کر کے آ کر سو جاؤ گا میری طرف سے گڈ نائٹ

_____

_____

کچھ دن بعد

تمہیں پتا ہے منہا یہاں سے جو لڑکا ٹاپ کر کے گیا تھا نہ وہ اپنی بہن کو لے کہ آیا تھا ایڈمیشن کے لیے کیا بتاؤں یار کتنا ہنڈسم تھا میں تو لائن کروانے کی کوشش بھی کی لیکن اس کی وہ گھمنڈی بہن ساتھ تھی منہا جو کب سے اپنی دوست کی بات سن رہی تھی اس بات پہ ہنسنے لگی اچھا ہوا تمہیں بھی تو کوئی اور کام نہیں ہے بہن کے بہانے سہی کوئی لڑکا پٹ تو گیا نہ اگر اس لڑکے کی بیوی مجھے ملے تو میں اسے کہو گی اپنی نند سے بہت پیار کرنا کیونکہ اس کی وجہ سے تمہارا شوہر ایک آفت سے محفوظ رہا ہے جب کہ فجر اپنے مذاق بن جانے پہ منہ مسوس کہ رہ گئی ہاہاہا یار مزاق کر رہی تھی تم بتاؤ بھی پھر کیا ہوا حنا کو پتا تھا کہ اب وہ ناراض ہوئی ہے تو اپنی پسندیدہ موضوع کو شروع کرنے سے ہی مانے گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہاں نہ یار میں بتا رہی تھی کہ اس کی بہن ساتھ تھی ورنہ ہیلو ہائے تو کر ہی لیتی میں اور یار ایک بات تو بتانا بھول ہی گئی میں

بات اور وہ بھی تم بھول گئی یہ آج سورج کس طرف سے طلوع ہوا ہے منہا نے پھر سے اس کا مذاق بناتے ہوئے کہا اسے پتا تھا ایسی باتوں سے کتنی جلدی چڑ جاتی ہے جس کے نتیجے میں یا تو خاموشی ہوتی ہے یا پھر مزید شور یارررررر ایسے تو نہ کہو دیکھو میں ہی ایک تمہاری اچھی فرینڈ ہوں تم تو بور نگ اور انتہا کی آدم بیزار اگر میں ہی تمہیں کچھ نہ بتاؤ تو مجھے اتنا یقین ہے تمہیں تو ہماری سب ٹیچرز کے نام بھی نہ پتا ہو شکر کیا کرو کہ تمہیں اتنی سوشل اور ایکٹیو فرینڈ ملی ہے

جی بالکل شکر کے ساتھ شکرانے کے نفل بھی

ہاں پڑھ سکتی ہو لیکن رہنے دو میں نے سنا ہے جس چیز کا جتنا شکر ادا کرے تعالیٰ اور عطا کرتا ہے تم شکر کرنے جاؤ دو چار اور میری جیسی اٹھا لاؤ

توبہ ہے یار اچھا بات تو بتا دو پھر چھٹی ہونے والی ہے اور بابا ٹائم پہ آئیں ہوتے ہیں

ہاں میں بتا رہی تھی وہ لڑکی ہماری کلاس میں ہی آئی ہے اور دو ایڈمیشن اور ہوئے ہیں اب دیکھو کب سے جوائن کرتے ہیں اووو چلو جب آئیں گے دیکھا جائے گا اور تم اب اس لڑکی سے دوستی کر لینا کیا پتا بھا بھی بنا لے تمہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نہیں یار منہا اتنی سڑیل نند نہیں چاہیئے میں اپنا یہ کرش اس کی بہن کی وجہ سے قربان کرتی ہوں اب جلدی چلو لیٹ ہونے پہ تمہارے ابا حضور نے مجھے قربان کر دینا ہے۔

آج اس کا پہلا دن تھا اسی لیے تھوڑی نروس تھی نروس وہ لوگوں کی وجہ سے نہیں اپنے بھائی کی نصیحتوں کی وجہ سے تھی جو کے پورے راستے یہی بولتے آیا تھا دیکھو دیا میری کالج میں بہت عزت تھی اور ہے بھی سبھی ٹیچرز مجھے جانتے ہے کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کرنا اور اپنا غصہ اور

اپنے منہ کا بھی کم استعمال کرنا کیا مطلب بھائی میں زیادہ بولتی ہوں نہیں بے بی تم زیادہ نہیں بولتی بس دوسروں کی بولتی بند کر دیتی ہو اور کسی کو ایٹیٹیوڈ نہ دکھانا کیونکہ دو سال تمہیں یہی ہو اور یہی دن بعد میں یاد آتے ہے سب سے اچھے سے رہنا کالج کی بیل سے ایک دم سے وہ اپنے خیالات سے باہر آئی اور ارد گرد دیکھا تو سٹوڈنٹس اپنی کلاسس میں جا رہے تھے

جلدی جلدی سے وہ اپنی کلاس میں پہنچی شکر تھا ابھی ٹیچر نہیں آئی تھی فرسٹ رو میں تو وہ مر کہ بھی نہ بیٹھتی اسی لیے تھرڈ رو میں جا کہ بیٹھ گئی جب تک وہ بیٹھی کلاس کہ دوسرے بچوں نے بھی آنا سٹارٹ کر دیا

منہا اور فجر جو ابھی آئی تھی نئ سٹوڈنٹ کو دیکھ کہ اسی کے ساتھ بیٹھ گئی ہائے میں منہا ہوں اور یہ فجر ہم نے دو ہفتے پہلے ہی جوائن کیا ہے اور میں فجر جی بتا دیا انہوں نے دیا کہ جواب پہ منہا نے اپنی ہنسی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چھپائی کیونکہ جتنا فجر اسے ٹونٹ مارنے سے منع کرتی اتنے ہی بیچاری کو پڑتے ہا۔۔ہاں مطلب اس نے آدھا بتایامیں پورا بتاتی ہوں میں فجر آہ یہ نہیں آگے سے بتاتی ہوں یہ کہ ہم دونوں بچپن کی دوست ہی سکول اکیڈمی اور کالج سب جگہ ساتھ ساتھ اور آپ کا نام؟

پہلی بات تو آپ شاپ میرا نام دیا ہے اور آج فرسٹ ڈے ہے تم دونوں سے مل کہ بہت اچھا لگا

ابھی وہ باتیں کر رہی تھیں کہ کلاس میں ٹیچر انٹر ہوئی گڈ مارننگ بچو

جیسا کہ آپ کو پتا ہے آج آپ کی کلاس کمپلیٹ ہو گئی ہے تو اب سے آپ بچوں نے کوئی لیکچر مس نہیں کرنا آپ کو ٹف ٹائم نہیں دیا جائے گا ٹیچرز بہت کوپریٹیو ہیں سٹڈی کے ساتھ ساتھ دوسری ایکٹیویز بھی ہو گی تا کہ آپ بور نہ ہو اور سر علی کہ ہوتے تو ہو ہی نہیں سکتے وہ آپ کو ان کی کلاس میں پتا چل جائے گا باقی دو سٹوڈنٹس آفس میں ہیں رضا جائیں بلا کہ لائیں کہ کلاس سٹارٹ ہو گئی ہے

جی میم

____

لاسٹ لیکچر فری تھا تو سبھی سٹوڈنٹس کلاس میں بیٹھے کر رہے تھے جب کہ شاہ میر کھڑکی کے پاس چئیر رکھے آنکھیں مندے بیٹھا ہوا دیا کب سے اسے ہی دیکھے جا رہی تھی

وہ جب سے کلاس میں آیا تھا اس نے ارد گرد دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا جب کہ دیا نے اس کے آنے کے بعد اس کے علاوہ کہی اور دیکھا ہی نہیں تھا

وہ خود پہ حیران ہو رہی تھی کہ ایسا کیا ہے کہ بار بار نظر اسی پر جا رہی ہے ہنڈسم ہے تو کیا اس نے پہلے ہنڈسم لڑکے تھے اس کی تو آنکھیں بھی بلیک ہیں جب کہ نیلی سمندر جیسی گہری تھی

اب یہ آنکھیں کب کھولے گا افففففف

دیا۔۔۔۔ دیا یار کہا دیہان ہے تمھارا

آہ نہیں کچھ نہیں

جی بالکل منہا نے اسے جواب دیتے ساتھ اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا

نہیں تو یار میں بس دیکھ رہی تھی کتنا عجیب ہے کہیں دیکھتا ہی نہیں

اچھا تو پھر کچھ ایسا کرتے ہیں کہ یہ دیکھے فجر نے شاہ میر کی طرف دیکھ کر کہا

دیا اور منہا نے فوراً اس کی طرف دیکھا کیا مطلب ایسا کیا کرو گی تم

تم دونوں بس دیکھتی جاؤ

ہیلووو ہیلووو بوائز اینڈ بیوٹی فل گرلز جیسے کہ اب ہم کلاس میٹس ہے اور دو سال تک ساتھ ہے تو سب اپنا اپنا گروپس نہ بنائیں بلکہ سب ساتھ ساتھ رہے جو بھی لیکچر فری ہو اس میں ہم سب کوئی نہ کوئی گیم

کھیلے گے اور جو کوئی فالتو کا ایٹیٹیوڈ دکھائے یہ بات کرتے ہوئے اس نے چور نظروں سے شاہ میر کی طرف دیکھا اور دیا نے بھی تبھی شاہ میر نے آنکھیں کھولیں اور سیدھا دیا پر نظر گئی اس نے نظریں گھما کر تقریر کرنی والی کو دیکھا جب کہ وہ دونوں اس کے

ایک دم دیکھنے سے گڑبڑا گئی

وہ۔۔۔میں کیا کہہ رہی تھی ہاں یاد آیا ہم گیم کھیلتے ہیں

جس میں ہم ٹاسک دیں گے اور وہ پورا کرنا ہو گا

تو چلو کون کون، نہیں کون کون نہیں سبھی کھیلیں گے

چلو سبھی چیئرز ہٹاؤ اور نیچے دائرہ بناؤ

حال

تم نے اسے بتایا کہ کہا جا رہی ہو تم

نہیں ضروری نہیں سمجھا میں نے

بات تمہارے ضروری سمجھنے کی نہیں اس کی اجازت کی ہے

کس اجازت کی بات کر رہی ہے آپ

یہ بات تم بہتر جانتی ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جانتی تو آپ بھی ہیں تو پھر کیوں تماشا دیکھنا چاہتی ہیں

وہ محبت کرتا ہے کیا کیا نہیں دیکھا بچے نے تم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اب پھر جا رہی ہو اس پر نہیں تو خود پر رحم کر لو

خود پر اور اس پر رحم کر رہی ہوں تو جا رہی ہوں

گئی تو پہلے بھی ہو لیکن قسمت ہمیشہ اسی کے پاس لے آئی ہے نہ اس بار بھی ایسا ہوا تو مجھے ڈر ہے کہی اس کا ضبط جواب نہ دے جائیں اور جس چیز پر صبر کر آجاتا ہے نہ وہ سامنے بھی ہو تو نظر میں نہیں ہوتی

_____

_____

ماضی

چلو شاہ میر تم بھی آجاؤ یار رضا شاہ میر کے پاس آتے ہوئے کہتا ہے

تمہیں پتا ہے کہ مجھے ایسی گیمز میں کوئی انٹرسٹ نہیں اسی لیے اپنی شکل گم کرو یہاں سے

میری شکل گم ہوتے ہی بتی تمہاری گل ہو جاتی ہے

رضا کی بات پہ شاہ میر نے اسے ایک گھوری سے نوازا

ایک تو وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا کیونکہ بالکل ٹھیک ہی کہہ رہا تھا وہ ایک وہی تو اس کا ہم راز اور ہر مشکل وقت میں ساتھ ہوتا ہے اسی کے وجود نے تو احساس دلایا ہے کہ دنیا میں خونی رشتوں کے علاوہ بھی ایک رشتہ ہے جو کہ بے غرض اور بے لوث محبت اور وفا سے بنا ہے ابھی جاؤ یار

وہ دونوں جا کر لڑکوں والی سائڈ پہ بیٹھ گئے

اب ایسا تھا کہ ایک طرف لڑکے اور ایک طرف لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں

اب بتاؤ کون سی گیم کھیلی جائے یا وہ بھی میں بتاؤ فجر نے سب کی طرف دیکھ کہ ک

شاہ میر جو کہ پین کو اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں گھما رہا تھا

گیم میں بتاؤ گا اور وہی کھیلی جائے گی

اسی طرح سر جھکائے جواب دیا

اور رضا جانتا تھا کہ یہ مہربانی کیوں کی گئی ہے

تا کہ وہ کوئی ایسی گیم بتائے اور سب کی بینڈ بجائے

او کے ٹھیک ہے آج بوائز گیم کھیلتے ہیں فجر تو ایکسائیٹڈ ہی ہو گئی جس کہ لیے یہ کھراک ڈالا تھا وہی گیم ڈیسائیڈ کر رہا تھا

جی بالکل ورنہ لڑکیوں والی گیم میں کیا پتا آپ ہمیں کو اڑا چڑیا اڑی کھیلنے کا بول دیتی رضا جس کا صبح سے اس چڑیا کی طرح چہچہاتی لڑکی کو دیکھ کہ دل بے قابو ہو رہا تھا تو اب بات کرنے کا موقع کیسے جانے دیتا اور وہاں کی تو صورتحال ہی بدلی ہوئی تھی وہ جو ہر روز نیو کرش بنا لیتی تھی اب اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا

واٹ ایور اب گیم بتائیں نہ آپ کیا ہیں اس نے شاہ میر کو مخاطب کر کہ کہا

یہاں کونسا ٹیچر اپنا پرسنل لیپ ٹاپ لاتا ہے

کیونکہ کالج میں ہر ٹیچر کا کمپیوٹر تھا اسی لیے شاہ میر نے پوچھا

سر اسد لاتے ہے اور فری ٹائم میں کینٹین میں بیٹھ کہ استعمال کرتے ہیں لیکن وہ بہت غصے والی ہیں شاہ میر کے ساتھ بیٹھے لڑکے نے جواب دیا

تو اب کہا ہو گے

ہمارا اور ان کا لیکچر سیم ہو تا وہ بھی فری ہو گے

او کے تو گیم یہ ہے کہ سب کو ڈئیر دیا جائے گا

اور اسے وہ ڈئیر پورا کرنا ہو گا ورنہ سزا ملے گی

سب نے ہاں ملائی کہ سب ریڈی ہیں اس کے لیئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے دیا کی طرف دیکھا جو کہ اسے ہی دیکھ رہی تھی شاہ میر کے دیکھنے سے ہڑبڑا کہ نظریں پھیر لیں

جس پر شاہ میر نے اپنا ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی

ڈئیر یہ ہے کہ لڑکے یا لڑکیوں میں سے کوئی ایک جا کر سر سے وہ لیپ ٹاپ لائے اور پھر دوسری ٹیم جا کر واپس کر کے آئے

یہ ڈئیر سن کے تو ایک دم سے سبھی بھونچکا کہ رہ گئے کیونکہ ان دو ہفتوں میں وہ سب ہی سر کی ڈانٹ سن چکے تھے

نہیں کچھ اور کریں فجر ایک دم گھبرا کہ بولی کیونکہ اس نے تو بس شاہ میر کی وجہ سے یہ گیم کھیلی تھی بس بہانہ تھی یہ گیم کل تو آ کر اس نے یہی کہنا تھا رات گئی بات گئی لیکن ایسا کرنے پر اسنے ہی پھنسنا تھا

ڈئیر تو یہی ہو گا کھیلنا تو یہی منظور کرو ورنہ کوئی گیم نہیں ہو گی شاہ میر نے یہ بات کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ پیچھے کو کر کے سر اٹھایا جس سے اس کے گلے کی ہڈی نظر آ رہی تھی

اور کالی آنکھوں میں روشنی پڑنے سے انہیں چمکدار بنا رہی تھی وہ اپنی جسامت کی وجہ سے کہی سے بھی کالج بوائے نہیں لگتا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شرٹ کے پہلے دو بٹن کھلے ہونے کی وجہ سے اس کا سفید سینا بھی واضح ہو رہا تھا صبح تو بند کر کے ٹائی لگائی ہوئی تھی یہ تو لاسٹ اور فری لیکچر ہونے کی وجہ سے کھول لیے تھے

دیا جس کی غیر ارادہ نظر اس پر پڑی تو ٹھٹھک کہ رک گئی

اور جب اپنے سے کچھ دور بیٹھی لڑکی کو شاہ میر کو گھورتے

دیکھا تو ایک دم سے چہرا غصے سے لال ہو گیا

شاہ میر جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا اس کے ایسے رد عمل پر نہ جانے کیوں ایک دم سے سیدھے ہو کر بیٹھ گیا اور شرٹ کے بٹن بند کر لیے

رضا نے بھی یہ بات نوٹ کی

تو ٹھیک ہے تم لیپ ٹاپ لے آؤ واپس گرلز جا کر کر آئیں گی رضا نے یہ حل بتایا شوق تو اسے بھی نہیں تھا یہ تو بس فجر کی وجہ سے وہ بھی کھیلنا چاہ رہا تھا

اور اپنے دوست کے دماغ سے واقف تھا کہ گیم نہ کھیلنے کے لیے یہ نہیں تو کوئی اور بہانہ بنا لے گا اسی لیے جلدی جلدی اس نے حل پیش کیا

ہاں یہ ٹھیک ہے آپ جا کر لے آئیں واپس میں اور منہا کر آئیں گی دیا جو اتنی دیر سے چپ بیٹھی تھی اسے بھی یہی ٹھیک لگا تو جلدی سے بولی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو ٹھیک ہے میں لے کر آتا ہوں اور پھر آپ لوگوں کا ٹرن ہو گا

او کے سب نے ایک ساتھ بولا

شاہ میر کینٹین آیا تو سر کارنر والی سیٹ پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے اور سامنے ان کا لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا

اسلام و علیکم سر

و علیکم السلام جی بیٹا

شاہ میر نے بہانے سے گردن گھمائی تو اسے پتہ چلا کہ کلاس کا ایک بچہ اس پر نظر رکھ رہا ہے

اس کے بعد اس نے سر سے کوئی بات کی

پہلے تو سر نے آرام سے سنی

لیکن پھر سر کہ چہرے پر غصہ ظاہر ہونے لگا وہ اسے غصے سے ڈانٹ رہے تھے

اور پھر اپنا لیپ ٹاپ دے دیا

لڑکا بھاگتا ہوا کلاس میں آیا تو سب پریشان ہو گئے

کیا ہوا سر نے دیا لیپ ٹاپ فجر نے جلدی جلدی پوچھا کیوں کہ بینڈ اس کی ہی بجنی تھی

نہیں سر شاہ میر کو ڈانٹ رہے تھے دور سے باتیں تو سمجھ نہیں آئی مگر سر کہ چہرے پر بہت غصہ تھا

ایک دم لال ہوئے پڑے تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا کہ شاہ میر آ گیا

یہ لیں لیپ ٹاپ اب دس منٹ تک جا کر واپس کر آئیں

کیا مطلب سر تو غصہ ہو رہے تھے نہ رضا نے لیپ ٹاپ لیتے ہوئے پوچھا

اور باقی سب بھی یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ سر تو غصہ تھے پھر

میر اکام لانا تھا وہ میں لے آیا جو بھی واپس کرنے جائیں یہ کہ دے کہ اس میں ایم ایس ایکسل نہیں ہے

کیوں کہ میں سٹڈی کے بہانے ہی لایا ہوں

اور جا کر اپنا بیگ پیک کرنے لگا کیونکہ چھٹی میں 15 منٹ رہ گئے تھے اور

یہ ڈئیر ختم ہونے میں وقت کا پتہ نہیں لگنا تھا اور ابھی تو وہ ان کر رونی شکلیں بھی آرام و سکون سے

دیکھنا چاہتا تھا بیگ پیک کر کہ

چیئر سے ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا

چلو منہا

نہیں میں نہیں تم فجر کو لے جاؤ

منہا جو صدا کی ڈرپوک تھی ایسے کام تو بالکل بھی نہ کرتی

نہیں تم چلو یہ فجر وہاں بھی اپنی رام کہانی سنانے لگ جائے گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آج فرسٹ ڈے تھا لیکن وہ پھر بھی بہت اچھی دوستیں بن گئیں تھیں اس میں زیادہ ہاتھ فجر کی ہنس مکھ نیچر کا تھا

منہا کا ہاتھ پکڑ کر بیچاری کی رونی صورت کی پرواہ کیے بغیر اسے ساتھ لے گئ

اسلام و علیکم سر

وعلیکم السلام

سر یہ آپکا لیپ ٹاپ تھینکس

اتنی جلدی کام ہو گیا آپکا

ہاں۔۔۔ نہیں وہ ایکچولی سر

وہ نہ اس لیپ ٹاپ میں ایم ایس ایکسل نہیں ہے

اوووو آئی سی میں نے کبھی غور ہی نہیں کیا شاید

جی بالکل سر

بیٹا آپ بتائیں مجھے سچ سچ کہ اس کی ضرورت کیوں پڑی تھی اور جھوٹ تو بالکل بھی نا بولیے گا

منہا جو پیچھے ڈری سہمی کھڑی تھی سر نے اس سے پوچھا

سر کے پوچھنے پر وہ دیا کہ پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سر دیا نے جو کہا وہی تو ہے

سر نے پہلے منہا کو اور پھر دیا کو دیکھا

بیٹا جی مجھے وہ لیپ ٹاپ لا دیجئے گا جس میں ایم ایس ایکسل نہ ہو اور بنا پاسورڈ لگائیں آپ کو اس کے اندر کے راز پتا لگ جائیں

اب جا سکتی ہیں آپ دونوں وہ دونوں جو سر کو منہ کھولے دیکھ رہی تھیں ساری بات سمجھ آنے پر رونی شکلیں لے کر کلاس کی طرف چل پڑی

چھوڑو گی نہیں میں اس جلاد، سڑیل انسان کو

سمجھتا کیا ہے ہمارے ساتھ ہی گیم کھیل گیا دیا جس کا غم اور صدمے سے برا حال تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ

اتنی خوبصورت شکل والے کا بیڑا غرق کر دے

یار چھوڑو نہ وہ پھر کچھ اور الٹا کرے گا

اور اس الٹے سیدھے میں ہم بھی پسے گے

جب تک وہ کلاس میں پہنچی چھٹی ہو گئی

دیا نے جیسے ہی کلاس میں قدم رکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سامنے ہی شاہ میر بیٹھا تھا

دیا کو دیکھ کہ اس نے آنکھ دبائی اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر کی جانب آنے لگا

دیا کے پاس سے گزر کر آگے جا کر رکا

دیا جو ابھی اس کی خوشبو میں کھوئی غصہ وغیرہ بھول چکی تھی

شاہ میر کے واپس سامنے آکر رکنے پر حیران ہوئی

شاہ میر جو دیا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا ایک دم سے جھکا

کہ دیا اپنا سانس تک روک گئی

اور غور سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

اور ایک دم سے پاس ہو کر اس کے کان کہ پاس سرگوشی کی

Beauty with no Brain

دیا جو اس کے جھکنے پر اس کی گال کا ہلکا سا لمس اپنی گال پر محسوس کر رہی تھی ایک دم سے

خیالات سے باہر آئی لیکن

جب تک وہ جواب دیتی

وہ جا چکا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں

_____

_____

وہ گھر آ کر بنا کھانا کھائے سو گئی تھی

اب شام کے وقت اٹھی تو

روم سے باہر آئی

ماہر جو باہر ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا تھا

دیا کو دیکھ کے ہلکے سے مسکرایا

کیسا گزرا دن ہماری ڈان کا

بہت اچھا بھائی

لیکن میں ڈان نہیں کیونکہ کہ آج آپ کی ڈان کے ساتھ کوئی ڈان گیری کر گیا

دیا کی بات پر ماہر نے قہقہہ لگایا

باہر نہ صحیح گھر میں تو تم ہی ڈان ہونا

ہماری مجال جو اپنی ڈان کے ساتھ ڈان گیری یا حکم کی خلاف ورزی کریں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بس یہی باتیں تم باپ بیٹا اسے سکھانا

عائشہ بیگم جو کچن سے ماہر کے لیے چائے لا رہی تھیں

ان کی باتیں سن کر بولی

ان باتوں پر آپ کو شکایت ہیں لیکن جو آپ ظالموں کی طرح بابا اور بھائی کے جانے کے بعد کام کرواتی ہیں انکا کچھ نہیں

تو کونسا غلط کرتی ہوں

سسرال جا کر یہی کام آتے ہیں

ہاں تو میں آپ کے لیے ایسا داماد ڈھونڈوں عائشہ بیگم کے آنکھیں دکھانے پر جلدی سے دیانے اپنی بات بدلی

میرا مطلب بابا اپنے لیے ایسا داماد ڈھونڈیں گے نہ

جو مجھ سے بالکل کام نہ کروائیں

ہاں وہ بھی تمھارے جیسا نکمہ ہو اور پھر اولاد ماہا نکمی ہو گی

ماہر جو کے ماں بیٹی کی تکرار سن رہا تھا چپ چاپ

اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کیونکہ یہ تو ان کا روز کا تھا جب بھی ماہر اور اکرام صاحب گھر آتے تو

دیا اپنے بابا سے شکایتیں کرتی کے ماما نے یہ یہ کام کروائیں

اور عائشہ بیگم ماہر سے کہ اللہ نے انہیں کتنی نکمی اولاد دی

ان کے گھر کی خوشیاں انہیں نوک جھوک میں تھیں کیونکہ کے کزن تو کوئی پاس تھی نہیں اور بہن بھائی بھی تھے نہیں

دوست ہوتی بھی تو سکول کی حد تک

اسی لیے دیا سب لاڈ پیار نوک جھوک اپنی ماما سے ہی کرتی

لیکن اس نوک جھوک میں کبھی بھی بتمیزی نہیں کی

کبھی کبھی تو جب زیادہ موڈ میں ہوتی تو انہیں پیار سے اپنی آپی بلاتی کیوں کہ اسے بڑی بہن کو خواہش تھی

اور عائشہ بیگم لگتی بھی بڑی بہن جیسی ہی تھی

_____

_____

شاہ میر نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا سامنے صوفے پر اس کے

چچا بیٹھے فون پر مصروف تھے

وہ جو اتنے اچھے موڈ کے ساتھ گھر آیا تھا اب ایسے تھا جیسے منہ میں کسی نے بادام رکھ دیا ہو

چار سال پہلے اس کے بابا کا ہارٹ اٹیک سے انتقال ہو گیا

ان کا بزنس سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا

تب ان کا چھوٹا بھائی جو بھائی کے جنازے کے لیے آیا تھا

مستقل رک گیا

اب یہ حال تھا کہ بزنس تو سنبھالہ سارا پیسہ بھی خود کے قبضے میں کر لیا

اور جب شاہ میر اور اس کی والدہ کو پیسے کی ضرورت ہوتی تو ان کی منتیں کرنی پڑتی

اور وہ کاروبار نقصان میں جا رہا ہے کہہ کر مشکل سے رقم دیتے

شاہ میر بنا سلام کیے غصے سے اپنے کمرے میں آ کر ٹھک سے دروازا بند کیا

عمران صاحب ایک دم ڈر کر ایک دم سے اچھلے کے صوفہ سے گرتے گرتے بچے

اس لڑکے کو اصل پسٹل کی کیا ضرورت بتمیز انسان دروازوں کی ٹھاٹھا سے مجھے مار دے گا

ہائے میرا دل گیا پہلے ہی کمزور ہے یہ ناکارہ کر کے چھوڑے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

عمران صاحب وہمی طبعیت کے مالک ہے جب سے بھائی کی موت ہارٹ اٹیک سے ہوئی انہیں اب ہر وقت یہی وہم رہتا کہ ان کی موت بھی ایسے نہ ہو

وہ جو دل ہر ہاتھ رکھے بیٹھے تھے شائستہ بیگم کے کچن سے نکلنے پر ان پر بھڑک پڑے

بھابھی یہ نالائق اولاد پیدا ہونے والی تھی تو کیا بھائی کے ساتھ روز جنگ کے میدان میں جاتی تھی آپ وہ جو شاہ میر کے پاس جا رہی تھی

ان کی عجیب و غریب بات سن کر حیران ہو کر رک گئی

کیا مطلب بھائی میں سمجھیں نہیں

کچھ نہیں بس پانی لا دیں اور سمجھ اس دن آ جائے گی

جب آپ کی اولاد کی وجہ سے میرا دل رک گیا

لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے بولے جیسے ابھی دل بند ہو رہا ہے

شائستہ بیگم کو زیادہ سوال جواب کرنے کی عادت نہیں تھی۔اسی لیے انہوں نے زیادہ پوچھا نہیں اور جانتی تھی اولاد کا ذکر کر رہے ہیں تو ان کے سپوت نے ہی کچھ کیا ہو گا

اور جی بھائی کہہ کر کچن میں چلی گئی

عمران صاحب کو پانی دینے کے بعد وہ شاہ میر کے روم میں آئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو وہ چینج کیئے بنا

ویسے ہی سونے کے لیے لیٹ گیا تھا

تو وہ ویسے ہی دروازا بند کر کے آ گئی

شاہ میر کا کہنا تھا کے وہ بزنس ان کا ہے تو وہ کیوں ان سے پیسے مانگے

جب کہ شائستہ بیگم کا کہنا تھا

بیٹا تم چھوٹے تھے وہ جیسے بھی ہے

تمہارے بابا کے جانے کے بعد ان کا اس گھر میں ہونا میرے لیے بہت بڑا سہارا ہے

میں تمہیں اکیلے کو کیسے سنبھالتی

اور ایک اکیلی عورت کا شوہر یا گھر میں مرد کے بغیر گزارا کرنا ناممکن ہے ہر روز کوئی نئی بات بن جاتی

تم گھر سے باہر ہوتے تو میں گھر میں اکیلی ہوتی لیکن ندا عمران صاحب کی بیگم اور ان کی بچیوں کی وجہ

سے مجھے حوصلہ ہوتا ہے

وہ جیسے بھی ہیں کبھی مجھ سے بتمیزی نہیں کی

وہ پیسہ چاہتے ہیں لیکن کبھی تمھارا برا نہیں کیا

ورنہ کیا تھا تمہیں غلط راستے لگا دیتے یا کچھ اور کر دیتے میں کیا کر لیتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور دولت کا کیا ہے

ہمیں اتنا تو ملتا ہے نہ کہ ضروریات پوری ہو جائے

تم اور میں محفوظ ہیں

عزت ہے تو دولت کا کیا ہے بیٹا

ایسے دل چھوٹا نہیں کرتے

لیکن ماما مجھے ان سے مانگنا پسند نہیں اپنی ہی چیز کے لیے ان کے آگے منتیں کروں

بیٹا تم غلط سوچ رہے ہو وہ تمہارے بابا کی جگہ ہے

تمہارے بابا ہوتے تو ان سے بھی تو مانگنے پڑتے تھے نہ

اس نظر سے دیکھو گے تو کچھ بھی غلط نہیں

اور وہ جو ہر چیز کا حساب مانگتے ہیں شاہ میر کا بس نہیں چلتا تھا کے سچ میں ان کا دل بند کر دے

وہ تو میں بھی مانگتی ہوں نہ ماں ہوں تو ٹھیک وہ بھی تو چچا ہیں نہ

یہ عمر ایسی ہی ہوتی ہے

اس عمر میں اپنا آپ بالکل ٹھیک لگتا ہے ہم بھی اسی عمر سے گزرے ہیں اس عمر میں غلطیاں بھی ہو نہ تو ہم دنیا کو اندھا ہی سمجھتے ہیں کہ کسی کو کچھ نہیں پتا چل رہا لیکن اندھی دنیا نہیں ہم ہوتے ہیں اپنی

خواہشات کے پیچھے لیکن یہ ہمارے بڑے جو ہوتے ہیں نہ اسی وجہ سے ہمیں اس عمر میں سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں ہر ممکن طریقے سے اور

بیٹا ماں باپ حساب مانگتے ہیں کہ انہیں پتا ہو کہ اولاد کیا کر رہی ہے اور کیا نہیں

جب کوئی آپ کو دے آپ پر خرچ کرے تو اسے حساب تو دینا پڑتا ہیں نہ

رب بھی تو حساب لے گا نہ کہ زندگی دی جوانی دی وقت دیا رزق دیا تو کہاں خرچ کر کے آئے ہو

اس لیے کوئی بھی ایسا کام نہ کرو کہ جب کوئی حساب مانگ لے تو شرمندگی ہو

ان کی پیسے کے فطرت کو چھوڑ کے دوسری باتوں پر غور کرو تو انہیں اپنا مخلص پاؤ گے

وہ جیسے بھی ہیں ڈانٹتے بھی ہیں لیکن کسی باہر یا خاندان والوں کو ہمیں کوئی بات نہیں کرنے دیتے بڑے

ایسے ہی ہوتے ہیں

ان کو فکر اور پیار کا اظہار

ایسے ہی کرنا آتا ہے

وہ ہمیشہ اسے ایسے ہی سمجھاتی تھی

وہ سمجھتا تھا یا نہیں لیکن کچھ دیر تک اس کا موڈ ٹھیک رہتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور پھر جب کوئی بات عمران صاحب کرتے تو وہ شائستہ بیگم کو ایسی نظروں سے دیکھتا کہ یہ نہیں سدھر سکتے تو میں بھی نہیں

پھر وہ ایسے چیزوں کو پٹک پٹک کے ٹھاکر تا کہ عمران صاحب اپنا دل لے کہ بیٹھ جاتے

_____

_____

وہ آج صبح جلدی کالج آگئی تھی کیونکہ شاہ میر سے اپنی انسلٹ کا بدلہ لینا تھا

فجر اور منہا بھی ابھی تک نہیں آئی تھیں وہ کافی دیر کلاس کے باہر ان کا ویٹ کرتی رہی

کیونکہ جذبات میں آکر جلدی آتو گئی تھی

لیکن نہ تو شاہ میر آیا نہ ہی فجر اور منہا اور اب وہ بور ہو رہی تھی

کیا ضرورت تھی تمہیں جلدی آنے کی بریک ٹائم یا فری لیکچر میں تم اپنی جنگ کر لیتی منہا جو صبح سے دیا کا دکھ سن رہی تھی کہ وہ کب سے ان کا انتظار کر رہی تھی اور وہ کیوں جلدی آئی تھی

اب اکتا کر بولی

یار تم بہت بے مروت ہو ایک تو میں ہم دونوں کی انسلٹ کا بدلہ لینے کے لیے جلدی آئی

اور اب تو حد ہی ہو گئی صبح سے سب پوچھ رہیں کہ سر نے کیا بولا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور وہ میسنا انسان کیسے کھی کھی کر رہا تھا منہ نیچے کر کے جیسے مجھے تو پتا نہیں لگ رہا نا

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے دیا اگر نہیں کھیلنا تھا تو بتا دیتا نہ

اتنا شوخا ہونے کی کیا ضرورت

آؤ دیا ہم ڈھونڈتے ہیں گراؤنڈ میں یا کینٹین میں ہی ہونگے

فجر جو خود صبح سے دونوں دوستوں کی جلانے والی مسکراہٹ دیکھ کے آگ بگولہ ہو رہی تھی

وہ کیسے پیچھے رہتی

_____

_____

وہ دونوں باہر آئی تو شاہ میر تو نظر نہ آیا لیکن رضا دوسری طرف منہ کیے کسی سے بات کر رہا تھا

رضا کو دیکھتے ہی فجر کا حلق تک کڑوا ہو گا

اسنے آگے جاتی دیا کا ہاتھ پکڑ کر روکا

دیا تم اس سے پوچھ لو کہ اس کا دوست کہاں میں آگے دیکھ کے آتی ہوں

نہیں یار تم ساتھ ہی چلو

اب فجر اسے کیا بتاتی کہ جو یہ کل اتنے ایٹیٹیوڈ سے آئے تھے آج صبح سے

اتنے ہی ٹھڑکی بنے ہوئے ہیں

صبح سے رضا اسے بے شرموں کی طرح گھور گھور کر دیکھ رہا ہے

اس بیچاری سے تو ٹھیک سے کوئی لیکچر بھی نہیں لیا گیا

اور جب وہ اسے غصے سے آنکھیں دکھاتی تو آگے سے بے شرموں کی طرح دانت نکالنے لگ جاتا جیسے

کوئی لطیفہ سنایا ہو

نہیں تم جاؤ ٹائم بچے گا نہ سمجھو

اچھا ٹھیک ہے جاؤ تم

فجر کو تو بس ہاں کا انتظار تھا دیا کے تھوڑا آگے جاتے ہی

وہ بھاگ کر کلاس میں گم ہو گئی

سنو رضا جو کسی لڑکے سے بات کر رہا تھا دیا کی آواز سن کر مڑا

جی فرمائیں

تمھارا دوست کہاں ہے ابھی دیا آگے کچھ کہتی

رضا نے اپنا ہاتھ اٹھایا

دیا جو یہ سمجھیں کہ وہ اسے تھپڑ مارنے لگا ہے ایک دم سے آنکھیں بند کر لی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا نے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے بالوں میں بائیں طرف کو ہاتھ پھیرا اور

پھر تھوڑا جھک کے بولا

میں بھی اگر یہی پوچھو کہ آپکی دوست کہاں ہے

دیا جو آنکھیں بند کر کے یہ سوچ رہی تھی کہ یہ بھلا اسے کیوں تھپڑ مارے گا

رضا کی بات پر ایک دم سے آنکھیں کھولیں

واٹ کیا مطلب ہے تمہارا

لو جی مطلب تو سیدھا ہے میرا

لیکن چھوڑیں آپ

لائبریری میں ہیں

دیا جو اس کی بات سن کر جانے لگی تھی رضا کی اگلی بات سن کر اس کا دل چاہا کے گلا دبا دے اس کا

اگر آپ نے پرائیویٹ ملاقات کرنی تو میں

دروازے کے باہر نظر رکھ سکتا ہوں جیسے ہی کوئی آیا تو سیٹی بجا دوں گا آتی ہے مجھے سیٹی بجانی مار کر

دکھاؤ

شٹ اپ بیہودہ انسان

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اوکے میں نے تو بس اس لیے کہا تھا کیا پتا آپ میری فیوچر بھابھی بن جائیں

اور میں آپ کو تب اپنا یہ احسان یاد کروا کر مزے مزے کے کھانے کھا سکوں

رضا ابھی آگے بھی کوئی بکواس کرتا دیا وہاں سے چلی گئی

پہلے اس کے دوست کو تو دیکھ لوں

_____

_____

دیا جب لائبریری آئی تو وہاں اکا دکا سٹوڈنٹس تھے کیونکہ بریک ٹائم تھا تو زیادہ بچے کینٹین اور گراؤنڈ میں ہی تھے

اس نے آگے جا کر دیکھا تو شاہ میر کوئی بک ڈھونڈ رہا تھا

دیا نے جاتے اس کا ہاتھ پکڑا اور جب تک وہ کچھ سمجھتا اس کو کھینچ کر ایک کونے میں لے گئی

اسے دیوار کے ساتھ پن کر کے اس کا کالر دونوں ہاتھوں سے دبوچا

تم نے کل کیا بولا تھا سر کو

کیا تم یہ پوچھنے کے لیے مجھے یہاں لائی ہو

شاہ میر نے ڈرمائی انداز میں ارد گرد نظریں گھما کر کہا

اس طرح کرتے وہ اتنا کیوٹ لگا کہ دیا کو پھر سارا غصہ ختم ہوتا ہوا محسوس ہوا

لیکن وہ کل والا تو چھوڑ بھی دیتی لیکن آج وہ کس طرہنس رہا تھا

اس کا مذاق بنا کر اور اس کی وجہ سے دوسرں کے سامنے جھوٹ بولنا پڑا کہ سر نے کچھ نہیں کہا

ہم نے کہا کہ ہمارا کام ہو گیا ہے

اور جب وہ کسی سے جھوٹ بولتی تب وہ دونوں دوست ایک دوسرے کو دیکھ کے قہقہے لگاتے جیسے وہ تو آپس میں بات کر رہے ہیں

بات مت گھماؤ بتاؤ کیا کہا تھا

شاہ میر نے یک دم سے اپنا دایاں ہاتھ دیا کی کمر میں ڈال کر اسے پکڑا اور اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے دیوار سے پن کر دیا

دیا تو اس آفت پر بوکھلا گئی جب تک وہ اسے روکتی وہ اس کے دائیں بائیں جانب اپنے دونوں ہاتھ دیوار سے ٹکا کر کھڑا ہو گیا

بے بی گرل کچھ خاص نہیں کہا تھا

بس میں نے جا کر سر سے کہا کہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر کینٹین آیا تو سرکار نر والی سیٹ پہ بیٹھے چائے پی رہے تھے اور سامنے ان کا لیپ ٹاپ پڑا ہوا تھا

اسلام و علیکم سر

وعلیکم السلام جی بیٹا

شاہ میر نے بہانے سے گردن گھمائی تو اسے پتہ چلا کہ کلاس کا ایک بچہ اس پر نظر رکھ رہا ہے

سر ایکچولی آج میرا فرسٹ ڈے ہیں جس کی وجہ سے

کلاس کے بچوں نے مجھے ڈئیر دیا ہے

اگر میں نے یہ پورا نہ کیا تو وہ مجھے کوئی سزا دیں گے

اوو تو کیا ڈئیر ہے

سر آپ کا لیپ ٹاپ لانے کا بولا ہے

نام بتائیں آپ مجھے اور میرے ساتھ پرنسپل کے آفس چلیں

نو سر میری بات پوری سن لیں شاہ میر نے ایسی معصوم شکل بنا کر کہا

اگر اس کے چچا دیکھ لیتے اور ایسی میٹھی آواز سن لیتے تو ان کا سچ میں دل بند ہو جانا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سر آپ کمپلین کریں گے تو وہ سوری کر لیں گے

لیکن پھر بعد میں مجھے تنگ کریں گے

میں پرامس کرتا ہوں آپ کے لیپ ٹاپ کو کچھ نہیں ہو گا

سر

آپ اپنے لیفٹ سائیڈ بہانے سے دیکھیں ایک سٹوڈنٹ مجھ پر ہی نظر رکھ رہا ہے

آپ بس اپنے فیس پر ایگریسو ایکسپریشنس لائیں تا کہ انہیں لگے کہ آپ مجھے ڈانٹ رہے ہیں

اور پھر لیپ ٹاپ دے دیجئے گا

ہمم تو تمہیں کیا لگتا ہے وہ دوبارا کوئی ڈیئر نہیں دیں گے

سر یہ تو سٹوڈنٹس گیم کھیلتے ہی رہتے ہیں

لیکن میں آپ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا کیونکہ میرا ماننا ہے سٹوڈنٹس کی گیمز ان تک ہونی چاہیے

کسی ٹیچر کے ساتھ ایسے جھوٹ بول کے اپنی ڈیئر نہیں پوری کرنی چاہیے

آپ کمپلین کر دے گے تو وہ ناراض ہو جائیں گے اور شاید مجھ سے دوستی بھی نہ کریں

میں انھیں سمجھا دوں گا کہ نیکسٹ ٹائم ایسی گیمز میں ٹیچرز کو انوالو نہیں کرنا

پھر سر نے ویسا ہی کیا جیسا شاہ میر نے کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو دیکھا بے بی گرل ایک ساتھ کلاس میٹس کی نظر میں ہیرو

اور ٹیچرز کی نظر میں شریف اور معصوم بچہ بن گیا

شاہ میر نے دیا کا گال تھپتھپا کر کہا

تم کتنے دھوکے باز انسان ہو

ہم سب کو برا بنا کر خود اچھے بن گئے شرم نہیں آئی

نہیں کیونکہ مجھے لگتا شرمانے والا کام لڑکیوں پر سوٹ کرتا ہے

Don't you think so

اور اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم سچ میں

Beauty with no Brain

ہو بے بی گرل

اس کی بات پر دیا نے چونک کر دیکھا کیا مطلب

مطلب یہ کہ کل صرف میرا نہیں تمہارا بھی فرسٹ ڈے تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو سر یہی سمجھے ہو گے کہ تمہیں بھی ڈیئر ہی دیا ہو گا

اپنے ساتھ ساتھ تمہیں بھی سیو کر چکا ہوں میں

خفت اور غصے سے دیا کا چہرا سے لال ہو گیا تھا

اووو تم تو ابھی سے شرما کر لال ٹماٹر ہوئے جا رہی ہو

میں نے تو ایسا کچھ کیا بھی نہیں

پیچھے ہٹو جاہل انسان

دیا نے شاہ میر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھکا دینا چاہا لیکن مجال ہو جو وہ ذرا سا بھی ہلا ہو

جب وہ اسے پیچھے نا کر سکی تو اس کے دائیں بازو کے نیچے سے بھاگنے کی کوشش کی جسے شاہ میر نے ناکام بنا دیا

وہ بائیں جانب سے جانے لگی تو تب بھی اس نے ایسا کیا

اب دیا کو لگ رہا تھا کہ اس بتمیز انسان سے وہ بلاوجہ الجھ پڑی

رونے جیسی شکل لے کر اب وہ شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

اور اس کا چہرا اپنی ہنسی دبانے کے چکر میں لال ہوئے جا رہا تھا

دیکھو ہٹو یہاں گرمی ہے میرا سانس بند ہو رہا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب تو مجھے بھی لگنے گا ہے کہ مجھ میں کوئی بات تو ہے

جو میری کسی سے بات کرنے پر لوگوں کے ساتھ کچھ ہونے لگ جاتا ہے

چچا سے بات کروں ان کا دل بند ہونے لگتا ہے

ماما سے کروں تو ان کا دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے

اب تمہارا سانس شاہ میر نے لب دبا کر اپنا قہقہہ روکا

اچھا جانے دیتا ہوں ہوں لیکن ایک شرط ہے

دیا جس کی اب آنکھیں آنسوؤں سے بھرنا شروع ہو گئی تھی اپنے آنسوؤں چھپانے کے لیے سر جھکایا ہوا تھا کہ اسے لگے کہ اس کی بکواس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا

اب جب نظریں اٹھا کر دیکھا تو

شاہ میر کو اپنا دل ان میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

اس نے کب چاہا تھا کہ وہ روئے

وہ تو بس مزاق کر رہا تھا

شاید لڑکیوں سے ایسے مزاق نہیں کرتے میں نے زیادہ کر دیا کیا

اب وہ دل میں سوچ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب مناؤ کیا

لیکن کس والی بات پر روئی ہو گی ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا تھا

ابھی کہہ تو دیا سر اسے غلط نہیں سمجھ رہے

شاید نوبرین والی بات پر لیکن وہ تو سچ تھی کہ اس میں دماغ نہیں

اس کے گھر والوں نے بھی تو بتایا ہو گا

شاید لڑکیوں کے منہ پر ایسا سچ نہیں بولتے

مام بھی تو یہی کہتی ہیں ہر انسان مکمل نہیں ہوتا کوئی نہ کوئی کمی ہوتی ہے اسے ویسے ہی قبول کرنا چاہیے

اب اس میں دماغ نہیں تو کیا ہوا

میں بھی تو اسے قبول کر کر ہا ہوں نہ

قبول مطلب دوست جیسا ابھی وہ اپنے خیالات کی دنیا میں اور گم ہوتا جب دیا کی آواز نے اسے حقیقت کی دنیا میں پٹکا

کیا شرط ہے

آہ۔۔ہاں۔۔۔وہ شرطط۔۔اچھا شرط یہ ہے کہ تم میری ٹیم میں آجاؤ

دیا جو اس پاگل شخص کو دیکھ رہی تھی اب اس کی بات پر حیران ہوئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کونسی ٹیم

میں رضا اور تم چاہے اپنی ان دونوں فرینڈز کو بھی شامل کر لو

اور کس خوشی میں

خوشی میں نہیں یہاں سے نکلنے کی شرط ہے

دیکھو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے

تمہیں رضا جیسا بھائی مل جائیں گا

اور تم جیسا بھی

استغفرُللہ

توبہ کرو دماغ سے پیدل لڑکی

دیا بچاری جو اس کے ایک دم چلانے سے ڈر کر ارد گرد

دیکھ رہی تھی کہ اگر کوئی آ گیا تو کیا سمجھے گا

اس کی بات پر چونکی

مطلب

رضا بھائی بنیں گا اور میں تمہارا پارٹنر نہ اب اتنے بھائی بنا کر کیا کرو گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ویسے بھی میری گھر میں دو چچازاد بہنیں ہیں

ایک بھائی تمہارا گھر ایک یہاں حساب برابر

شرط منظور تو جا سکتی ہو

ہاں ٹھیک ہے اب جانے دو مجھے

بریک بھی ختم ہونے والی ہے

ہاں جاؤ

لیکن شاہ میر تھوڑا سا جھک کر آگے آیا اور اس کے کان میں سرگوشی کی

اگر دھوکہ دینے کا سوچا تو سزا کے لیے تیار رہنا

کیونکہ میری قید سے رہائی تو ناممکن ہے اب تمہاری بے بی گرل

اور دیا کی حیرت سے کھلی آنکھوں میں پھونک مار کر وہاں سے چلا گیا

دیا جو سانس روکے وہی کھڑی تھی بیل کی آواز میں ہوش میں آئی اور کلاس کی طرف بھاگی

_____

_____

تم تو دیا کے ساتھ گئی تھی نہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر جو وہاں سے بھاگ کر منہا کہ پاس آ کر بیٹھ گئی تھی اس کے سوال پر گر بڑا گئی

ہاں وہ ایکچولی میں نے سوچا کے ایسی سچویشن کو ڈیل کرنا اسے آنا چاہیئے نا

اب میں ہر جگہ تو تم لوگوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی

جیسے پہلے تو تم اس کے ساتھ جنگوں پر جاتی رہی ہو نا

تم یہ چھوڑو کچھ کھاتے ہیں یار شدید بھوک لگ رہی ہے

تب تک دیا بھی آ جائے گی اس کے لیے بھی

لے آتے ہیں

چلو چلتے ہیں میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ تم لوگ تو چلی گئی ہو میں اکیلے اب کیسے جاؤ

ظاہر سی بات ہے بیٹا اپنے پاؤں سے جانا تھا

اب بھی کونسا میں گود میں اٹھا کر لے جاؤ گی

فجر کی بات پر منہا نے اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی

افففففف یارر

میرا مطلب تھا اکیلے جا کر کیا کرنا تھا میں نے تم لوگ آ جاتی تو ساتھ جاتی میں

ہاں تو ظالم اس میں اتنی زور سے کاٹا کیوں

تا کہ تم اور فضول نہ بولو

اب تو جیسے میں چپ کر گئی ہوں نا

وہ مجھے پتا لگ گیا بہت ڈھیٹ ہو

_____

_____

کیا کل میں اس کے گروپ میں سچ میں جاؤ گی

دیا اب چھٹی ٹائم شاہ میر کی شرط بتا رہی تھی

ایسا کچھ نہیں ہو گا کل کی کل دیکھ لے گے انتہا کے بتمیز اور ٹھڑکی ہیں دونوں فجر نے تو سرے سے اس بات کو سیریس ہی نہیں لیا

ٹھیک کہہ رہی ہے فجر اس نے ڈرانے کے لیے کہا ہو گا

اور ویسے بھی گرلز ایک سائیڈ پر اور بوائز ایک سائیڈ پر بیٹھتے ہیں

کلاس میں تو تم ان کی سائیڈ جانے سے رہی

اور فری ٹائما ہم ہم انہیں نظر ہی نہیں آئیں گی

چلو بائے یار میرے بابا آ گئے ہو گے

میں بھی ساتھ ہی جاتی ہوں آج بھائی جلدی آنے والے تھے

اوکے فجر کل ملتے ہیں

_____

_____

دیا اور منہا باہر آئیں تو

منہا کے پاپا تو نہیں

لیکن ماہر باہر کھڑا تھا

دیا منہا کا ہاتھ پکڑ کر ماہر کے پاس ہی لے آئی

بھائی یہ میری دوست ہے منہا

السلام وعلیکم کیسی ہیں آپ

منہا جو اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنے کی کوشش کر رہی تھی

اب ماہر کے اسلام کرنے پر مروت میں جواب دینے لگی

وعلیکم السلام

https://classicurdumaterial.com/

کیسی ہوں کا جواب دینا اس نے ضروری نہیں سمجھا وہ کونسا اس کے مامے کا بیٹا تھا جو اسے اپنی خیریت بتاتی

تمہارے پاپا نہیں آئے تو میں ڈراپ کر دیتی ہوں بھائی آپ کو تو پرابلم نہیں

دیا نے منہا کو بولنے کا موقع دیے بغیر ہی ماہر سے پوچھا

نہیں مجھے تو نہیں اپنی فرینڈ سے پوچھ لو

کیونکہ منہا کے چہرے سے ہی لگ رہا تھا کے وہ نہیں جائیں گی

اس سے کیوں پوچھیں فرینڈ ہے میری

بات مانے گی میری

کیوں منہا

وہ دیا پاپا آنے والے ہوگے راستے میں ہی ہوگے

تو کوئی بات نہیں بھائی کے فون سے کال کر کے بتا دو کہ فرینڈ کے ساتھ جا رہی ہوں اب چلو

ابھی منہا کچھ کہتی دیا اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھا چکی تھی اور خود بھی ساتھ بیٹھ گئی

تب تک ماہر بھی آگے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

اور اپنا موبائل نکال کر دیا کو دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا جو دیا کے ساتھ تو نہ جاتی کسی طرح منع کر ہی لیتی لیکن ماہر کے سامنے کنفیوز ہو گئی تھی

اب دیا کے موبائل پکڑانے پر اپنے پاپا کو کال ملائی جو پہلی ہی رنگ پر اٹھالی گئی

السلام علیکم پاپا میں منہا بات کر رہی ہوں

پاپا میں اپنی فرینڈ کے ساتھ آ رہی ہوں

آپ نہیں آئے تو میں

ابھی وہ کچھ کہتی آگے سے کچھ کہا گیا اس نے جی پاپا کہہ کر

فون بند کر دیا

دیا جو اس کی ہی طرف دیکھ رہی تھی فون بند ہوتے ہی

اس سے پوچھنے لگی کیا کہہ رہے تھے انکل

وہ کہہ رہے تھے ان کو کوئی کام آ گیا تھا انہوں نے لیٹ ہو جانا تھا اچھا ہوا کہ میں آ گئی

اور پھر سارے راستے دیا تو اس سے باتیں کرتی رہی لیکن

وہ اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتی رہی

اور جب وہ سامنے دیکھتی تو ماہر ڈرائیونگ کر رہا ہوتا

اور وہ اپنے وہم سمجھ کر جھٹک دیتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن جیسے ہی وہ دیا کی طرف دیکھتی پھر ایسا محسوس ہوتا

تو اس نے اگنور کرنا ہی بہتر سمجھا

____

____

اتنے دن تو کسی کو ڈھنگ سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ سلیبس بہت زیادہ تھا سب اسی کو کور کرنے میں بیزی تھے اور آج ان کا لاسٹ ویکلی ٹیسٹ تھا

جسے دے کر سب پر سکون ہو کر بیٹھیں تھے

یار کالج والوں کی باتوں پر یقین نہیں کرنا چاہیے فجر نے گراؤنڈ میں بیٹھتے ہوئے کہا

کیسی باتوں پر دیا جو خود ٹیسٹ دے کر تھک گئی تھی فجر کے کندھے سے ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے پوچھا

دیکھو نہ کالج کے سیکنڈ ویک ٹیچر نے بولا تھا ٹف ٹائم نہیں دیا جائے گا اور اب سارا سلیبس جیسے اسی مہینے ختم کرنا ہے

ذرا ترس نہیں آتا بچوں پر اتنا ظلم کر رہے ہیں یہ لوگ فجر کو تو زیادہ ہی دکھ تھا

کیونکہ پڑھنے سے تو اس کی جان جاتی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یار تم دونوں اور ریکٹ کر رہی ہو اچھا ہے سلیبس کور ہو جائے گا باقی کا سال ٹینشن فری گزرے گا منہا نے دونوں کا دکھ کم کرنے کو کہا

ابھی دیا اسے کوئی جواب دیتی کہ اسے سامنے سے شاہ میر اور رضا آتے ہوئے دکھائی دیے

اگر میری آنکھیں غلط نہیں دیکھ رہی تو یہ ہم لوگوں کی طرف ہی آرہے ہیں نہ فجر جو آنکھیں پھاڑے ان دونوں کو اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی

دیا کا کندھا ہلا کر کہا

دیا نے جب اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اس کا بھی کچھ ایسے ہی حال تھا

نہیں یار ابھی نہیں

یہ تو دماغ کی دہی کر دیں گے

میں جا رہی ہوں چلو فجر دیا نے جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹتے وہاں سے نو دو گیارہ ہونے کا سوچا

ہاں چلو

اور میں منہا جو ان دونوں کو وہاں سے بھاگنے کی تیاری کرتے دیکھ رہی تھی اپنے بارے میں پوچھنے لگی

تم ان سے کہنا ہمیں ٹیچر نے بلایا ہے

وہ پاس آرہے تھے جب دیا اور فجر وہاں سے بھاگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ جو کافی دنوں سے اس سے بات کرنے کا سوچ رہا تھا کوئی موقع ہی نہیں مل رہا تھا

دیا سے بات کرنے کے چکر میں وہ جلدی ٹیسٹ کر کے بیٹھ جاتا

اور انتظار کرتا رہتا شاید وہ جلدی کر لیں اور جب کلاس سے باہر جائے تو وہ اس سے بات کریں

لیکن شاید وہ انتہا کی نالائق سٹوڈنٹ تھی ٹیسٹ کا ٹائم اوور ہونے کے بعد بھی رونی شکل لے کہ پانچ منٹ اور پلیز میم کر رہی ہوتی تھی

اور جب آج وہ فری ہو کر اس سے ملنے آیا تھا تو وہ اسے دیکھ کر بھاگ رہی تھی جو وہ دور سے ہی سمجھ گیا تھا

ابھی دیا اور فجر آگے جاتی شاہ میر نے بھاگ کر اس کے بیگ کو پیچھے سے کھینچا

جس سے دیا اپنا توازن برقرار نا رکھ پائی اور گرنے لگی تو شاہ میر نے بروقت اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اوپر کو کھینچا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور خود کو محفوظ محسوس کر کے سکون کا سانس لیا ابھی وہ پیچھے مڑتی کے شاہ میر کی سرگوشی سنائی دی

دھیان سے بے بی گرل ابھی میرا نقصان کر دیتی تم

دیا جسے اب احساس ہوا تھا کہ وہ کسی کے سہارے کھڑی ہے اس نے اپنے پیٹ پر لپٹے ہاتھ کو دیکھا تو اس نے

زور سے ناخن شاہ میر کے ہاتھ میں گاڑ دیے

سی آف جنگلی

شاہ میر نے جلدی سے اپنا ہاتھ سامنے کر کے دیکھا

لیکن ابھی بھی اس نے دوسرے ہاتھ سے دیا کا بیگ پکڑا ہوا تھا

ہاں اور تم کیا ہو شرم نہیں آتی ایک لڑکی کے ساتھ ایسا بیہو کرتے ہوئے

دیا نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی مگر وہ جانتی نہیں تھی کہ وہ تو صدا کا بے شرم ہے بقول اس کے چچا

میں نے ایسا کیا کیا انسانیت کی خاطر تمہیں بچایا

اور اب چھوڑوں

ان باتوں کو

آؤ لینچ کرتے ہیں

وہ ایسے اسے آفر کر رہا تھا جیسے وہ بچپن کے دوست ہو

دماغ ٹھیک ہے تمہارا میں کیوں تمہارے ساتھ لینچ کرنے لگی

دیا کا تو دماغ ہی گھوم گیا کیا مصیبت تھا وہ پہلے تو ڈیسنٹ اور معصوم لگا تھا

اب اتنی ہی بڑی بلا لگ رہا تھا جو چپک ہی گیا تھا

دیکھو دماغ والی بات نا کرو پھر رونے لگ جاؤ گی

اور کونسا ڈیٹ پہ لے جا رہا ہوں سب فرینڈز بیٹھ کر لینچ کریں گے

اور ہم فرینڈ کب بنے

اسی دن بے بی گرل جس دن میں تمہیں باہوں میں قید کیا تھا

شاہ میر کی بات پر دیا کا چہرا شرم سے لال ہو گیا

شاہ میر نے یہ منظر اپنے دل میں قید کیا

سورج کی کرنیں دیا کے چہرے پہ پر رہی تھیں اور غصے سے لال چہرہ

چہرے پر آتی زلفیں جنہیں وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے پیچھے کر رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر کو یہ منظر اپنی زندگی کا سب سے خوبصورت منظر لگا

وہ جو پہلی نظر میں ان آنسوؤں بھری آنکھوں پہ دل ہار بیٹھا تھا

اس دن تو اسے بس اٹریکشن لگی تھی

لیکن یہ پورا مہینہ اس کے دل نے کتنا تڑپایا تھا بس وہی جانتا تھا

اور جب وہ روز آکر اس کا چہرا دیکھتا تھا تو جیسے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑتی تھی

وہ بے خود ہوا بس دیکھے جا رہا تھا

اسے محبت ہو گئی تھی اور وہ سمجھ گیا تھا

محبت کو سمجھنے کے لیے مہینوں اور سالوں کی ضرورت نہیں ہوتی اس کا ادراک تو یک دم سے ہوتا ہے

اور کچھ لوگوں کو اس کا ادراک ہونے میں زندگی لگ جاتی ہے اور تب تک ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں

بچتا

اور اس پر واضح ہو گیا تھا

اب اپنے سامنے کھڑی لڑکی وہ نہیں کھو سکتا تھا

وہ ابھی اس کی زندگی میں تو نہیں آئی لیکن وہ اس کی دل میں ضرور آگئی تھی

اب اسے پتہ تھا اس کا دل سامنے کھڑی لڑکی کی سانسوں کے ساتھ ہی دھڑکے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں نے لینچ کر لیا ہے

دیا کی آواز پر اس کا تسلسل ٹوٹا

نا کھانا مجھے کھاتے ہوئے دیکھ لینا اب چلو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر منہا کہ پاس آیا تا کہ اسے بھی ساتھ لے سکے

_____

_____

وہ جو دیا کہ ساتھ بھاگی تھی

آگے جا کر اس کا سر اتنی زور سے ٹکرایا جب اس نے سامنے دیکھا تو رضا تھا

ہائے چڑیا

مجھے مس کیا

میں نے تو بہت کیا

فجر جو اپنا ماتھا سہلا رہی تھی اور ساتھ رضا کو بھی گھور رہی تھی اس کے چڑیا کہنے پر تپ گئی

تم ہو گے بندر

ہاہاہاہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو دیکھتے ہیں بندر اور چڑیا کی جوڑی کیسی لگتی ہے

بالکل وہیسی جیسی کہاوت ہے انگور کے ساتھ لنگور

فجر کی بات پر وہ بس اپنے دانت کچکچا کر رہ گیا

فجر کو لگتا تھا کہ بس وہی نالائق ہے

لیکن اس عرصے میں جو حرکتیں اس نے رضا کی دیکھی وہ بس افسوس ہی کر سکتی تھی

رضا کا ٹیسٹ کے دوران بس نہیں چلتا تھا کہ اگلے بندے کے ٹیسٹ میں ہی گھس جائے

ٹیچر کا دھیان آگے پیچھے ہوتا تو وہ آگے والے کی سیٹ پر جھکا ہوتا

اور پر سنیلٹی ایسی تھی کہ جیسے ٹاپر

ہو فجر کا تو خیال تھا اگر کلاس میں کسی لڑکی کو اس پر کرش بھی ہوا ہو گا

اب اس کی ایسی حرکتیں دیکھ کر وہ بھائی بھی نا بنائیں

دیکھو مسٹر ہمارا اپنا گروپ ہے اور ہم تین ہی کافی ہیں

تم لوگ جان چھوڑوں ہماری

اور اب ہٹو کام ہے مجھے

ہٹو نہیں وہ دیکھو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تمہاری دونوں دوست جا رہی ہیں

جب فجر نے اپنے پیچھے دیکھا شاہ میر دیا اور منہا کو کینٹین لے کر جا رہا تھا

اب وہ منہ کھولیں انہیں دیکھ رہی تھی جب رضا نے

اس کی تھوڑی پر انگلی رکھ کر

اس کا منہ بند کیا

مکھی چلی جائے گی چڑیا

آجاؤ

ابھی رضا آگے بڑھتا کہ فجر اس سے بھی تیزی سے کینٹین کی طرف بھاگی

_____

_____

فجر جب کینٹین پہنچی تو دیا او منہا حیران نظروں سے ٹیبل کو دیکھ رہی تھی جب اس نے دیکھا تو وہ بھی حیران ہوئی کیونکہ وہ کھانا تو آٹھ سات لوگوں کا لگ رہا تھا اور وہ سمجھ رہی تھی شاید کوئی اور بھی آئے گا تب تو ان کی آنکھیں حیرت سے مزید کھل گئی جب رضا نے پیچھے سے آکر کہا

یار شاہ میر یہ تھوڑا نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہم پانچوں کیسے کھائیں گے

یہ سب ہم کھائیں گے منہا نے حیرت سے پوچھا

Of course

یہ ہم کھائیں گے آجاؤ فجر تم بھی

فجر بھی حیران پریشان سی دیا کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

مجھے تو یہ دونوں جن لگ رہے ہیں

کوئی ایسا کیسے ہو سکتا ہے

فجر نے دیا اور منہا کے کان میں سرگوشی کی

جو دونوں شاہ میر اور رضا کو کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھیں

اور ہمیں انہیں چھیڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا

اور دیکھوں لینچ پر ہمیں بلایا اور کھا خود رہے ہیں

کتنے بے مروت ہیں دونوں فجر کو اب کھانا دیکھ کر بھوک لگ رہی تھی اور وہ انتظار کر رہی تھی جب وہ

دونوں انہیں بھی آفر کریں

چڑیا تم بھی کھاؤ نا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا نے سینڈوچ فجر کی طرف کرتے ہوئے کہا

غصہ تو اسے بہت آیا مگر اب اسے بھوک لگی تھی اس نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا

اور ویسے بھی انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ان دونوں دوستوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی

وہ اپنے گھروں میں ہی شیر تھی

_____

_____

اسی لیے آرام سے سینڈوچ لے کر کھانے لگی

لنچ کرنے کے بعد رضا اپنی اور شاہ میر کی بچپن کی باتیں

بتانا شروع ہو گیا وہ جو پہلے منہ پھلا کر بیٹھیں تھی لاکھ نا چاہنے کے باوجود بھی

وہ اپنے قہقہے نا روک سکیں

اور پھر رضا اور فجر کی نوک جھوک بھی انہیں ہنسنے پر مجبور کرتی

ایک اور بات بتاؤں شاہ میر کی

ہمارے کہنے سے تم چپ کر جاؤ گے تو بتا ہی دو

فجر نے گویا ناک سے مکھی اڑائی

تم کہو تو میں ساری عمر خاموش ہو جاؤ

اور اسی خاموشی سے تمہیں دیکھتا رہوں

رضا نے فجر کے کان میں سرگوشی کی اور باقی سب کو ایسے دکھایا جیسے وہ پھر سے اسے تنگ کر رہا ہے

فجر تو اس کی بات پر بوکھلا گئی

تو میں کہہ رہا تھا

یہ جو اتنا لائق سٹوڈنٹ ہے بچپن میں بالکل نہیں تھا

یہ سکول ٹائم میں ہوم ورک کر کے نہیں جاتا تھا

اور وہاں بچوں سے رشوت دے کر کاپیز لیتا

اور رشوت کیا دیتا تھا منہا نے پوچھا کیونکہ وہ اسے نالائق تو بالکل نہیں لگتا تھا

یہ بچوں سے کہتا اس ویک جو بچہ مجھے کاپی دے گا اسے نیکسٹ ویک میں پیسے دوں گا

اور پھر جب وہ پیسے لینے آتے تب یہ ٹیچر کے پاس چلا جاتا کہ

وہ بچے اس سے اس کے پیسے مانگ رہے ہیں

پھر انہیں ڈانٹ پڑتی

اور جب پھر ہوم ورک نہیں کرتا پھر اس کی رشوت بدل جاتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور تمہیں یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہوگی تم شاہ میر کی کاپیز سے کام چلا لیتے ہو گے

افففف یار کتنی جلدی جان گئی ہو مجھے چڑیا تم

تم خود ہو گے چھچھوندر کہی کے

کہی کے کیوں ہم تو یہی کے ہیں

وہ دونوں پھر سے شروع ہو گئے تھے اور اب مشکل سے ہی چپ کرنے تھے

منہا کے پاپا اس دن سے کافی بیزی تھے اور انہیں کام کی وجہ سے شہر سے باہر جانا پڑا

انہوں نے تو منہا سے کہا تھا کہ وہ اسے کچھ ٹائم تک وین لگوا دیتے ہیں

اور جس دن وہ وین میں آئی تو دیا نے دیکھ لیا

اور پھر وہ اس سے ناراض ہوئی کے اس کے ہوتے اس نے وین کیوں لگوائی

اور پھر اس نے زبردستی

منہا کو پک اینڈ ڈراپ کرنا شروع کر دیا

____

____

اور اس مہینے میں اسے گاڑی میں خاموش بیٹھے وجود کی نظروں کی تپش کی عادت ہو گئی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ کچھ نہ بھی کہے بنا بہت کچھ کہہ جاتا تھا

منہا کو اس کی خاموشی بھی باتوں سے بھری لگتی تھیں

آج وہ اداس تھی کہ کل سے شاید وہ اسے نہ دیکھ سکیں کیونکہ اس کے پاپا آج شام میں واپس آنے والے تھے

وہ بجھے دل سے دیا کے ساتھ چل رہی تھی

وہ اپنی دوست کو نہیں بتا سکتی تھی کے وہ اس کے بھائی کے لیے فیلینگز رکھتی ہے وہ کیا سوچے گی اس کے بارے میں

اور اس کا بھائی کیا سوچے گا

تم اداس لگ رہی ہو منہا دیا جو مسلسل اس کی خاموشی کو محسوس کر رہی تھی آخر کار بول پڑی

نہیں بس تھک گئی ہوں

تھک تو میں بھی گئی ہوں

آج جا کر ریسٹ کریں گے کل بالکل فریش ہو گے اور تم تو اپنے ٹیسٹ کا رزلٹ دیکھ کر ڈبل فریش ہو جاؤ گی

ہاہاہا اب اتنے بھی اچھے ٹیسٹ نہیں ہوئے میرے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ ایسے ہی باتیں کرتی ہوئی باہر آئیں

تو سامنے ہی ماہر کھڑا تھا

منہا کی نظر اس پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی

بلیک جینز

پر وائٹ شرٹ پہنے اوپر بلیک جیکٹ پہنے

بالوں کو جیل سے سیٹ کیے

اسکی وجیہہ شخصیت منہا کے دل کی دھڑکن بڑھا گئی

وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ آکر سیٹ پر بیٹھی

اس کی آنکھوں میں پسندیدگی تو ماہر کو بھی نظر آگئی تھی

اور اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا

ماہر فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھا اور سیٹ بیلٹ باندھتے اس نے مرر میں دیکھا تو تبھی منہا کی غیر ارادی نظر اس پر پڑی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آج تو وہ اپنے جذبات کے آگے بے بس ہوئے جا رہی تھی کہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ خود کو ان آنکھوں میں دیکھنے سے روک نا پائی

اووشٹ میں اپنی بک بھول آئی ہوں

بھائی میں بس دو منٹ میں آئی

اوکے

دیا کے جاتے منہا کو گھبراہٹ ہونے لگی ایک تو وہ اپنی حرکت پر شرمندہ تھی

اور اب پھر سے اسے ماہر کی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھی

ماہر جو کب سے منہا سے بات کرنے کا بہانا تلاش کر رہا تھا

وہ کسی بھی طور پر اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا

منہا مجھے آپ سے بات کرنی ہے

منہا جو اپنی انگلیوں کو چٹخانے میں مصروف تھی

ماہر کے پکارنے پر چونکی

اسے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ وہ براہ راست مخاطب کریں گا

منہا نے پہلے ڈر کر باہر دیکھا کہی دیا تو نہیں آ رہی پھر نظریں اٹھا کر سامنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ دھک سے رہ گئی کہ وہ اتنی مگن تھی کہ پتہ ہی نہ چلا

کہ وہ بالکل اس کی طرف چہرہ کیے بیٹھا تھا

دیا کی فکر مت کریں وہ جلدی نہیں آئے گی

ماہر جو منہا کا بار بار باہر دیکھنا نوٹ کر چکا تھا

اسی لیے بولا

جج۔۔جی کیا کہنا تھا آپ نے

مجھے کیا کہنا تھا اس کا اندازہ تو آپ کو بخوبی ہو گا

نہیں تو نہیں مجھے کیسے اندازہ ہو گا منہا جو پہلے اداس تھی کہ وہ اسے کل سے شاید دیکھ نا سکے

اب بوکھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی اور بس چاہ رہی تھی کے دیا جلدی سے آجائیں

آئی سی لیکن مجھے تو لگا تھا شاید آپ میری نظروں میں چھپی اپنے لیے محبت محسوس کر چکی ہیں اسی لیے

میرے دیکھنے پر آپ کے چہرے پر اتنے خوبصورت رنگ آتے ہیں

منہا تو ماہر کی اتنی بے باکی پر گنگ رہ گئی

ایسا کچھ بھی نہیں منہا نے جلدی سے اپنی صفائی دی

لیکن ایسا ہی ہونا چاہیے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں اپنی محبت کی وجہ سے آپ کے چہرے پر یہ رنگ ہمیشہ دیکھنا چاہتا ہوں اور صرف اور صرف اپنی وجہ سے

آپ کا انٹر ہو جائے پھر میں دیا اور ماما پاپا کے ساتھ رشتہ لے کر آؤ گا

آپ کو اس لیے بتا رہا ہوں کہ تب تک خود کو میری امانت سمجھے

اب اسے دھونس سمجھے محبت یا جنون یا کچھ بھی

آپ کی آنکھوں میں خود کے لیے پسندیدگی دیکھ چکا ہوں وہ اگر وہم بھی تھا تو اب میں ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہوں گا

آپ کے پاس کچھ دن کا وقت ہے آپ سوچ لے اور پھر مجھے جواب چاہیے

تاکہ مجھے حوصلہ ہو کہ اس سفر میں اکیلا نہیں ہوں میں

اگر جواب نا میں بھی ہوا تو مجھے فرق نہیں پڑتا

پھر میں آپ کے انٹر کمپلیٹ کرنے کا بھی ویٹ نہیں کروں گا اور رشتہ لے آؤ گا

منہا تو حیرت سے اس پاگل شخص کو دیکھ رہی تھی اسے اندازہ تو تھا کہ

وہ اسے پسند کرتا ہے

لیکن کوئی ایسے اپنی پسند کا اظہار کرتا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جو اظہار کم اور دھمکی زیادہ لگے

منہا کے چہرے پر تو سچ میں ماہر کی باتوں سے اتنے رنگ کھل گئے تھے جنہیں چھپانے کے لیے اس نے چہرا جھکا لیا

جس پر ماہر نے اپنی مسکراہٹ روکی

ویسے مجھے بیوی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والی چاہیے تھی

لیکن اب مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اس لڑکی سے تو مجھے ہر بار نئے سرے سے عشق ہو جائیں گا جو یوں میری باتوں پر چہرا جھکا لے گی جس پر میری محبت کے اتنے پیارے رنگ آئیں ہو گے

منہا لاکھ چاہنے کے باوجود بھی کچھ نہیں بول پا رہی تھی

اسے لگ رہا تھا کہ وہ کبھی اس شخص کے سامنے بول نہیں پائے گی وہ اس کی باتوں کا جواب دینا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی

لگ رہا تھا وہ بولے گی تو بولا نہیں جائے گا

اسی لیے خاموشی سے سر جھکائیں رکھا

اور ماہر تو اسے جی بھر کے نظروں کے رستے دل میں اتار رہا تھا

آپ ایسے شرماتی رہے گی تو انتظار مشکل ہو جائے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میرے جزبات بڑھ جائیں گے

ابھی وہ اور بے باکی دیکھاتا کہ دیا کار میں آکر بیٹھ گئی

مل گئی شکر بھائی چلیں میری وجہ سے منہا پہلے ہی لیٹ ہو چکی ہو گی

دیا کو اب منہا کی فکر تھی کیونکہ وہ ٹائم پہ آنے جانے والی بچی تھی اس کی نظر میں

پھر سارے راستے وہ اس کی نظروں کے حصار میں رہی پہلے جو وہ اس کے دیکھنے میں

نظریں پھیر لیتا تھا

آج ڈھٹائی سے دیکھ رہا تھا

اور منہا سوچ رہی تھی ابھی اس نے جواب نہیں دیا تو یہ حال ہے

اگر وہ جواب دے دیں تو یہ تو اور بے شرم ہو جائے گا جسے اپنی بہن تک کا خیال نہیں

_____

شائستہ بیگم شاہ میر کے کمرے میں آئی تو وہ سو رہا تھا

شاہ میر اٹھو بیٹا

نہیں ماما سونے دیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے کروٹ بدلتے کہا

نہیں کوئی بہانا نہیں ایک تم کالج سے آکر سو جاتے ہو اور رات تک اٹھتے نہیں ہو

کچھ اپنی صحت کا خیال کرو

اور باہر سب کھانا کھانے لگے ہیں تم بھی ساتھ کھاؤ آج سب کے

باہر آجاؤ

ورنہ بات مت کرنا مجھ سے

شائستہ بیگم لائٹس اون کر کے باہر چلی گئی تو شاہ میر بیزاریت سے اٹھا

اب ان کا بھی چچا بھتیجا شو دیکھنے کا دل کر رہا ہو گا جو اتنے دن سے نہیں دیکھا تو میرا کیا قصور

_____

_____

وہ جو بنا شرٹ کے سویا تھا ایسے ہی منہ ہاتھ دھو کر باہر چلا آیا

وہ ڈائننگ ہال میں آیا تو سب کھانا شروع کرنے والے تھے

وہ آکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا

شائستہ بیگم کی نظر پڑی تو وہ بس دانت کچکچا کر رہ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ تو ابھی عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا

انہیں پتا تھا کہ ابھی وہ کوئی بات کرتے پھر دونوں کی بحث ہونی تھی

اور ان کا کھانا اس کی ٹھاکی نظر ہو جانا تھا

اسی لیے پہلے وہ کھانا کھا کر پھر اس کی روٹین پوچھنے کا ارادار کھتے تھے

لیکن جیسے ہی پانی کا گلاس لبوں سے لگاتے ان کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو

پیا ہوا سارا پانی منہ سے باہر آ گیا

ایک دم سے انہیں کھانسی کا دوڑہ پڑا

ندا بیگم نے جلدی سے ان کی پیٹھ سہلائی لیکن انہوں نے ہاتھ سے روک دیا

تم جاہل کھوتے انسان کوئی شرم حیا ہے گھر میں جوان بہنیں ہیں اور تم بے شرموں کی طرح گھوم رہے

ہو

میں پوچھتا ہوں جب پہننی ہی نہیں ہوتی تو ہر ہفتے میرا سر کیوں کھاتے ہو

پیسوں کے لیے

لیکن شاہ میر کے کان پر جو بھی نہ رینگی

وہ ویسے ہی کھانا کھاتا رہا جب کہ

میرب اور حنا منہ نیچے کر کے اپنی ہنسی چھپا رہی تھی

وہ ان کے ابو کے ساتھ جیسا بھی تھا لیکن ان کو کبھی بھائی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی

وہ ان کا سگے بھائیوں سے بھی زیادہ خیال رکھتا تھا اور یہ بات عمران صاحب کو بھی معلوم تھی

لیکن وہ دونوں ایک دوسرے سے لڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے

آپ کھانا کھائیں بھائی میں اسے پوچھتی ہوں شائستہ بیگم نے ان کا غصہ کم کرنا چاہا

وہ بہت احساس تھی انہیں ڈر ہی لگا رہتا تھا کے بات بڑھ نہ جائے

لیکن ندا بیگم کو فرق نہیں پڑتا تھا انہیں پتا تھا

کہ ان کے شوہر بس گرج ہی سکتے ہیں برس نہیں اور جب تک وہ برسنے کا سوچتے ہیں تب تک شاہ میر

ضرور کوئی ٹھاکر دیتا اور وہ اپنا دل لے کر بیٹھ جاتے اور بات ختم

نہیں بھابھی مجھے ہی بات کرنے دیں دیکھیں کتنا بر شرم ہے

میں پاگلوں کی طرح بکواس کیے جا رہا ہوں اور اسے کھانے سے فرصت نہیں

فاقے کاٹ کے آیا ہے جیسے

لیکن شاہ میر کے پھر سے جواب نا دینے پر وہ تلملا گئے

گدھے کی اولاد آئندہ میں ایسے نا دیکھو تمہیں ورنہ آگ لگا دوں گا الماری کو پھر چاہے جیسے بھی گھومنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن شاہ میر آرام سے کھانا کھاتا رہا

وہ کچھ دیر تو اسے گھورتے رہے لیکن اس کے جواب نہ دینے پر کھانا شروع کرنے لگے

کہ جب انہیں شاہ میر کی آواز سنائی دی

آپ بولیں میں نے سنا اب میں بولوں گا اور آپ سنے گے

انہوں نے پلیٹ پیچھے کھسکائی اور اپنی آبرو آچکا کر اس کی طرف دیکھا جیسے بولنے کا اشارہ دیا ہو

تو آپ کی پہلی بات کا جواب ایسے گھومنے کا

تو جب سنڈے والے دن آپ صبح صبح دھوتی بنیان پہن کر پورے لان کا پوسٹ مارٹم کر رہے ہوتے ہیں تب آپ کو گھر میں جوان بیٹیوں گھر کی چھوڑے ہمسائیوں کی چھت پر کھڑی لڑکیوں سے شرم آتی

میں تو پھر گھر میں ہوں

اس کی بات پر عمران صاحب کی آنکھیں غم اور غصے سے پھٹنے والی ہو گئی تھی

وہ سنڈے کو تین بجے تک سویا ہوتا تھا لیکن اس کی نظریں پھر بھی ان پر ہوتی تھی

اور ہر ہفتے میں اپنے باپ کے پیسوں میں سے اپنا حق لیتا ہوں

اور آپ نے میرے باپ کو گدھا بولا تو اس حساب سے آپ بھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بکواس بند کرو عمران صاحب اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی دھاڑے

افففف پیارے چچا میں نے کب کی میں تو بس بتا رہا تھا نا

اور اب یہ کہ

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر آرام آرام سے چل کر ان کے پاس آ رہا تھا

عمران صاحب بھی اپنی سرخ آنکھوں سے اسے گھور رہے تھے

شاہ میر نے ان کے پاس آ کر آنکھ دبائی اور یہ میرے باپ کو گدھا کہنے کے لیے

ابھی وہ کچھ سمجھتے اس نے پانی کا جگ آٹھ آ کر نیچے پھینکا

اور ٹھا کی آواز سے عمران صاحب اپنا دل لے کر بیٹھ گئے ابھی وہ اس سے نہیں سنبھلے تھے کہ شاہ میر نے کمرے کا دروازا ٹھا کر کے بند کیا تو انہیں لگا کہ اب وہ زندہ نہیں بچے گے

اور اب اسے باہر سے اپنی ماں کے بولنے کی آوازیں آ رہی تھیں جنہیں وہ مکمل اگنور کرتا دوبارا سونے کے لیے لیٹ گیا

____

____

ان سب کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہستے مسکراتے وقت کے گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا تھا

لیکن ان سب کے باوجود اگر کوئی اداس تھا تو وہ تھی منہا

جو اتنے دنوں سے ماہر کو دیکھ بھی نہ پائی

وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ بھی اسے پسند کرتی ہے

لیکن اتنے دنوں سے نہ ہی ماہر آیا اگر آیا بھی تو وہ پہلے چلی جاتی تھی اس لیے اسے دیکھ بھی نہ سکی

اب بھی وہ سب کلاس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے لیکن منہا ابھی بھی ماہر کے بارے میں سوچ رہی تھی

پتا ہے آج نیو ٹیچر آئیں گے

سر علی کالج چھوڑ گئے ہیں اور جب تک نیو ٹیچر نہیں آجاتا

تب تک یہ سر ہمیں پڑھائیں گے

منہا فجر کی بات پر چونکی

ایسے کونسے ٹیچر ہے جو کچھ دن کے لیے آئیں گے منہا نے حیرانگی سے پوچھا

سر کے کوئی پرانے سٹوڈنٹ ہیں وہ اسی لیے شاید

زیادہ مجھے کچھ نہیں پتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور آج لیکچرز کی ٹائمنگ چینج ہوئی ہے فرسٹ لیکچر ان کا ہو گا

دن ایک لیکچر فری ہو گا اس کے بعد دو لیکچر اور پھر بریک

اس کے بعد شاید کوئی لیکچر فری نہ ہو

اوووو چلو جو بھی ہو بس اچھا پڑھاتا ہو منہا کو بس اپنی پڑھائی کی فکر تھی اسی لیے اسے ٹیچر سے زیادہ اس کے پڑھانے کے طریقے سے مطلب تھا

ہاہاہا اور ہمیں ٹیچر سے کوئی سروکار نہیں کیوں کہ اینڈ ٹائم پہ ہم نے تم سے ہی تو پڑھنا ہوتا اور ہمیں تمھاری ہی سمجھ آتی ہے

ابھی وہ باتیں کر رہی تھیں کہ لیکچر سٹارٹ ہونے کی بیل بجی

السلام و علیکم سٹوڈنٹس

منہا جو بیگ سے پنسل نکالنے کے لیے جھکی تھی اس آواز پر ساکت ہو گئی

کتنے دن سے وہ اس آواز کو سننے کے لیے ترس گئی تھی

منہا نے جھٹکے سے سر اٹھایا

اور سامنے ماہر اکرام شاہ کو دیکھ کر

خوشی اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت میں اسے دیکھی گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آف وائٹ پینٹ کے ساتھ لائٹ گرین کلر کی شرٹ پہنے جس کی سلیوز کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھے

اور جیل سے بالوں کو سیٹ کیا ہوا تھا وہ اس وقت اتنا ہینڈسم لگ رہا تھا کہ منہا کا نظریں ہٹانا مشکل تھا

کلاس کا خیال کر کے ماہر نے ہی پہلے نظریں ہٹائی اور سٹوڈنٹس سے بات شروع کی

حیران تو دیا بھی ماہر کو دیکھ کر ہوئی تھی لیکن وہ جلد ہی سمجھ گئی

اس کی دوست اور بھائی جتنا بھی اس سے چھپانا چاہے لیکن وہ سب جانتی تھی

منہا کے سامنے جب وہ ماہر کی باتیں کرتی تھی اور اس کے چہرے پر جو خوبصورت رنگ آتے تھے

انہیں پہلے تو وہ اگنور کر گئی

لیکن جب گھر وہ منہا کی کوئی بات کر رہی تھی اپنی ماما سے

اور جب اس کی نظر ماہر ہر پڑی تو وہ اس کے ذکر پر ایسے ہی مسکراتا رہتا

اور بعد میں وہ جان بوجھ کر دونوں کے سامنے ان کا ذکر کرتی

اور وہ دونوں سمجھتے تھے کہ کسی کو پتا ہی نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر جو کالج ختم ہونے کے بعد بھی ٹیچرز سے کونٹیکٹ میں تھا

ایک دن پرنسپل سے بات کرتے ہوئے اس نے دیا کی سٹڈیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا وہ

اچھا پڑھتی ہے اب اس کے ٹیسٹ بھی پہلے سے اچھے ہو رہے ہیں

لیکن ابھی ایک ٹیچر کالج چھوڑ کر گیا ہے تو وہ نیو ٹیچر دیکھ رہے ہیں

بچوں کی پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے اگر اس کی نظر میں کوئی ہے تو بتائیں

وہ جو اتنے دنوں سے منہا کو دیکھنا اس سے بات کرنا چاہتا تھا یہ موقع کیسے جانے دیتا

پھر اس نے سر سے کہا کہ وہ ابھی کچھ ٹائم فری ہے جب تک ٹیچر نہیں مل جاتا وہ لیکچر دے دے گا

تاکہ بچوں کا حرج نہ ہو اور پرنسپل صاحب کو اور کیا چاہیئے تھا

اور اب وہ منہا اور دیا کی کلاس میں ان کو پڑھا رہا تھا

لیکچر کر آوور ہوتے ہی ماہر کلاس سے چلا گیا

تو دیا بھی اس سے بات کرنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگی

____

____

اور اس کے بعد کچھ سٹوڈنٹس کلاس میں ہی رہے اور کچھ باہر گراؤنڈ کی طرف چلے گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر منہار ضا اور شاہ میر بھی گراؤنڈ کی طرف جانے لگے تو شاہ میر کو دیا کا خیال آیا

اس لیے وہ واپس کلاس کی طرف چلا گیا

اس نے دیا کو کلاس میں دیکھا وہ وہاں نہیں تھی

وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے کوریڈور کی طرف آیا وہاں اس ٹائم ابھی کوئی نہیں تھا

وہ واپس جانے لگا تو اسے کسی کے بولنے کی آواز آئی

اسی لیے وہ آگے چلا گیا

شاہ میر کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا اشتعال کی شدید لہر اس کے وجود میں سرایت کر گئی

کیونکہ سامنے دیا کلاس ٹیچر کے گلے لگی ہوئی تھی

اس ٹیچر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا اور اپنے ایک ہاتھ سے اس کے بال بگاڑے اور وہ دونوں

ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے

اس کے بعد ٹیچر نے کچھ کہا اور وہاں سے چلا گیا

_____

_____

دیا جو ماہر کے پیچھے جا رہی تھی اس سے پہلے وہ سٹاف روم میں جاتا اس آواز دے کر روک لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھائی رکیں مجھے بات کرنی ہے

دیا یہاں بھائی نہیں سر ہوں ماہر جو دیا کی آواز پر رکا تھا اسے ٹوکے بغیر نہیں رہ سکا

ادھر آئیں بات کرنی ہے

دیا اس کا ہاتھ پکڑ کر کوریڈور کی طرف کے آئی

اب بتائیں یہاں آنے کی وجہ

تو ماہر نے سر کی اور اپنی بات بتادی

اووو مطلب یہ صرف سر کی وجہ سے ہے

Of course

بیٹا جی

بھائی جھوٹ مت بولیں

کیا مطلب کیسا جھوٹ ماہر سچ میں اس کی بات پر حیران ہوا تھا

آپ یہاں منہا کی وجہ سے نہیں آئے

ماہر دیا کی بات پر گڑبڑا گیا

کیا مطلب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھائی ایسے نا کرے نا یار

مجھے سچ سچ بتادے اور اسے بھی

پتا اتنے دنوں سے کیسی شکل بنا کر پھر رہی تھی۔اور آج آپ کو دیکھنے کے بعد پاگلوں کی طرح مسکرائے جا رہی ہے

دیا نے منہ بنا کر کہا

ماہر کو بھی پتا تھا کہ اب وہ چھپا نہیں پائے گا اور وہ چھپانا بھی نہیں چاہتا تھا

تو تم نہیں چاہتی کے تمہاری دوست تمھاری بھابھی بن جائے

سچ بھائی

مچ بھائی کی ڈان

یاہووو

دیا نے خوشی سے جمہ کر کے ماہر کے گلے لگ گئی

اس سے اپنی خوشی سنبھل ہی نہیں رہی تھی

جب ماہر نے اسے کندھوں سے پکڑ کر پیچھے کیا

اور اب گڑیا یہ بات اس کے سامنے نا کرنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ورنہ وہ تمہارے بھائی سے کوئی بات نہیں کرے گی

اوکے ماہر نے دیا کے بال بگاڑتے ہوئے کہا

اور وہاں سے چلا گیا

____

دیا جو ماہر اور اپنی دوست کو ایک ساتھ سوچ رہی تھی اپنی کلائی کو زور سے کھینچنے پر مڑی

شاہ میر جو غصے سے جانے لگا تھا لیکن اس ٹیچر کے جاتے ہی دیا کی طرف بڑھا

اور اس کی کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لیے

سٹور روم کی طرف جانے لگا

شاہ میر کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو

You are hurting me

Leave my hand psycho man

دیا اپنی کلائی چھڑواتے ہوئے دبی دبی آواز میں چیخی لیکن شاہ میر ایک بھی سنے بغیر سٹور روم میں داخل ہوا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور زور سے کلائی کو جھٹکا دے کر دیا کو دیوار سے لگایا

اور خود مڑ کے دروازا لاک کرنے لگے

دیا جو اپنے سر کے اتنے زور سے دیوار سے لگنے پر یہی سمجھ رہی تھی کہ ضرور پھٹ گیا ہو گا دروازا لگانے کی آواز پر بامشکل چکراتے سر کو سنبھال کر

سامنے دیکھا

اور شاہ میر کو دروازا لگاتے

دیکھ اس کی طرف بڑھی

یہ کیا کر رہے ہو باہر سب کیا سوچے گے شاہ میر دروازا کھولو

ابھی وہ کچھ کہتی کہ شاہ میر نے زور سے دیا کا جبڑا اپنے ہاتھ میں دبوچا اور اسے دیوار سے پن کر دیا

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے ایسی گھٹیا حرکت کرنے کی ہاں

شاہ میر اپنی سرخ آنکھیں لیے دیا پر اتنی زور سے دھاڑا کے خوف سے اس کا رنگ سفید پر گیا

کی۔۔کی۔کیا مطلب ش۔۔ا۔۔ہ می۔۔ر

لیکن پھر بھی ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس سے پوچھنے کی کوشش کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شیٹ اپ دل تو میرا کر رہا ہے جن باہوں کا ہار تم نے اس گھٹیا شخص کے گلے میں ڈالا تھا ان باہوں کو ہی کاٹ دوں یا اس شخص کا گلا

ہمت بھی کیسے ہوئی تمہاری یہی سوچ لیتی کہ وہ ٹیچر ہے

یا تم سچ میں پاگل ہو جو تمہیں میری آنکھوں میں میرے انداز سے یہ بات پتہ نہیں چلی کے میں کتنی محبت کرتا ہوں تم سے

نہیں شاہ میر ایسا کچ۔۔کچھ نہ۔۔ نہی۔۔ نہیں ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے

دیا نے اپنے ہاتھ کو شاہ میر کے چہرے پر رکھتے ہوئے اسے بتانا چاہا لیکن شاہ میر نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

Don't touch me damn it

ابھی کوریڈور میں جو دیکھا کیا وہ جھوٹ تھا ہاں

بولو

شاہ میر نے اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کر دیا کے کان کے پاس دیوار میں مارا

آہ ہ دیا کی ڈر سے ایک دم چیخ نکل گئی جس کا گلا شاہ میر نے اپنا ہاتھ رکھ کر دبا دیا

تمہیں سچ میں میری محبت محسوس نہیں ہوئی دیا

آواز میں ایک دم سے بے بسی شامل ہو گئی اور شاہ میر نے اپنا ماتھا دیا کے ماتھے کے ساتھ ٹکا دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں نے تو سنا تھا عشق سچا ہو تو اس کی تپش محبوب تک ضرور پہنچتی ہے

پھر کیوں دیا تمہیں کیوں محسوس نہیں ہوا

ابھی دیا کچھ کہتی کہ وہ ایک دم سے پیچھے ہٹا اب چہرے پر سنجیدگی تھی جو بے بسی اور تکلیف آواز میں

کچھ پل پہلے تھی اب کہی نہیں تھی اگر تم نے یہی سب کرنا تھا تو باہر کر لیتی اگر میرے علاوہ کوئی دیکھ

ابھی شاہ میر کا جملا پورا بھی نہیں ہوا تھا کہ دیا کا ہاتھ اٹھا اور شاہ میر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

بھائی ہے وہ میرا جاہل انسان بھائی ہے میرا

دیا جو شاہ میر کو سمجھانا چاہتی تھی کہ اسے غلط فہمی ہوئی ہے

لیکن اس کی اگلی باتوں پر اس کا دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے وہ

اسے کتنا گھٹیا سمجھ رہا تھا

اس سے وضاحت تک نہیں مانگی بس اپنی سنائے جا رہا

تھا

شاہ میر نے دیا کی بات پر شاکی نظروں سے اس کی طرف دیکھا

وہ اپنی جنونی طبعیت کی وجہ سے کتنا غلط کر چکا تھا

دیا۔۔وہ میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ دیا نے اس کے سینے پر دونوں ہاتھ رکھ کر دھکا دیا اور باہر کی طرف بڑھی

دیا کے دھکا دینے سے شاہ میر لڑکھڑایا لیکن سنبھل کر دیا کے پیچھے لپکا

نہیں میری بات سنو

شاہ میر نے بازو پکڑ کر اسے روکنا

چاہا

نہیں مجھے تم جیسے شخص کی کوئی بات نہیں سننی جسے ایک منٹ میں میرا کردار خراب لگنے لگا

ایم سوری دیا پلیز یار سمجھو نہیں دیکھ سکتا تمہیں کسی کے ساتھ

نہیں کر سکتا میں یہ بات برداشت کہ کوئی تمہاری طرف دیکھے بھی

یہاں تو میں جانتا بھی نہیں تھا کہ تمہارا اور اس کا رشتہ کیا ہے

مطلب کل کو پھر سے کسی کے ساتھ دیکھو گے تو پھر شک کرو گے

تم غلط سمجھ رہی ہو

ایسا کچھ نہیں

ایسا ہی ہے آج تو یہ میرا بھائی تھا اگر کل کو دیکھو گے

تو پھر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو پھر یہ کہ ایسی نوبت میں آنے نہیں دوں گا

اگر تم یہ سمجھ رہی ہو کہ میں یہ کہو گا کہ میری بیوی غیر مردوں کی باہوں کا ہار بنے

اور میں خاموشی سے دیکھتا رہوں تو ایسا کچھ نہیں ہے

پہلے

تو میں انہیں تو جہنم واصل کرو گا ہی لیکن تمہیں بھی قید کر دوں گا کیونکہ تمہیں مارنے کا حوصلہ نہیں

ہو گا

اب غلط فہمی ہوئی اور معافی مانگ رہا ہوں

دیا تم بیوی ہو گی میری اور میاں بیوی کا رشتہ ہر رشتے سے مضبوط ہوتا ہے

غصہ ہو سکتا ہے جلن بھی شک نہیں ہو سکتا اب بھی جلن اور حسد ہی تھی تم میری محبت ہو صرف اس

وقت تم جانے کا کہو گی تو کس حق سے روک لیتا تمہیں میں

تم اگر آج کہہ دیتی کے تم سچ میں کسی اور کو چاہتی ہو تو میں چیختا چلاتا لیکن کیا تمہیں روک پاتا

تم وہ بے بسی محسوس نہیں کر سکتی جو میں نے تمہیں یہاں لانے تک محسوس کی اگر تم کہہ دیتی تو

میں جیتے جی مر جاتا یار

مجھے نہیں سمجھ آ رہا کی کیسے سمجھاؤں کیسے یقین دلاؤ کے شک نہیں تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بس یہی کہو گا کی

I can’t leave you babe girl

If he weren't your brother and you say you love him, I would

probably lose my heartbeat today, not just my love

)اگر وہ تمہارا بھائی نہ ہوتا اور تم کہتی کہ تم اس سے محبت کرتی ہو تو آج میں صرف اپنی محبت ہی نہیں

شاید دھڑکنیں بھی کھو دیتا(

تم محبت ہو دھڑکن ہو

سوچو محبت چلی جاتی تو دھڑکنوں کا کیا فائدہ رہتا

وہ دم سادھے اس کی گھمبیر آواز میں ہوئی سرگوشیوں کو سن رہی تھی

وہ ایک دم سے ساکت ہو گئی جب شاہ میر نے اپنا چہرا اس کی گردن میں چھپایا تو اسے نمی محسوس ہوئی کیا

وہ رو رہا تھا

پھر اسے سسکی کی آواز سنائی دی اب اس سے اپنی ٹانگوں پر کھڑا رہنا محال لگ رہا تھا

جب شاہ میر نے اپنا چہرا اوپر اٹھایا اور دیا کی آنکھوں میں دیکھا

شاہ میر کی آنکھیں اس وقت ضبط کرنے کے چکر میں سرخ انگارا ہو رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو ان سے خوف محسوس ہوا اس نے شاہ میر کے کندھوں کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا

شاہ میر نے تھوڑا سا جھک کر دیا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا اور کافی وقت ویسے ہی کھڑا رہا پھر وہ بنا رکے وہاں سے نکلتا چلا گیا اور پیچھے دیا اس کے لمس پر پتھر بنی کھڑی رہ گئی

_____

_____

منہا ابھی واش روم سے باہر آ رہی تھی کہ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے کھینچ کر سائیڈ پر لے گیا

منہا نے کافی مزاحمت کی خوف سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنا شروع ہو گئے

لیکن لانے والا جو بھی تھا اب دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا

اور منہا کی پیٹھ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی

وہ اب بھی مزاحمت کر رہی تھی

جس کا پیچھے والے پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا

منہا کو اپنی گردن ہر کسی کی گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی جیسے وہ اس کی خوشبو کو محسوس کر رہا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس بات پر اس نے اپنے چہرے پر رکھے ہاتھ پر ناخن مارنا شروع کیے لیکن پیچھے والا شاید بہت ڈھیٹ تھا ویسے ہی کھڑا رہا

اس نے منہا کے بال گردن سے ایک سائیڈ پر کر کے

منہا کے کان میں سرگوشی کی

It's me Mahir

ماہر کی سرگوشی سن کر اس کے مزاحمت کرتے ہاتھ تو رک گئے لیکن

اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا اور وہ کچھ نہ کر پاتی اپنی بے بسی سوچ کر منہا نے بے آواز رونا شروع کر دیا

ماہر نے جب اپنے ہاتھ پر آنسوؤں گرتے محسوس کیے تو

چہرے سے ہاتھ ہٹا کر اسے کندھوں سے تھام کر چہرا اپنی طرف کیا

منہا اب بھی سر جھکائے رونے میں مصروف تھی

یہ تو نہیں کہو گا کہ رونہ میں نے مزاق کیا تھا

شاید ہیرو بننے کے چکر میں زیادہ ہو گیا

فرسٹ ٹائم تھا نہ تو سمجھ ہی نہیں آیا

ماہر نے اپنے شرمندگی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا

منہا ابھی بھی رو رہی تھی ماہر نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے نزدیک کیا

اور اسے گلے لگا کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا

ہششش چپ کر جاؤ یار اب مجھے بہت برا لگ رہا

سوری مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

منہا جسے اب اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا ایک دم سے پیچھے ہونے لگی کہ

ماہر نے اس کی کمر میں دونوں ہاتھ باندھ کر اسے لوک کر دیا

ماہر چھوڑیں مجھے بات نہیں کرنی آپ سے

منہا نے غصے اور شرم کی ملی جلی کیفیت میں ماہر کے بازوں ہٹاتے ہوئے کہا

جس پر ماہر نے گرفت اور مضبوط کر دی

پہلے میرے اس دن کے سوال کا تو جواب دیتی جائیں

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا جواب جو بھی ہو

کرنی تو آپ نے اپنی مرضی ہی ہے نا

جی بالکل لیکن فرق صرف نا کو سن کر نہیں پڑے گا کیونکہ شادی تو میں آپ سے ہی کرنے والا ہوں

لیکن ہاں سن کر بہت فرق پڑے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر نے منہا کی طرف جھک کر شوخی سی کہا

ہاں سن کر کیوں پڑے گا منہا نے ہمت کر کے نظریں اوپر اٹھا کر پوچھا

لیکن زیادہ دیر وہ ان لو دیتی نظروں میں دیکھ نا پائی اور نظرے جھکالی

ماہر کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کیا

یہ آپ پہلے ہاں بولے پھر بتاتا ہوں

تو اب کریں ہاں

تو پھر آپ مجھے جانے دے گے

جی بالکل

جلدی بولے اس سے پہلے کوئی آجائے

ماہر کی بات پر منہا نے گھبرا کر جلدی سے ہاں بول دیا

مجھے منظور ہے

آپ جب مرضی رشتہ لے آئے

منہا کی بات پر ماہر نے جھک کر اس کے ماتھے اور آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا

ابھی کے لیے اتنا ہی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

باقی قبول ہے کے بعد

منہا جو ماہر کے عمل سے ایک دم سے لڑکھڑا گئی تو اس نے ماہر کے بازوں پکڑ کر خود کو بچایا اور اب وہ سرخ چہرہ لیے شاکی نظروں سے ماہر کو دیکھ رہی تھی

منہا کے ایسے دیکھنے پر ماہر نے آنکھ دبائی

یہ چہرہ غصے سے لال ہوا ہے کیا کے میں نے پینڈینگ میں کر دیا

مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ابھی وہ پھر سے جھکتا کہ منہا نے ماہر کو دھکا دے کر وہاں سے بھاگنا چاہا

ماہر نے اس کے بھاگنے پر ہلکا سا قہقہ لگایا

اور منہا کا بازو پکڑ کر کھینچا کے جس سے اس کی پیٹھ

ماہر کے سینے سے ٹکرائی تو وہ اپنا سانس تک روک گئی

میں سوچ رہا ہوں کہ ان پیپرز کے بعد نکاح

اور نیکسٹ کے بعد رخصتی رکھ لیتے ہیں

کیا خیال ہے

می۔۔میرا ایسا کوئی خیال نہیں آپ زیادہ مت پھیلیں

اور اپنی کہنی ماہر کے پیٹ میں مار کر بھاگ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

افففف ظالم لڑکی

اس کے جانے کے بعد ماہر دلکشی سے مسکراتا ہوا اسٹاف روم کی طرف چلا گیا

_____

_____

فجر جو بیٹھی اپنے نیکسٹ لیکچر کا پڑھ رہی تھی اب رضا کی حرکتوں سے اس کا دماغ گھومنے والا تھا

کبھی وہ پین سے اس کے رجسٹر پر کچھ بنانے لگ جاتا

اور کبھی اپنی دو انگلیوں کو چلاتے ہوئے لاتا اور بک پر رکھے فجر کے ہاتھ سے ٹریس کرتا اس کے سر تک جاتا اور وہاں تھپڑ مار کر واپس آتا

اور پھر ہاتھ پر آ کر وہی عمل کرتا

اور فجر کے کوئی جواب نا دینے پر اس کی پیچھے بیٹھ کر اس کے بالوں کے ساتھ کھیلنے لگتا

اس کے کرلی بالوں میں رنگ کی شیپ والے چپس ڈال دیتا

لیکن فجر بھی ڈھیٹ بنی بیٹھی رہی اور اب تو اس کے صبر کا اینڈ ہو گیا تھا جب رضا نے

اس کے پین کا آپریشن کرتے ہوئے اسے کھولا لیکن پیچھے سے اس سے نہی کھل رہا تھا تو اس نے زور لگایا تو وہ دو حصوں میں ہو گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور پین سے نکلنے والی انک فجر کر چہرے اور بک پر گر چکی تھی

اب وہ خونخوار نظروں سے رضا کو گھور رہی تھی

دیک۔۔دیکھو فا۔۔فا۔فجر میری معصوم چڑیا یہ تمہارا پین ہی خراب تھا

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا

فجر کے اتنے خوفناک تاثرات دیکھ کر رضا گڑبڑا گیا

تم چھچھوندر کہی کے اب بچو میرے ہاتھوں

فجر ایک دم سے اٹھ کر اس کی طرف بھاگی

فجر کے اپنی طرف آنے پر رضا بھی گرتا پڑتا وہاں سے بھاگا

کیونکہ وہ اس وقت کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہی تھی

نہیں۔۔۔بچاو فجر سوری یار غلطی سے ہوا

غلطی جنگلی انسان

تم خود ایک بہت بڑی غلطی ہو

آج آجاؤ ذرا میرے ہاتھ

یہ غلط بات ہے فجر جب میں چاہتا ہوں تم میرے ہاتھ آجاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تب تم آتی نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب جب میں نہیں چارہا تو یہ زبردستی ہے یار رضا نے بھاگتے ہوئے پیچھے دیکھ کر کہا

تم بتمیز جاہل چھچھوندر رکو

ابھی وہ آگے بھاگتا کے رضا کا پاؤں ٹکرایا اور وہ دھڑام سے نیچے گرا

ہاہاہاہا

بہت اچھا ہوا

فجر نے وہاں کسی کی گری ہوئی پانی کی بوتل اٹھائی رضا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا

اس کے پاس جا کر اس کے چہرے پر وہ پانی گرا دیا

اور جب تک وہ سمجھتا فجر نے وہاں سے مٹی اٹھا کر اس کے گیلے چہرے پر لگا دی

ابھی وہ اٹھ کر بھاگتی کہ رضا نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا

پہلے وہ خود کھڑا ہوا

ساتھ فجر کو بھی کو بھی کھینچ کر کھڑا کیا دیکھو رضا میں چھوڑو گی نہیں

ابھی وہ کملہ مکمل کرتی کے رضا نے مٹی والی گال فجر کی گال سے لگا کر زور سے رگڑ کے ساری مٹی اس کے منہ پر لگا کر بھاگا

کہ فجر نے اس کے سر کے بالوں سے پکڑ لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تمہیں ذرا شرم نہیں

بال چھوڑوں فجر میں گنجا ہو جاو گا

میں تمہیں آج گنجا کر کے ہی چھوڑوں گی

فجر سمجھو یار سب میری بیوی کو کہے گے اس کا شوہر گنجا ہے

جب اسے تم جیسا شوہر مل گیا تو گنجا ہو یا پاؤں تک زلفوں والا اس کا نصیب پھوٹ چکا

فجر کی بات پر رضا نے بھی اس کے بال پکڑ لیے تو ٹھیک ہے

تمہارے بارے میں بھی یہی خیال ہو گا سب کا

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کے بال کھینچ رہے تھے کے دیا نے آ کر چھڑوایا

تم دونوں

کیوں جنگلیوں کی طرح لڑ رہے ہو

اس نے پہلے تنگ کیا مجھے

اس نے پہلے بال کھینچے میرے

چپ کر جاؤ دونوں اور جا کر حلیہ درست کرو لیکچر سٹارٹ ہونے والا ہے

ہنہہ جاہل چھچھوندر انسان

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور تم چوں چوں کرنے والی چڑیا

دفع ہو جاؤ دونوں یہاں سے دیا کے چلانے پر وہ دونوں وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے

چھٹی تک شاہ میر نے بہت بار بات کرنے کی کوشش کی لیکن دیا نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا

وہ محبت کرتا تھا یہ بات دیا مانتی تھی لیکن جو اس نے شک کیا

ابھی اسے غصہ تھا اس بات پر

شاہ میر کو اپنی بیوقوفی اور دیا پر بھی اب غصہ آرہا تھا

_____

شائستہ اور ندا بیگم حنا اور میرب کے ساتھ شاپنگ گئی ہوئی تھی

وہ گھر آیا تو اسنے ارد گرد دیکھا تو اندازہ ہوا شاید کوئی گھر نہیں

لیکن وہ جب تک روم میں جاتا عمران صاحب کچن میں سے پانی لیتے باہر آرہے تھے

نہ سلام نی دعا بیٹا تمہارا مسلمان گھرانے سے ہی تعلق ہے نا

بے شرموں کی طرح منہ اٹھا کر جا رہے ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی اس وقت شاہ میر نے ان کی طرف دیکھ کر جواب دیا تو

اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر اور ان میں نمی دیکھ کر وہ گھبرا گئے

کیا ہوا ہے تمہیں وہ ایک دم سے دھاڑے نشہ وشہ کر کے آئے ہو کیا

پیار سے تو وہ پوچھ نہیں سکتے تھے اور انہیں پتہ تھا کہ وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتا لیکن اب کسی بہانے

پوچھنا بھی تھا نا

لیکن شاہ میر ان کی بات کا جواب دیے بنا روم میں چلا گیا اور پھر ٹھاسے دروازا بند کیا

اور اس بار عمران صاحب کو اپنے دل سے زیادہ بھتیجے کی فکر تھی

انہوں نے جلدی سے گلاس وہی رکھا

اور رضا کے گھر کال ملائی

پتہ چلا کہ

وہ ابھی تک گھر نہیں آیا

تو انہوں نے جلدی سے کالج پرنسپل کو کال کی

السلام وعلیکم

عمران شاہ بات کر رہا ہوں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جی جی بولے بولے آپ کیا کہنا ہے سر

آج میرے بھتیجے سے کسی نے لڑائی کی ہے کالج میں کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا

جی نہیں کالج میں تو کوئی جھگڑا نہیں ہوا شاید سٹوڈنٹس کی آپس میں کوئی بات ہوئی ہو تو میں نہیں جانتا میری بات کان کھول کر سنو پرنسپل اگر کسی نے میرے بھتیجے کو کچھ کہا ہوا نا تو تمہارے کالج کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا

فون بند کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف دوڑے

_____

_____

عمران صاحب کو پیسے کمانے کا شوق تھا ہر بار کاروبار شروع کرتے لیکن ہر بار نقصان ہو جاتا اسی لیے وہ پیسے کمانے کی ہر ممکن کوشش کرتے جس کی وجہ سے وہ خاندان کی نظروں میں لالچی بن گئے

اور جب بھائی کی وفات ہوئی تو ان کے دل میں ایسی بات نہیں تھی پر خاندان والوں کا کہنا تھا کہ انکی بھابھی نئی شادی کر کے گی اور ساری دولت ساتھ لے جائے گی تو وہ خود سنبھال لے

ان کے دل میں وقتی لالچ آ بھی گیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن بعد میں انہیں اپنی سوچ پر شرمندگی ہوئی

وہ اپنی بیوی اور بیٹیوں کی شائستہ بیگم اور شاہ میر سے محبت دیکھ چکے تھے تو انہیں افسوس ہوا کہ ان کا تو شاہ میر سے خونی رشتہ ہے تو وہ ایسے کیسے سوچ سکتے ہیں

لیکن انہوں نے اپنے دل ایمانداری کی گواہی کسی کو دینا ضروری نہیں سمجھا

_____

_____

وہ جلدی سے چابی لے کر شاہ میر کا دروازا کھول کر داخل ہوئے تو انہیں لگا کسی نے انکا دل میٹھی میں بند کر دیا ہو

وہ نیچے زمین پر بیٹھا اپنے دونوں ہاتھ ٹانگوں کے گرد لپیٹے منہ چھپائے بیٹھا تھا

اوۓے شاہ میر پتر

وہ جلدی سے اس کے پاس آئے اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا تو اس کی سوجی آنکھیں دیکھ کر ہول گئے

بتا اپنے چاچے کو کس نے میرے شیر کو کچھ کہا ہے

شاہ میر ایک دم سے ان کے گلے لگ گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چاچو غلطی میری تھی میں اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا شک بھی نہیں کیا

لیکن پتا نہیں غصے میں کچھ پتہ نہیں چلا

میں اسے نہیں کھونا چاہتا چاچو

عمران صاحب اس کی بات سمجھ کر ہولے سے مسکرا دیے دل سے بوجھ ہلکا ہو گیا

ان کا بھائی بھی تو ایسا ہی تھا

کچھ نہیں ہوتا تیرا چاچو اسے لے آئے گا اور منانے کے طریقے بھی بتائے گا اب آٹھ یار اوپر بیٹھ

اسے بیٹھا کر وہ کچن میں گئے اور فرج میں سے سینڈوچ اور دودھ نکال کر اس کے لیے لے آئے اور کچھ

تو آتا نہیں تھا بس گرم کر سکتے تھے

پھر شاہ میر کے نانا کرنے کے باوجود اسے زبردستی کھلا کر ساتھ

میڈیسن بھی کھلا دی

اور دروازا لگا کر سونے کی ضرورت نہیں

قور پھر خود کی ہی بات کی نفی کرتے ہوئے بولے

دروازا چھوڑوں تم سو جاؤ میں یہی ہوں

آپ جائے یار نیند نہیں آئے گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سوتے ہو یا تمہاری ماں کو بتاؤ پھر اور شاہ میر ان کی بات پر بنا بحث کیے سو گیا

جب انہیں اس کے سونے کا یقین ہوا تو روم سے باہر آ گئے

انہیں ڈر تھا کے وہ خود کو کوئی نقصان نا پہنچا لے وہ اس کی جنونی طبعیت سے اچھے سے واقف تھے

_____

_____

شاہ میر نے اتنے دن دیا کو منانے اس سے بات کرنے کی بہت کوشش کی

لیکن وہ اس سے بات تو دور دیکھنا بھی گوارا نہ کرتی

جہاں شاہ میر ہوتا وہاں سے اٹھ کے چلی جاتی

یہ بات اب منہا فجر اور رضا نے بھی نوٹ کی

تمہارے اور شاہ میر کے درمیان کچھ ہوا ہے کیا

دیا اور منہا جب اکیلی تھی تب منہا نے پوچھا

نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں

دیا نے ٹالنا چاہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم نہیں بتانا چاہتی وہ الگ بات ہے ورنہ سب یہ بات نوٹ کرتے ہیں جب شاہ میر کے بات کرنے پر تم اٹھ کر چلی جاتی ہو

میں تمہاری دوست ہوں کوئی پریشانی ہے تو تم جب مرضی شئیر کر سکتی ہو

دیا کچھ دیر خاموشی سے سوچتی رہی

وعدہ کرو کسی کو بتاؤ گی نہیں

خاص کر فجر کو اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں بچتی

تمہیں ایسے لگتا ہے دیا کہ میں تمہاری باتیں بتاؤ گی کسی کو

نہیں یار ایسا نہیں لیکن میں بس یہ چاہتی ہوں کسی کو پتہ نا چلے

اچھا ٹھیک ہے اب بتاؤ

پھر دیا نے شاہ میر سے ہوئی سب باتیں اور اس دن والا سارا قصہ سنا دیا

اور منہا بیچاری منہ کھولے سن رہی تھی

حد ہے یار تم نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا

اسے چھوڑو یہ بتاؤ اب میں کیا کرو

دیکھو دیا غلطی ہوئی اور اس نے معافی بھی مانگ لے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جہاں تک میں سمجھتی ہوں مرد اگر کسی عورت کے سامنے جھکتا ہے تو مطلب وہ اسے سچ میں بہت پیار کرتا ہے

اس نے جو بھی کیا تم بات نا کر کے بدلہ لے لیا نا

اب دوستی کر لو اس سے ناراضگی ختم کرو یار

ٹھیک ہے کر لوں گی

لیکن اس کی مجنوں والی شکل دیکھ کر مزا آتا ہے

ہاں اور جس دن وہ مجنوں بھڑک گیا نا پھر دیکھنا

ایوے ہی دیا نے ناک سے مکھی اڑائی

جی بالکل اندازہ ہو گیا آپ کی کہانی سن کر

ہاں تب تو میں کنفیوز ہو جاتی تھی ویسے بھی وہ بڑا ہے

بڑوں کی عزت کرنی چاہیے

ہاہاہاہا

دیا کی بات پر منہا نے قہقہہ لگایا اور یہ عزت تم ہمیشہ کرنے والی ہو

منہا کی بات کا مطلب سمجھ کر دیا نے خجالت چھپانے کے لیے بات بدل دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ جب شاہ میر آیا اسے امید تو تھی کہ دیا اٹھ کر چلی جائے گی

لیکن وہ ویسے ہی بیٹھی رہی تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی

جو کے اس کے چہرے سے واضح محسوس ہو رہی تھی

تب شاہ میر دیا سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا

تم کہاں تھے رضا نے شاہ میر کو دیکھ کر پوچھا

کہی نہیں آفس گیا تھا

اووو

خیر ہے آج نواب صاحب کے چہرے کی مسکراہٹ ہی کم نہیں ہو رہی

رضا نے شاہ میر کے مسلسل مسکرانے پر چوٹ کی

جس پر شاہ میر نے اسے گھوری سے نوازا

لیکن ایک دم شاہ میر کی آنکھوں میں چمک آئی تو وہ رضا کی طرف متوجہ ہوا

ہاں نا بلکل وہی وجہ ہے جو تمہاری ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے طنز کیا جو رضا اور باقی سب کو تو سمجھ نا آیا

کیا مطلب میری ایسی کونسی وجہ رضا نے لاپرواہی سے سموسہ کھاتے ہوئے جواب دیا

یار وہی وجہ نا جس کے ناراض ہونے پر تمھارے چہرے کی بتی گل ہو جاتی ہے اور بولنے پر یہ بتیسی اندر ہی نہیں جاتی

اور جس کی وجہ سے میں بھی اب نظر نہیں آتا شاہ میر ابھی اور گل افشانی کرتا کہ رضا کو شدید قسم کا پھندا لگا

اور فجر بھی یک دم سے گڑبڑا گئی

بکواس مت کر

ایسا کچھ نہیں ہے

رضا نے سانس بحال کرتے اسے ٹوکا

لیکن وہ شاہ میر ہی کیا جو بعض آجائے

مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے

کیوں فجر

شاہ میر کے فجر کو مخاطب کرنے پر وہ بیچاری گڑبڑا گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کی۔۔کیا مطلب مجھے کیسے پتا

تمہیں بھی نہیں پتا مجھے لگا تم سارا دن ساتھ ہوتی ہو گی تو اس کی ایکٹیویز پر دھیان بھی ہو گا

شاہ میر نے تاسف سے سر ہلایا جیسے بہت دکھ ہوا ہو اسے

نہیں تو میں کب سارا دن ساتھ ہوتی ہوں بس جب کبھی لیکچر فری ہو

یہ بھی ہے

ویسے فری ٹائم ہی سارا ٹائم نہیں ہوتا کیا اب کلاس میں بھی ساتھ بیٹھنا تھا کیا

شاہ میر کی زبان جو اتنے دنوں سے بند تھی

آج سارے دنوں کی کسر پوری کر رہی تھی اور رضا کا بس نہیں چل رہا تھا کے اس کا گلا دبا دے

مجھے اسائنمنٹ کا پوچھنا تھا ٹیچر سے فجر نے تو وہاں سے بھاگنا ہی ضروری سمجھا

اور مجھے تیری یہ شکل نہیں دیکھنی جا رہا ہوں کرتا رہ بکواس

ہاہاہا کیوں تمہیں بھی ٹیچر سے اسائنمنٹ کا پوچھنا ہے

لیکن رضا نے جواب دینا ضروری نا سمجھا

ان دونوں کے جانے کے بعد وہاں تو خاموشی ہی چھا گئی

منہا نے سر اٹھا کر دیکھا تو دونوں کو اپنے اپنے ہاتھوں کو گھورتے پایا

وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں آپس میں بات کریں اس لیے وہاں سے چپکے سے اٹھ کر چلی گئی

شاہ میر نے منہا سے بات کرنے کے بہانے جیسے ہی سر اٹھایا منہا تو نہیں تھی

لیکن دیا سر جھکائے ضرور بیٹھی تھی

وہ جو اتنے دنوں بعد اسے اتنے پاس سے دیکھ رہا تھا

بے خودی میں دیکھتا ہی رہا

لیکن ایک دم اس کی سامنے نظر اٹھی تو غصے سے چہرا لال ہو گیا

سامنے بیٹھا لڑکا مسلسل دیا کی طرف دیکھ رہا تھا

اور مسکرائے جا رہا تھا

شاہ میر پہلے تو اٹھ کر جانے لگا لیکن پھر وہی بیٹھ گیا

اس نے لڑکے کی طرف آبرو آچکا کر اشارا کیا کہ کیا مسئلہ ہے

لڑکے کا شاہ میر پر دھیان گیا تو گڑبڑا گیا

اور ارد گرد دیکھنے لگا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے سر جھٹک کے دیا کی طرف دیکھا

اور اس کے بالکل سامنے آ کر بیٹھ گیا کے اس طریقے سو دیا بالکل کور ہو گئی

دیا نے شاہ میر کو اپنے سامنے بیٹھا محسوس تو کیا لیکن وہ گھبرا رہی تھی کہ وہ کیا بات کرے

اور دوسری طرف شاہ میر سوچ رہا تھا

ابھی اگر وہ اس لڑکے کو کچھ کہتا تو اس

Beauty with no Brain

نے یہ کہنا تھا کے وہ شک کر رہا ہے

یہ بات وہی جانتا تھا کہ اپنا غصہ کیسے کنٹرول کیا تھا

اب اس نے دیا کے ہاتھوں کو دیکھا جن پر وہ نجانے کیا تلاش کر رہی تھی

پھر شاہ میر نے ایک دم سے ہاتھ بڑھا کر اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے

دیا نے ھاتھ کھینچنے چاہے جس پر شاہ میر نے گرفت مضبوط کر دی

کیا تلاش کر رہی ہو ان ہاتھوں میں

شاہ میر نے دیا کی طرف دیکھ کر کہا

تو دیا نے آہستہ سے نظریں اٹھائی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جو سیدھا شاہ میر کی آنکھوں سے ٹکرائی

وہ جو اتنی دیر سے بولنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی

اب ان بولتی آنکھوں کے آگے وہ پھر سے خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی

میرے ہاتھ میری مرضی

لیکن پھر بھی ہمت کر کے جواب دیا

شاہ میر نے اس کی بات پر سر ہلایا ہو جیسے بات سمجھ آگئی ہو

پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر

دوسرے ہاتھ سے اس کی ہتھیلیوں میں لیکیریں کھینچنے لگا

دیا کو ایک دم سے جھرجھری سی آئی

جسم کا سارا خون جیسے چہرے پر سمٹ آیا ہو

میں بتاؤ ان ہاتھوں کی لکیروں میں کیا ہے

شاہ میر نے ویسے ہی سر جھکائے دیا کو مخاطب کیا

لیکن دیا کے جواب نا دینے پر پھر بولا

ان ہاتھوں کی لکیروں میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر شاہ ہے

اس کی محبت اس کا جنون اس کا زندگی بھر کا ساتھ ہے

اگر کوئی پوچھے تم سے کے تمہارے ہاتھ کی لکیروں میں کیا ہے تو بلا جھجک کہنا

میرا شاہ میر شاہ

سمجھ آئی بے بی گرل

دیا تو دم سادھے اس کا جنون سن رہی تھی جو اپنی

کہہ کر اس کے ہاتھ کی ہتھیلیوں پر جھکا اور اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ کر سیدھا ہوا

اور ان ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کر لیا

اور اب

دیا کے چہرے کو بغور دیکھنے لگا

جسے خود احساس نہیں ہوا تھا کہ

وہ بے خیالی میں کب سے شاہ میر کو دیکھی جا رہی تھی

شاہ میر کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی

بے بی گرل ایسے دیکھو گی تو تمھارے لیکن مشکل ہو جائے گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ویسے بھی تمہارے چچا سسر کا کہنا ہے

میں پھیلنے میں ماہر ہوں بس موقع مل جائے

اور تمہارا یوں مسلسل

دیکھنا مجھے موقع سے بھی آگے رضامندی کا احساس دلا رہا ہے

شاہ میر کی گل افشانی پر دیا کو احساس ہوا اور اس نے جلدی سے نظریں پھیری

اور اپنے ہاتھ کھینچنے چاہے جن پر گرفت اور مضبوط ہو گئی

کوشش بھی مت کرنا دیا

نہ آج نہ پھر کبھی

اتنے دنوں سے بے رخی برداشت کر رہا تھا

کیونکہ اپنی غلطی کا احساس تھا مجھے

لیکن اب اگر تم نے کبھی میرے پاس آنے پر دور جانے کی کوشش کی تو انجام بہت برا ہو گا

اس نے ایک دم سے دیا کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا کہ درد سے دیا کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے

تم نہایت ہی جنگلی انسان ہو

دیا نے بے بسی سے کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے گرفت ہلکی کی

ہاں نا میں جنگلی ہو گا تو میری اولاد ٹارزن پیدا ہو گی نا

شاہ میر نے قہقہہ لگا کر خود کی ہی بات کو انجوائے کیا

اور دیا بچاری تو اس کی بے تکی بات پر بس دانت ہی پیس سکی

شاہ میر خاموش ہو کر دیا کی طرف متوجہ ہوا

جو اب دوسری طرف دیکھ رہی تھی

دیا تم نخرے دکھانا میں پورے دل سے تمہارے ناز نخرے اٹھاؤ گا

فرمائشیں کرنا

لیکن ناراض ابھی وہ بات پوری کرتا کہ دیا نے ایسے دیکھا کہ تمہاری حرکتیں ہے کہ بندا ناراض نا ہو

اچھا ٹھیک ہے ہو جانا

کیونکہ اس کے بنا تم لڑکیوں کا گزارا نہیں

لیکن دور کبھی مت جانا یہ بات میں برداشت ہر گز نہیں کروں گا

اور یہ بات اپنے خالی دماغ میں ڈال لو

کیونکہ میں بار بار ایک بات پر بحث نہیں کر سکتا

اور دیا تو اسے بس گھور کر رہ گئی کے پیار سے بات کرتے کرتے وہ اپنے اصلی جنگلی پن پر اترے بنا کیسے رہ سکتا ہے

_____

_____

فجر جو وہاں سے اٹھ کر آ گئی تھی ابھی اس نے سکھ کا سانس بھی نہیں لیا تھا کہ رضا بھی اس کے پیچھے ہی آ گیا

جس پر فجر کا دل کیا کہ اپنا سر پھاڑ لے

اس انسان کی حرکتیں ہی ایسی تھی

کہ کوئی شک کیے بنا کیسے رہ سکتا تھا

چڑیا یار تم مجھے وہاں ہی چھوڑ کر آ گئی

رضا نے آتے اتنے دکھ بھرے انداز میں کہا کہ فجر کو بھی شک ہوا

کہ پتا نہیں بچارے کو کس جنگ میں اکیلا چھوڑ آئی تھی

گزارا نہیں نا ہوا تمہارا بندر

پیچھے پیچھے آ گئے اب تمہارا وہ دوست اور ریکارڈ لگائے گا میرا

تو میں ساتھ ہو گا نا تمہاری طرح اکیلے چھوڑ کر نہیں آؤ گا

رضا نے سر جھکاتے جواب دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے تمہاری

فجر نے اٹھ کر جانا چاہا تو رضا نے ہاتھ تھام کر روکا

اچھا سنو تو نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا

لیکن تم نے اچھا نہیں کیا مجھے وہاں اکیلے چھوڑ کر

بہت ظلم کر دیا نا گود میں اٹھا کر ساتھ لانا چاہیے تھا نا

تمہیں فجر نے دانت پیس کر جواب دیا

ہاہاہا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں تم اٹھا لیتی چڑیا اسی بہانے ہم نیا ٹرینڈ بنا لیتے

فجر نے رضا کی بات پر ایک گھوری سے نوازا

تم بہت بیہودہ انسان ہو

فجر نے دانت پیس کر کہا تا کہ اسے کوئی شرم آئے لیکن وہ دونوں دوست تو انتہا کے بے شرم تھے

ہاہاہاہا بیہودہ نہیں لیکن رومنٹک بہت ہوں لیکن فکر مت کرو ایک دن تم خود یہ بات مان جاؤ گی

رضا کی بے شرمی کا مقابلہ تو وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی اسی لیے وہاں سے جانا چاہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو رضا نے پھر سے کلائی پکڑ کر روکا

فجر جو جلدی میں بھاگنے والی تھی کلائی کھینچنے پر توازن بر قرار نہ رکھ پائی اور سیدھا رضا کے سینے سے ٹکرائی

فجر نے جلدی سے اپنے ہاتھ سینے پر رکھ کر خود کو مکمل گرنے سے بچایا

رضا نے فجر کے چہرے پر آئے بال ہاتھ سے پیچھے کیے اور اس کا شرم سے لال پڑتا چہرا دیکھا

وہ آج اسے اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا

وہ تو پہلے دن ہی اس کے دل میں آ بسی تھی

اور اب تو وہ اپنے دل کے دھڑکنے کی آواز اپنے کانوں میں سن رہا تھا

یہی حال فجر کا تھا

رضا نے یک دم سے تھوڑی سی کروٹ بدل کر فجر کو درخت کے ساتھ لگایا اور خود اس پر جھک آیا

چڑیا تمہیں نہیں لگتا کہ ہمیں بہت جلد گھر والوں سے بات کر کے اپنا گھونسلہ بنا لینا چاہیے

جہاں تمہیں مکمل حق اور اپنی مرضی سے جی بھر کر محسوس کر سکو

فجر کی قینچی کی طرح چلتی زبان کو اس وقت بریک لگا ہوا تھا

جس پر رضا اور شوخا ہوا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن

وہاں میں تمہاری خاموشی نہیں اپنے اظہار پر چوں چوں سننا چاہو گا

اب تو بالکل بھی میری چڑیا نہیں لگ رہی

میں چاہتا ہوں میری چڑیا ہر بات پر میرا مقابلہ کرے

رضا نے اس کے چہرے پر پھونک مار کر کہا

تو فجر دانت پیس کر رہ گئی

اب اس کی بے شرمی کا وہ کیا مقابلہ کرتی

فجر نے نظریں اٹھائی تو دیکھا رضا آنکھیں بند کیے اس کے چہرے پر جھکنے لگا تھا

وہ جو اپنے جذبات میں کھویا ہوا تھا فجر کے دھکا دینے پر ہوش میں آیا

جنگلی بیہودہ انسان

کالج ہے یہ

تمہارے ابا کا لوسپوٹ نہیں

جہاں تم جو مرضی کرو

رضا جو دھکا دینے پر بدمزا ہوا تھا اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنسا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور کمبخت اتنا پیار الگ رہا تھا کہ فجر کو اپنی نیت خراب ہوتی لگی

لیکن اس کی اگلی بات پر سارا پیار اڑن چھو ہو گیا

مطلب اگر ابا اپنا لو سپوٹ دے دیں تو وہاں اجازت ہے

تم بھاڑ میں جاؤ

فجر وہاں سے پاؤں پٹک کر آ گئی

لیکن اپنے پیچھے اسے رضا کے قہقہے سنائی دے رہے تھے

_____

_____

شاہ میر نے گھر آ کر آج سونے کی بجائے سب کے ساتھ لنچ کرنے کا سوچا وہ جو اتنے دنوں سے اداس تھا اب دیا کے بات کرنے پر وہ اداسی ختم ہو چکی تھی

وہ روم سے باہر آیا تو صرف ندا بیگم اور عمران صاحب لنچ کر رہے تھے

میرب اور حنا دوست کی طرف گئی ہوئی تھیں اور شائستہ بیگم آرام کر رہی تھی اسی لیے وہ دونوں ہی لنچ پر تھے

عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر مطمئین ہو گئے

اور کھانا کھانے لگے

شاہ میر نے بھی کھانا شروع کیا

اور بنا کوئی بات کیے وہ اپنی پلیٹ پر جھک گیا

عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھا

تو شاہ میر نے بھی ان کی طرف دیکھا

اور اس کی آنکھوں میں شیطانی مسکراہٹ دیکھ کر

عمران صاحب کو اپنے کھانے اور دل کی فکر لگ گئی

وہ سوچنے لگ گئے یہ بلا جو آرام سے آکر بیٹھ گئی ہے ضرور کوئی ان پر حملہ ہونے والا ہے

انہوں نے نامحسوس انداز میں ڈشو کو اپنے پاس کیا اور اپنی پلیٹ میں ایک ہی بار میں کھانا ڈال کر جلدی

جلدی کھانے لگے

کیونکہ

آج انہوں نے ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا

اور اب وہ بھوکا نہیں رہنا چاہتے تھے

شاہ میر نے اپنا کھانا کھایا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور آرام سے اٹھ کر اپنے روم میں چلا گیا

تو عمران صاحب نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا

یہ بات تو ندا بیگم نے بھی نے بھی نوٹ کی

کیونکہ وہ دونوں جب بھی آمنے سامنے ہوتے تھے

تو کوئی نہ کوئی ٹھاہ ضرور ہوتی تھی

ابھی وہ اپنی حیرت پر قابو بھی نا

پا سکے کہ شاہ میر انہیں پھر سے آتا ہوا دکھائی دیا

اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی

وہ سیدھا عمران صاحب کے پاس آیا

اور ان کے سامنے رکھی

اور ٹیبل پر اور ان کی چیئر پر

ہاتھ رکھ کر ان کی طرف جھکا

چچا جان اس دن میں بتا نہیں سکا کہ آپ کی پرفیوم کی سمیل کتنی گندی ہے

شاید کبھی پہلے میں نے نوٹ نہیں کی ورنہ تب بتا دیتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ گلیوں ہوٹلوں میں پھرنے والے موالی لگاتے ہے نا بالکل ویسی

اس دن میں نے تین چار بار شاور کیا پھر کہی جا کر وہ سمیل ختم ہوئی

شاہ میر کی بات پر عمران صاحب کا چہرا غصے سے لال ہو گیا ابھی وہ اس کی کرتے کے ندا بیگم کی آواز پر

شاہ میر سیدھا ہوا

اپنے چچا کے لیے پرفیوم لائے اور چچی کے لیے خیال نہیں آیا

اوو میری پیاری چچی جان

یہ تو چچا نے سپیشل بولا تھا اس لیے

شاہ میر کی بات پر وہ بری طرح چونکے انہیں پتا تھا

وہ بری طرح سے پھنسنے والے ہیں

آج جو یہ بلا کمرے سے باہر آگئی ہے

کیا مطلب انہوں نے کیوں کہا

انہیں تو یقین ہی نہیں آیا جو ہر وقت لڑتے رہتے ہیں اس سے کیسے فرمائش کی ہو گی

وہ جس دن آپ لوگ شاپنگ پر گئی تھی نہ۔ تو شاید اس دن گھر میں ساتھ والی انٹی آئی تھی میں نے

انہیں جاتے ہوئے دیکھا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

انہیں شاید چچا کی پرفیوم پسند نہیں آئی تھی

اسی لیے چچا نے مجھ سے لڑائی ختم کر کے مجھے میری پسند کی اچھی سی پرفیوم لانے کو بولا تھا

وہ ایسے معصوم شکل بنا کر بتا رہا تھا

جیسے بہت پیار کرتا ہو اور پہلے کبھی کوئی بات نہ ٹالی ہو

لیکن اس کی بات پر ندا بیگم کے تاثرات یک دم سے بدلے

گڑبڑا تو عمران صاحب بھی گئے تھے

آج تو وہ انہیں سچ میں اپنا جانی دشمن لگا

یہ۔۔جھ۔۔ جھوٹ بول رہا ہے

ندا تم اس کی باتوں پر دھیان نہ دو

میں کیوں جھوٹ بولوں گا چچا جان شاہ میر نے ان کی طرف دیکھ کر اتنی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹائی

کے وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئے

چپ کریں آپ مجھے تو پہلے ہی شک تھا جو صبح صبح واک کرنے نکل جاتے ہے کچھ دنوں سے میں بھی

سوچو کیا ضرورت آن پڑی

اور بہانا کیا کہ فٹ رہنا چاہیے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نہ۔۔۔ نہیں بیگم یہ گھٹیا انسان جھوٹ بول رہا ہے شوہر سے زیادہ اس پر یقین ہے

ہاں ہے بیٹا ہے میرا

ندا بیگم کی بات پر شاہ میر نے انہیں گلے سے لگایا

میں ہوں نا چچی آپ غصہ نا کرے

عمران صاحب غصے سے اٹھے اور شاہ میر کو ندا بیگم سے دور کرنے کی کوشش کی

چھوڑو بتمیز انسان

میری بیوی کو میرے خلاف ورغلا رہے ہو

وہ ایک دم سے دھاڑے تو شاہ میر نے ندا بیگم کو چھوڑ کر ٹیبل پر چھوٹا سا پھولوں کا پڑا گلدان اٹھا کر ٹھا سے زمین پر پھینکا عمران صاحب جو ندا بیگم کو لے کر جانے والے تھا وہی رک گئے

افففف میرا دل آج بند ہو جائے گا

یہ لڑکا مجھے مار کر ہی سکوں لے گا

ندا بیگم

جھوٹ بول رہا ہے ابھی وہ بات مکمل کرتے کے ندا بیگم نے ہاتھ مار کر کرسی گرائی

اور اس ٹھا کی آواز پر تو عمران صاحب کی اپنی آواز بند ہو گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شائستہ بیگم میڈیسن لے کر سوئی ہوئی تھی باہر شور کی آواز سن کر بھاگ کر آئی تو ساری صورتحال دیکھ کر

آج پہلی بار انہوں نے جوتا اتار کر

شاہ میر کو مارا جو بے شرموں کی طرح وہا کھڑا دانت نکال رہا تھا

اور ندا بیگم غصے سے عمران صاحب پر چلا رہی تھی اور وہ اپنا دل پکڑے اشاروں میں کچھ کہ رہے تھے

انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کے بیٹے نے ہی کوئی حرکت کی ہو گی

شاہ میر نے جوتا پڑنے پر پیچھے دیکھا تو اپنی ماما کو دیکھ کر روم میں بھاگا اور پھر سے ٹھاسے دروازا بند کیا

لیکن اس ٹھاسے عمران صاحب کی آواز بحال ہوئی

بھابھی مجھے بچالیں میرا دل بند ہو جانا

شائستہ بیگم جلدی سے آگے بڑھی اور انہیں پانی پلایا اور کرسی سے اٹھا کر صوفے پر بٹھایا

اور شاہ میر کی کلاس لینے کا سوچنے لگی

_____

_____

ماہر نے گھر اپنے ممی پاپا سے رشتہ لے جانے کی بات کی تو انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا

اور آج وہ سب منہا کے گھر جانے والے تھے

فجر پہلے سے ہی منہا کے گھر چلی گئی تھی کیونکہ اس کی بچپن کی دوست تھی

اور رضا دیا کی طرف سے ساتھ جانے والا تھا

دیا نے شاہ میر کو بھی بلایا تھا لیکن اس نے آنے سے منع کر دیا

اور اب وہ سب منہا کے گھر جا رہے تھے

یار منہا یہ لپسٹک لگانے دو قسم سے شہزادی لگو گی

فجر جب سے آئی تھی تب سے ہی منہا بچاری کو پتا نہیں کتنی بار تیار کر چکی تھی

اور اب ڈارک ریڈ کلر کی لپسٹک لیے اس کے سر پر کھڑی تھی

فجر پاگل ہو سب کیا سوچے گے

رشتہ تو ہکا ہوا نہیں اور لڑکی دلہن بن کر بیٹھ گئی ہے

تو سوچنے دو

اور لوگوں میں اور ہے ہی کون تمہارے ہونے والے سسر ساس

لڑکے تو کو تو تم کالج یونیفارم میں ہی اتنی پسند آگئی تو رشتہ لا رہا ہے نا

آج تو دیکھنے کے بعد اسے افسوس ہو گا کے بارات کیوں نہیں لایا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن جیسے تم تیار کر رہی ہو اسے رشتہ لانے پر بھی افسوس ہونا ہے

زیادہ باتیں مت کرو وہ بس آنے والے ہیں یہ والی لگالو

فجر نے جلدی سے کہا کیونکہ ٹائم واقع بہت ہو گیا ہے

تو منہا نے اپنی پسند سے لائٹ سی لپسٹک لگائی اور کھڑی ہو گئی

منہا نے وائٹ کلر کی فراک پہنی تھی جو اس کے پاؤں تک تھی

اور گلے میں وائٹ ہی ڈپٹہ جس کی سائیڈوں پر گولڈن کام ہوا تھا

جب کے فجر نے بالکل ویسی ہی بلیک کی فراک پہنی تھی

اور اپنے کرلی بالوں کو پیچھے ہلکا سا کیچر لگا کر قید کیا تھا

دیا نے یہ ڈریس آئن لائن آڈر کیے تھے

اس کا کہنا ہے وہ فرسٹ ٹائم ایک دوسرے کو کالج یونیفارم کے بغیر دیکھے گی

تو انہیں سیم ڈریس ہی پہننا چاہیے یہ اس کی اپنی نرالی سوچ تھی جس پر فجر نے اس کا بھرپور ساتھ دیا

اب وہ دونوں اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ انہیں دیا کا انتظار تھا

کہ وہ کیسی لگ رہی ہو گی

باجی جی وہ مہمان آ گئے ہیں اور بڑی بیگم صاحبہ چلا رہی ہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ اور ٹائم برباد کرتی کے ملازمہ نے آکر

دیالوگوں کے آنے کی اطلاع دی۔

_____

_____

بھائی صاحب آج ہم بہت اہم گزارش لے کر حاضر ہوئے ہیں

اکرام صاحب نے بات شروع کی

آپ بلا جھجک بات کریں منہا ہمیں

آپ لوگوں کے بارے میں بتا چکی ہے

اقبال صاحب نے انہیں جواب دیا

وہ بہت سادہ سے انسان تھے

ان کے دو بیٹے تھے جو شادی کے بعد اپنی بیویوں کے ساتھ بیرون ملک جا بسے

اب منہا اور وہ میاں بیوی ہی ساتھ رہتے تھے

بیٹوں کا دل کرتا تو سالوں سال بعد آجاتے ورنہ کبھی کبھار فون کر لیتے

انہیں اپنی نہیں منہا کی فکر تھی اور

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب منہا نے ماہر کے بارے میں بتایا تو

اقبال صاحب نے اپنے توسط انفارمیشن نکلوائی

تو انہیں وہ لوگ بہت پسند آئے

اور اب وہ اپنے جیتے جی منہا کو کسی محفوظ ہاتھوں سونپ دینا چاہتے تھے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بچوں کی مرضی شامل ہیں تو ہم بنا وقت ضائع کیے

انہیں ایک رشتے میں باندھنا چاہتے ہیں

کیونکہ منہا ہمیں اپنی بیٹی دیا جتنی عزیز ہے

آپ کو اگر پڑھائی کی فکر ہے تو پلیز پریشان نا ہو

میں وعدہ کرتا ہوں

جب تک میری بیٹی پڑھنا چاہے گی میں اس کی مکمل سپورٹ کروں گا

باقی اب آپ بتائیں اگر کوئی سوال کوئی مسئلہ ہو تو

اکرام صاحب نے ہر طرح سے ان کی تسلی کرنی چاہی

اقبال صاحب کا تو دل خوشی سے بھر گیا

پڑھائی کا تو انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ تو بس اسے محفوظ ہاتھوں دینا چاہتے تھے

دیکھئیے اکرام صاحب میری اکلوتی بیٹی ہے

اور ہمیں جان سے عزیز ہے

میری بیٹی نے ادھورے رشتے دیکھے ہیں

بھائی ہو کر بھی نہیں تھے

بہت چھوٹی تھی جب وہ بیرون ملک چلے گئے

بہت صابر بچی ہے میری

ماں باپ کو تو بیٹی کے نصیب کی ہی فکر ہوتی ہے

آپ لوگ بہت اچھے ہیں

بہت عزت سے رشتہ مانگ رہے ہیں

پھر بھی بیٹی کا باپ ہوں سو سو سے ہوتے ہیں

لیکن اس رشتہ میں میری بیٹی کی خوشی شامل ہے تو ہمیں اور کیا چاہئیے

ماں باپ تو اچھے نصیب کی دعا ہی کر سکتے ہیں

اقبال صاحب نے جواب دیا تو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اکرام صاحب نے ان کی تسلی کروائی

اور انہیں یقین دلایا کہ منہا ہمیشہ خوش رہے گی

بڑے اپنی باتوں میں مصروف ہوئے تو منہا اور رضا نے ایک دوسرے کو کوفت سے دیکھا کیونکہ ابھی تک جن کا انتظار تھا وہ تو آئی نہیں تھی

انکل ہم منہا سے مل آئے

جی جی بیٹا ضرور ٹی وی لاونج کے ساتھ والا روم اس کا ہے

_____

_____

وہ دونوں جب آئے تو سامنے سے منہا اور فجر آرہی تھی

رضا تو فجر کو فرسٹ ٹائم ایسے کپڑوں میں دیکھ کر شاک میں ہی چلا گیا

وہ اسے کوئی نازک سی گڑیا ہی لگ رہی تھی

وہ پلک جھپکائے بنا اسے دیکھے جا رہا تھا

ایک دم سے چیخ سے ہوش میں آیا کہ

وہ تینوں دوستیں ایک دوسرے کے گلے لگی خوشی سے چیخیں مار رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم دونوں بہہہہتت پیاری لگ رہی ہو بالکل پرنسس

دیا نے ان دونوں کے گال کھینچتے ہوئے کہا

اور تم دلہن

فجر نے اس کی لال رنگ کی فراک پر چوٹ کی

بھائی کا رشتہ لائی تھی یا بارات

اب دیکھو میرا اکلوتا بھائی ہے اب اس کی شادی پہ سب لاڈ نہ کروں گی تو پھر کب کروں گی اور میری

دوست کی بھی شادی تو سب ڈبل ہو گیا نا بس اسی خوشی میں

دیا نے منہا کو زور سے گلے لگا کر فجر کو جواب دیا جس پر وہ بس

ہہمم ہی کر سکی

فجر کی رضا پر نظر پڑی تو وہ بے شرموں کی طرح اسے ہی دیکھ رہا تھا

لیکن حیران کرنے والی بات یہ تھی کہ اس نے بھی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی

اور اپنے چاکلیٹ براؤن کلر کے بالوں کو جیل سے اوپر کو سیٹ کیا ہوا تھا

چلو منہا ممی پاپا کب سے اپنی بہو کا انتظار کر رہے ہیں

دیا منہا کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی فجر بھی ساتھ جاتی کہ رضا نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم لوگ جاؤ ہم آتے ہیں

فجر کو کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اسنے دیا کو پیچھے سے آواز لگا کر کہا اور فجر کا ہاتھ پکڑ کر منہا کے روم لے گیا

_____

رضا نے کمرے میں لا کر دروازا بند کیا اور فجر کو دروازے کے ساتھ پن کر دیا

اور اس کے ارد گرد اپنے ہاتھ رکھ دیے جس سے وہ مکمل قید ہو گئ

آج تو میری چڑیا

پری ستان میں جادو کرنے والی چڑیل جیسی لگ رہی ہے

فجر جو رضا کی تعریف کرنے پر شرمانے کی کوشش کر رہی تھی

کہ اس کے بات پوری کرنے پر اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی

اور خود

بھی تو جن ہی لگ رہے ہو

فجر نے بھی حساب پورا کیا

اور یہ جن بہت بری طرح تم سے چمٹنے والا ہے

رضا نے فجر کی طرف جھک کر کہا تو فجر نے اس کے سینے پر دباؤ ڈال کر اسے تھوڑا پیچھے کیا

تم یہ بتاؤ بلیک کلر کیوں پہنا

اب میں تو کوئی فلم کی ہیروئن نہیں اور نا تم ہیروں

اور الہام ہونے سے تو رہا

لیکن جن تو ہوں نا

رضا نے پھر شوخی سے کہا

آہہہ

فجر نے ایک دم سے رضا کے بال پیچھے سے کھینچے کے بچارا کراہ کر رہ گیا

سچ بتاؤ مجھے رضا تم

وہ میں نے کل کالج میں دیا سے پوچھا تھا بہانے سے کہ وہ تم سب کیسی ڈریسنگ کروں گی

اور میں کیسی کروں کہ مجھے کوئی آئیڈیا نہیں تو اس نے بتایا کہ اس کا بھائی وائٹ شلوار قمیض پہنے گا

اس نے سب کی بتائی تو بس اسی لیے مجھے پتا چل

گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب چھوڑوں جنگلی عورت

رضا کی بات سن کر فجر نے اس کے بال چھوڑیں

ابھی وہ وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتی کہ اب اس کے بال رضا کے ہاتھ میں تھے

آج نہیں رضا چھوڑوں پاگل انسان

سارے خراب ہو جائے گے

آؤ ہو اور جو میرے خراب کیے وہ

رضا نے دانت پیس کر جواب دیا

رضا کہ جواب پر فجر نے پھر سے اس کے بال پکڑ لیے

اب وہ دونوں ایک دوسرے کو پہلے تم چھوڑوں کہہ کر لڑائی میں مصروف ہو گئے

فجر نے اپنی ہیل رضا کی ٹانگ پر ماری تو وہ بچارا درد سے بلبلا

اٹھا

افففف میری ٹانگ

اور لو مجھ سے پنگا

اب اپنی شکل ناد کھانا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی فجر آگے جاتی

کہ رضا

نے اسے پیچھے سے کھینچ

کر دائیں طرف دھکا دیا تو وہ صوفے پر گری

تم جنگلی انسان

کوئی شرم حیا ہے تم میں لڑکیوں سے ایسے بیہو کرتے ہیں

اوووو لڑکی کہاں ہے مجھے تو نہیں دکھ رہی

رضا نے صوفے کے پاس آکر دونوں سائیڈز پر اپنے ہاتھ ٹکا کر جواب دیا

تو فجر نے رضا کے پیٹ میں مکہ مارا کہ بیچارا

کراہ کر رہ گیا

رضا جو پیٹ پر ہاتھ رکھ کے اٹھنے لگا تھا پاؤں سلپ ہونے پر دھڑام سے فجر پر گرا

افففففف

موٹے انسان میرا سانس بند ہو جانا ہے

دن میں تارے تو رضا کو بھی نظر آگئے تھے کیونکہ فجر کا سر اس کے ناک پر لگا تھا

چپ ایک دم چپ اگر اب کچھ بولی تو تمہارا گلا دبا دوں گا

افففف میری ناک پاگل عورت کی وجہ سے ٹوٹ جانی تھی

رضا جو اٹھنے لگا تھا تو فجر کی طرف دیکھا دیکھا جو اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہی تھی

لیکن اب رضا کی آنکھوں میں جذبات بدل گئے

اب وہ لو دیتی نظروں سے فجر کو دیکھ رہا تھا

وہ ایک دم سے اس کی بدلتی نظریں دیکھ کر گڑبڑا گئی

رض۔۔۔رضا اٹھو کوئی آجائے گا

تو آنے دو میں ڈرتا ہوں کیا

رضا نے فجر کے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا

اگر انکل آنٹی آگئے تو

فجر نے گھبرا کر کہا

تو پھر تو سچ میں مسئلہ ہو جائے گا میری چڑیا

رضا نے اپنا سر فجر کے سر کے ساتھ ٹکا کر جواب دیا

اب وہ رضا کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کیا پتا مسئلہ حل بھی ہو جائے

ہمیں ایسے دیکھ کے ماہر بھائی کے ساتھ ساتھ ہماری بھی بات پکی ہو جائے

اچھا ہو گا نا

رضا نے آنکھیں بند کیے کہا

تو فجر نے اس کی طرف دیکھنے کی کوشش کی

لیکن اسے اتنا پاس دیکھ کر پھر سے نظریں جھکا دی

نن۔۔ ننہی۔۔ نہیں ہٹ۔۔ ہٹو رضا ورنہ میں بات نہیں کروں گی

فجر نے ہکلاتے جواب دیا

اور کون کمبخت بات کر کے وقت ضائع کرنا چاہتا ہے ابھی وہ اس کے چہرے پر جھکتا کے دروازے کے

باہر سے آواز آئی تو فجر نے رضا کو دھکا دیا

وہ جو اپنے جذبات میں کھویا ہوا تھا

ایک دم سے نیچے گرا

ابھی وہ اٹھتا کہ دروازا کھلا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا جو کب سے ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی اب کھانا لگنے پر خود بلانے آ گئی

لیکن اندر آ کر اس نے بامشکل خود کی چیخ روکی

کیونکہ رضا نیچے گرا ہوا تھا سارے بال

اور کرتا خراب ہوا تھا

اور یہی حال فجر کا تھا جس کے بال گھونسلے کی طرح شکل اختیار کر چکے تھے

دیا نے جلدی سے دروازا بند کیا اور ان کی طرف آئی

تم دونوں

یہاں بھی اپنا جنگلی پن دکھانے سے بعض نہیں آئے

اللہ تیرا شکر کے آنٹی روم میں نہیں آ گئی

دیا نے خون کے گھونٹ بھر کر دبی آواز میں ان پر چلائی

پانچ منٹ صرف پانچ منٹ ہیں دونوں حلیہ درست کرو اپنا

ورنہ یہی کھڑکی سے دفعہ ہو جاؤ

وہ دونوں جو سر جھکائے باتیں سن

رہے تھے

دیا کے دھمکی

دینے پر جلدی سے مرر کی طرف بھاگے اور اپنا حلیہ درست کیا لیکن تب بھی ایک دوسرے کو گھورنے سے بعض نہیں آئے

_____

_____

وہ سب رشتہ طہ کر آئے تھے

اور سب بہت خوش تھے

دیا تب سے ماہر کے ساتھ بیٹھ کر شادی کی پلینگ کر رہی تھی

اور اب رات گئے وہ سونے کے لیے اپنے کمرے میں آئی

مرر کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھنے لگی وہ آج کتنی خوبصورت لگ رہی تھی

اور اس کے دل میں یہ خواہش تھی کہ کاش شاہ میر اسے اس روپ میں دیکھتا

وہ ابھی اپنے خیالوں میں گم تھی کے اسے لائٹ بند ہونے کا احساس بھی نہیں ہوا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب کسی نے دیا کے منہ پر ہاتھ رکھ کر

اسے کمر سے جکڑا تو دیا ہوش میں آئی

اور کمرے میں اندھیرا دیکھ اور خود کو کسی کی گرفت میں پا کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی

اور اس نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئی

جب پیچھے والے نے کھینچ کر اسے بیڈ پر دھکا دیا

اس سے پہلے وہ چیخ مار کر اٹھتی کے

وہ وجود اس کہ اپر جھک آیا اور اپنے ہاتھ سے اسکی آواز کا گلا گھونٹ دیا

اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر سر کے اوپر پن کر دیے

بے بی گرل تم نے سوچ بھی کیسے لیا

کہ تم کچھ سوچو اور میں پورا نا کرو

شاہ میر کی سرگوشی پر دیا کے مزاحمت کرتے ہاتھ پاؤں روک گئے

شاہ میر نے دیا کے منہ سے ہاتھ ہٹایا

اور اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو پیچھے کرنے لگا

ہاتھ بڑھا کر لیمپ آن کیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کمرے میں لیمپ کی ہلکی سی روشنی میں اب وہ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے

شاہ میر وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے رف سے بالوں کے ساتھ بہت دلکش لگ رہا تھا

تم۔۔تم یہاں کیسے آئے

سمپل پاؤں سے چل کر

شاہ میر نے کہہ کر دیا کے چہرے پر پھونک ماری جس سے دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لی

میر امطلب کیوں آئے ہو

دیا کی بات پر شاہ میر نے اپنا سر اوپر اٹھا کر دیا کی آنکھوں میں دیکھا

کیا تم نہیں چاہتی تھی کہ میں تمہیں اس ڈریس میں دیکھوں

جس کی شان میں تم نے اتنے قصیدے پڑھے میرے سامنے کہ جسے پہن کر تم بہت خوبصورت لگو گی

اور جب تم اتنی خوبصورت لگ رہی ہو گی تو کیسے ممکن ہے کہ میں نا آؤ تمہیں دیکھنے

شاہ میر آنکھوں میں ڈھیروں جذبات لیے بول رہا تھا کے دیا سے آنکھیں اٹھانا محال تھا

شاہ میر اٹھو

مجھے سانس نہیں آرہا

دیا نے اسے پیچھے کرنا چاہا تو شاہ میر اور جھک آیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب تم نے میری لیے پہنا ہے اب میرا بھی فرض ہے تمہاری تعریف کروں

اس کے بعد نا صرف ہٹو گا بلکہ چلا بھی جاؤ گا

تو کرو تعریف جلدی اور ہٹو

دیا نے اسے ہٹانے کے لیے جلدی سے کہا لیکن وہ بھول جاتی تھی کہ وہ انسان نما جن تھا

جسے اس کے چچا کے بقول پھیلنے اور دل بند کرنے کی عادت ہے

میری تعریف عملا ہے

ابھی دیا کچھ سمجھتی کہ

وہ اس کے بال گردن سے ہٹا کر وہاں جھک آیا

اور وہاں شدت سے اپنا لمس چھوڑا

ابھی دیا اسے پیچھے کرتی کہ شاہ میر کا ہاتھ اس کہ منہ پر آیا

اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن پر اس کے دانتوں کا دباؤ بڑھا

جب وہ اپنا نشان دینے پر کامیاب ہو گیا

تو مسکراتے ہوئے چہرا اوپر کیا

اب وہ اپنے دیے گئے زخم پر انگلی پھیر کر خون کے نشان مٹا رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا آنکھوں میں آنسوؤں لیے اسے گھور رہی تھی

بے بی گرل رونا نہیں بس میں چاہتا تھا میری محبت کی پہلی نشانی ہمیشہ تمہیں میرے ہونے کا احساس دلائے اب جب بھی تم اسے دیکھو گی میں رہو یا نا تمہیں یہ نشان میرا احساس دلائے گا

اور میرے جیتے جی یہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا کیونکہ میں اسے ختم ہی نہیں ہونا دوں گا

شاہ میر نے اس کے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تو دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لی

شاہ میر نے اٹھ کر جی بھر کر اسے دیکھا اور جس راستے آیا تھا اسی راستے چلا گیا

ان سب کے دامن محبت خوشیوں سے بھر گئے تھے کے سنبھالے سنبھل ہی نہیں رہے تھے

ہر گزرتے دن کے ساتھ محبت اور خوشیوں میں اضافہ ہی ہوا تھا

وہ تو سب دنیا سے بیگانے ہو گئے تھے

ان دوستوں کی اپنی ایک دنیا بن چکی تھی

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے اس دنیا میں قیامت آنے والی ہے

وہ بھول گئے تھے

محبّتیں تو کر بیٹھیں ہے ہجر بھی تو جھیلنا ہے لیکن وہ اس سب سے بے فکر اپنی اپنی خوشیوں میں مصروف تھے

_____

یہ بہت خوبصورت جگہ کا منظر تھا ہر طرف ہریالی تھی

صاف شفاف پانی کی ندی بہہ رہی تھی

ارد گرد خوبصورت پھول لگے ہوئے تھے

ہلکی ہلکی دھند چھائی ہوئی تھی

جہاں اکرام صاحب عائشہ بیگم کا ہاتھ تھامے چل رہے تھے

چلتے چلتے ایک سڑک آئی جس کے دونوں جانب ہرے بھرے درخت تھے سڑک کا منظر بہت دلکش تھا

بابا ماما کہاں جا رہے ہیں آپ لوگ

ماہر کے آواز دینے پر وہ پلٹے جو اب ارد گرد دیکھ کر جگہ پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا

ہم لوگ ایک لمبے سفر پر جا رہے ہیں ماہر

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کونسے سفر پر بابا اور آپ دونوں اکیلے کیوں جا رہے ہیں

ماہر نے گھبرا کر پوچھا

بیٹا تم دیا کا خیال رکھنا

ہم تمہارا انتظار کرے گے

جلدی آنا

بابا پا کو پتا ہے نا آپ کے بغیر میرا دل نہیں لگتا

کیسے رہو گا میں

ہاہاہا زیادا وقت کی بات نہیں تم بھی آجاؤ گے

میں تمہارے جلدی آنے کی دعا کروں گا

اور پھر وہ عائشہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلے گئے

لیکن جب ماہر ان کے پیچھے بھاگا تو ہر طرف دھند چھا گئی

اور ایک دم سے منظر بدل گیا

اب وہی جگہ ایک خوفناک منظر ظاہر کر رہی تھی

جہاں موت کا سناٹا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا کہ

اس ہولناک چیخ اس سناٹے کو چیرتی ہوئی آئی

ماہر رر ر

ماہر رر ر

یا اللہ مجھے بچا لیں

ماہر رر ر

مجھے بچا لیں

یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا

منہا ا ا ا ا

کہاں ہو تم وہ اندھا دھند آواز کی سمت بھاگا درد سے بھری چیخوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

جو اس کا دل چیرنے کے لیے کافی تھا

کانٹیں دار جھاڑیوں سے اس کا خود کا جسم اور پاؤں لہولہان ہو گئے تھے

لیکن آخر کار اس منہا نظر آ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب تک وہ اس تک پہنچتا اس کے ارد گرد بھیڑیوں کا جھنڈ آ گیا جو اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھا

لیکن وہ لاکھ کوشش کے باوجود اس تک نہیں پہنچ پا رہا تھا

وہ جتنا آگے جاتا اس سے کئی زیادہ پیچھے دھکیل دیا جاتا

جسم لہولہان ہو چکا تھا

آنکھوں سے اپنی بے بسی پر بھل بھل آنسو بہہ رہے تھے

وہ بھیڑیے اب جا چکے تھے

جب ماہر اس کے پاس پہنچا تو اس کا جسم زخموں سے بھرا اور خون سے لت پت تھا

وہ ایک دم نیند سے جاگا تو اس کا جسم پسینے سے شرابور تھا

وہ جلدی سے بستر سے اترا اور

اکرام صاحب اور عائشہ بیگم کے کمرے کی طرف گیا

ابھی وہ ان کے کمرے میں جاتا کہ اس نے عائشہ بیگم کو پانی کا جگ کمرے میں لے جاتے دیکھا تو وہ خاموشی سے واپس آ گیا

وہ رات کے اس پہر انہیں تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ روم میں واپس آیا تو

بے چینی سے ٹہلنے لگا

ایک پل کا بھی سکون نہیں تھا

ماہر نے واشروم کا رخ کیا تا کہ وضو کر کے نفل پڑھ سکے

نفل پڑھنے کے بعد کافی دیر وہ جائے نماز پر بیٹھا دعا کرتا رہا

منہا کو دیکھنے کی بے چینی حد سے زیادہ تھی

کہ وہ کس حال میں ہو گی

نماز پڑھ کر وہ احتیاط سے کھڑکی سے اترا

وہ نہیں جانتا تھا کہ ایسے جانا ٹھیک ہے یا نہیں وہ دیکھ سکے گا بھی یا نہیں

لیکن اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا

کیونکہ منہا کے پاس موبائل نہیں تھا ورنہ وہ اس سے رابطہ کر لیتا

_____

_____

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ ان کی گلی میں پہنچا تو اس کے لیے آسانی ہو گئی

کیونکہ کارنر والا گھر منہا لوگوں کا تھا جس کی سائیڈ پر درخت لگے ہوئے تھے

وہ درخت پر چڑھ کر دیوار پر آیا اور وہاں سے ان کے لان میں چھلانگ لگائی

وہاں سے ہوتے وہ منہا کے روم کے پاس آیا

اور یہ دیکھ کے اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے کے وہ کیسے آرام سے کھڑکی کھول کے سوئی ہوئی تھی

اگر اس کے علاوہ چور وغیرہ آتے تو

اپنی سوچوں کو جھٹک کر

وہ اندر آیا

اور اب وہ آرام سے بیڈ پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

تکیے پر بازو ٹکا کر خود بھی وہی لیٹ گیا اب ہاتھوں میں چہرا ٹکائے وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا

لمبی پلکیں چھوٹی سی ناک گلابی بھرے بھرے ہونٹ جو سوتے ہوئے ہلکے سے کھلے ہوئے تھے

ماہر کو اسے دیکھ کر ہنسی آئی اس نے دونوں ہونٹوں کو اپنی انگلیوں سے بند کیا

لیکن وہ پھر کھل گئے

لیکن اس بار اس نے بند کر کے انہیں ویسے ہی پکڑے رکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کے منہا نے سوئے ہوئے اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کی جب

وہ ناکام ہوئی تو اپنا سر ہلانے

لگی

ماہر کو وہ اس وقت کوئی بچی لگی جسے سوتے ہوئے تنگ کرو تو وہ رونے لگتی ہے

کہ تبھی منہا نے جھنجھلا کر اپنی نیند سے بھری آنکھیں واہ کی اور سامنے ماہر کو دیکھ کر وہ ڈر کر اپنی جگہ

سے اچھل کر کھڑی ہوئی

اب ماہر آرام سے

اپنے دونوں ہاتھ سر کی نیچے رکھے

منہا کو بیڈ کے اوپر کھڑے دیکھ رہا تھا

جو مسلسل اپنی آنکھیں مسل مسل کر اس حقیقت کو ماننے کی کوشش کر رہی تھی

ماہر آپ سچ میں ہیں

جس پر ماہر نے بس سر کو ہلانے پر اکتفا کیا

جس پر منہا نے پھر سے اپنی آنکھیں مسلی کہ شاید اب خواب ٹوٹ جائے

نہیں یقین تو چھو کر دیکھ لو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر نے اس کی الجھن دور کرنے کو کہا

منہا جسے لگ رہا تھا یہ ابھی بھی خواب ہو گا

اس نے زور سے اپنا پاؤں ماہر کے پیٹ میں مارا

جس پر وہ ایک دم سے اچھل کر بیٹھا

افففففف

پاگل چھونے کو بولا تھا

تشدد کرنے کو نہیں

اور اب منہا کی آنکھیں حیرت اور شرمندگی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی

مج۔۔مجھے لگا خواب ہو گا تو ٹوٹ جائے گا ایسے

منہا نے منمنا کر جواب دیا

جس پر ماہر نے

اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچا

جس سے منہا ماہر کے سینے پر گرتے گرتے بچی

جب یہ سوچا تھا تو ساتھ یہ بھی سوچنا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کہ اگر حقیقت ہوا تو ہڈی پسلی ٹوٹ گئی پھر

ماہر نے منہا کی تھوڑی کو دو انگلیوں سے اوپر کرتے ہوئے کہا

جس پر منہا نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لی

ماہر کی نظر آنکھوں سے ہوتے ہوئی ہونٹوں پر گئی تو

وہ ان پر جھک آیا

اور خواب دیکھنے کے بعد جتنی بے چینی ڈر تھا سب

اپنی سانسوں کے ذریعے منہا کی سانسوں میں انڈیلے لگا

ماہر کی اتنی شدت ہر منہا کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے

پھر جب اسے منہا کی بند ہوتی سانسوں کا احساس ہوا تو آرام سے پیچھے ہوا

اور منہا کے ہونٹوں پر لگی خون کی بوند کو انگھوٹھے سے صاف کیا

منہا ابھی بھی آنکھیں بند کیے اپنی سانسیں درست کر رہی تھی

کہ ماہر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا کھڑا ہوا

آئندہ میں نے اس کھڑکی کو کھلے ہوئے دیکھا تو

یہ ہاتھ اور ٹانگیں توڑ کر بستر پر ڈال دوں گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جو اتنی زحمت نہیں کر سکتے کے وہاں تک چل کر جائیں اور انہیں بند کر دے

اب اسے کھڑکی والی بات یاد آئی تو غصہ پھر سے عود آیا

وہ ایک دم سے پلٹ کر منہا کے بال مٹھی میں بھر کر دھاڑا کہ منہا

کی چیخ نکل گئی جسے اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا

وہ۔۔ مم۔۔ میرا دل گھبرا رہا تھا

دل گھبرا رہا تھا تو دروازا کھول کر باہر ٹی وی لاؤنج میں جاتی لیکن گھر کے اندر اندر تو ہوتی

اگر کوئی اور یہاں آجاتا تو اندازہ ہے تمہیں

وہ پھر سے ایک بار دھاڑا کہ

منہا اس کے غصے کی وجہ سے کانپنے لگی

کتنا عرصہ ہو گیا تھا جب سے وہ ماہر کو جانتی تھی اس نے کبھی اسے غصے میں نہیں دیکھا تھا

لیکن وہ نہیں جانتی تھی آگے وہ اسے کس کس روپ میں دیکھنے والی ہے کہ اسے شک ہو گا کہ وہ اس کا

ماہر تھا بھی یا نہیں

منہا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر ماہر نے اس کے بال چھوڑیں

ماہر نے لمبی سانس کھینچ کر خود کو پر سکون کیا

اور منہا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی کانپ رہی تھی

منور یلکس یار

بس غصہ آگیا

اب منہا منہ اوپر کو اٹھائے حیرت سے اس کے پل میں تولہ اور پل میں ماشہ والے روپ کو دیکھ رہی تھی

جب وہ آیا تو

بنا اسے سمجھے اپنی شدت نچھاور کرنے لگا پھر غصہ اور اب ایک دم سے نرمی

ماہر نے اس کی حیران نظروں سے آنکھیں چرائی اور کھڑکی کی طرف گیا

اسے اچھے سے بند کر لو

آئندہ یہ کھلی نا دکھے مجھے

اب بیٹھی دیکھ کیا رہی ہو

آؤ بھی

ماہر کے پھر سے بلانے پر منہا بھاگ کر گئی اور جلدی سے کھڑکی کے دونوں پٹ بند کرنے لگی کے ماہر نے

باہر سے ہاتھ رکھ کر روکا

وہ خود بھی اپنی کیفیت نہیں سمجھ پا رہا تھا

منہا کی آنکھوں میں کچھ دیر دیکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹا دیے تو منہا نے کھڑکی بند

کی ماہر کافی دیر وہاں کھڑا رہا اور پھر ارد گرد کا جائزہ لیا

جب ہلکی ہلکی روشنی ہونا شروع ہوئی تو وہاں سے نکل آیا

نا جانے کیسا ڈر تھا

جو ختم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جا رہا تھا

_____

_____

ان سب کے سیکنڈ ائیر کے پیپرز ہو گئے تھے کالج کا شاندار رزلٹ آیا تھا

اب کالج میں پارٹی تھی جس میں ایک گھنٹے کی پیرنٹس میٹنگ بھی تھی کیونکہ اس بار رزلٹ بہت اچھا

تھا سبھی بچیں اچھے نمبروں سے پاس ہوئے تھے

یہ میٹینگ پہلے ہونے تھی جو پرنسپل کی مدر کی ڈیتھ کی وجہ سے کینسل ہو گئی

اور آج سب وہ کالج اکٹھے ہوئے تھے کہ کل کی پارٹی کے لیے تیاریاں کر سکے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

انہوں نے اپنے ٹیچرز کے لیے کافی پلینز بنائے اپنی کلاس ڈیکوریٹ کی

اب وہ سب تھک کر بیٹھے ہوئے تھے

یار میں بہت مس کروں گی کالج کو

فجر نے روہانسی آواز میں کہا

ہاں نا یہاں ہی تو تمہارے رشتے دار تھے جن سے تم چوں چوں میں بات کرتی تھی

رضا نے درختوں پر بنے گھونسلوں کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا

جس پر فجر دانت پیس کر رہ گئی

رضا کی بات پر دیا اور منہا نے قہقہہ لگایا

دیا نے شاہ میر کی طرف دیکھا تو وہ خاموشی سے دیا کو دیکھنے میں مصروف تھا

دیا کو صبح سے اس کا رویہ عجیب لگ رہا تھا

وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی

لیکن اسے موقع ہی نہیں مل رہا تھا

اور تمہیں تو یہاں کی کینٹین یاد آئے گی جہاں سے تمہیں جانوروں کے حساب سے کھانے کو ملتا تھا

فجر کی بات پر دیا اپنے خیالات سے چونکی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور فجر کو دیکھا

جو رضا سے اپنا حساب پورا کر رہی تھی

افففف کینٹین سے یاد آیا آجاؤ چڑیا کچھ کھا کر آتے ہیں تم لوگ کچھ لو گے

نہیں

منہا اور دیا نے جواب دیا تو

وہ بنا فجر کی سنے اسے ساتھ گھسیٹ کر لے گیا

اور شاہ میر سے پوچھنا گوارا نہیں کیا کیونکہ اس کی لسٹ ہمیشہ لمبی ہوتی ہے

یار میں نے لاسٹ ڈے انکل کو فیری لائٹس سٹور روم میں رکھتے دیکھا تھا میں سوچ رہی ہوں ہم وہ اپنی

کلاس میں لگاتے ہیں

اور جب لائٹ بند کر کے کیک کٹ کرے گے بہت اچھا لگے گا

منہا نے ایکسائیٹڈ ہو کر دیا سے کہا

ہاں بہت اچھا لگے گا تم لے آؤ

دیا کا سارا دھیان شاہ میر کی طرف تھا تو

اس نے بنا غور کیے جواب دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو منہا وہاں سے اٹھ کر خوشی خوشی وہ لینے چلی گئی

_____

منہا کے جانے کے بعد دیا شاہ میر کے پاس آئی

میر دیا نے شاہ میر کو پکارا جو ابھی بھی کسی سوچ میں گم تھا

ہمم

تم ٹھیک ہو کچھ ہوا ہے کیا

دیا کے پوچھنے پر شاہ میر نے اس کے چہرے کی طرف بغور دیکھا

اگر میں تم سے کہوں کہ کچھ دنوں سے عجیب سی کیفیت ہے

اندیکھا سا ڈر ہے

جیسے کچھ ہونے والا

ہے

لاکھ چاہنے کے باوجود نیند نہیں آ رہی

ایسے لگ رہا ہے جیسے میرے وجود کا کوئی حصہ مجھ سے جدا ہو رہا ہے

کوئی درد بھی نہیں ہے پھر بھی پورا جسم تکلیف میں ہے

شاہ میر کی بات پر دیا نے گھبرا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو اسے سچ میں اس کی آنکھوں کے نیچے ہلکے نظر آئے

وہ سچ میں ڈر گئی تھی

کیونکہ کچھ دن پہلے ماہر نے بھی ایسا ہی کچھ کہا تھا

کہ کچھ عرصے سے اسے عجیب و غریب خواب نظر آرہے ہیں

میر پلیز ایسے نا کہو میرا دل گھبرا رہا ہے

دیا نے شاہ میر کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے کہا

کچھ نہیں ہوتا میں ہوں نا

شاید کالج سے جا رہے تو اداسی کی وجہ سے

شاہ میر نے دیا کا گال تھپتھپا کر اسے ریلکس کرنا چاہا

لیکن دیا ہی جانتی تھی وہ اس وقت ڈر گئی تھی

پہلے ماہر اب شاہ میر

وہ چاہتی تھی اگر وہ کہہ رہا کہ کچھ نا ہو تو سچ میں کچھ نا ہو ورنہ کیسے برداشت کر سکے گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا سٹور روم میں آئی تو اس کا دروازا پہلے سے ہی کھلا ہوا تھا

اسے لگا شاید کوئی بند کرنا بھول گیا

ابھی وہ آرام سے کھول کر اندر آئی کے اسے ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دی

وہاں درمیان میں پڑی ہوئی چھوٹی سی الماری کے اس پار سے آوازیں آرہی تھی

منہا نے غور کیا تو شاید دو لوگ تھے

وہ دبے پاؤں آگے آئی تو

وہاں کالج کا ایک چوکیدار

اور ایک کسی دوسری کلاس کا سٹوڈنٹ ڈریگز لے رہے تھے

وہ اپنی ہتھیلی پر کوئی سفید پاؤڈر رکھتے اور پھر

اسے کسی چیز کے ذریعے سانس لے کر اندر کھینچتے منہا ابھی وہاں سے جاتی کے چوکیدار کی نظر اس پر پڑ چکی تھی

ابھی وہ بھاگتی کہ اس نے چیل کی تیزی سے بھاگ کر اسے دبوچ لیا

اے لڑکی کیا دیکھا

اگر کسی کو باہر جا کر کچھ بولا تو تیرا وہ حشر کروں گا کہ موت کی بھیک مانگے گی

نہیں پلیز چھوڑ دو میں کسی کو کچھ نہیں بتاتی

چھوڑ رہا ہوں لیکن اپنا منہ بند رکھنا

منہا نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا

ابھی وہ چوکیدار اسے چھوڑتا کہ وہ لڑکا اٹھ کر منہا کے پاس آیا

کیا یار اتنا اچھا مال تو ہے

شراب بھی شباب بھی

اس نے خباثت سے قہقہہ لگایا

تو منہا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا

موقع تو میں بھی نا جانے دیتا

لیکن آج ایسا کیا تو مصیبت میں پر جائیں گے

آج صرف نشے سے کام چلا لیتے ہیں

لیکن تھوڑا مزا تو کر سکتے ہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ منہا کی طرف جھکتا کہ اس میں پتہ نہیں کہاسے اتنی ہمت آئی

اس نے پیچھے والے کے پیٹ میں کہنی ماری

اور سامنے والے کی ٹانگوں کے درمیان

ٹانگ مر کر وہاں سے بھاگی جب تک وہ دونوں باہر آتے منہا نے باہر سے دروازا لگا دیا

آہ ہ اس لڑکے نے زور سے دروازے پر ہاتھ مارا

چھوڑوں گا نہیں میں اسے

حوصلہ رکھو ابھی کچھ نا کرنا اگر اس نے کسی کو بتایا تو تمہارے کچھ کرنے پر شک ہم پر ہی آئے گا

بغیر اجازت کاپی پیسٹ کرنا منع ہے

منہا وہاں سے بھاگ آئی تو پہلے اس نے سب کو بتانے کا سوچا

لیکن یہ سوچ کر خاموش ہو گئی کہ کل لاسٹ ڈے ہے

وہ اپنی وجہ سے کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے کسی کو نہیں بتایا

_____

_____

شاہ میر بلیک پینٹ کوٹ پہنے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ریڈی ہو کر ڈائنگ ٹیبل پر آیا

تو شائستہ بیگم کھانا لگا رہی تھی

شاہ میر کو دیکھ کر بے ساختہ انہوں نے اس کی نظر اتاری

ماشاءاللہ میرا بیٹا تو چاند کا ٹکڑا لگ رہا ہے

شائستہ بیگم کی آواز پر عمران صاحب نے بھی چہرا اوپر اٹھا کر دیکھا تو انہوں نے بھی دل میں اس کی نظر اتاری وہ انہیں اکثر اپنی حرکتوں اور باتوں سے اپنے بھائی کی یاد دلاتا تھا

لیکن جیسے جیسے وہ جوانی کی دہلیز پر آ رہا تھا

وہ بالکل اپنے والد جیسا دکھنے لگا تھا

شرط لگا لے بھابھی اس کی تیاری بے وجہ نہیں ہو گی

آپ کا یہ چاند مجھے کوئی چاند چڑھانے والا لگتا ہے

پہلے تو کبھی سکولز کے فنکشن میں نہیں گیا

لیکن جب سے کالج شروع کیا ہے

اس کا کوئی فنکشن ختم ہی نہیں ہوتا

انہوں نے شاہ میر کی طرف تمسخر اڑاتی نظروں سے دیکھ کر کہا

شاہ میر ان کی بات پر مسکراتا چیئر گھسیٹ کر بیٹھا

ہم لوگوں میں وہی خصوصیات دیکھتے ہیں جو ہم میں پائی جاتی ہیں

لیکن جو بھی ہو اس معاملے میں میری ڈریسنگ تو اچھی ہوتی نہ کے آپ کی طرح دھوتی بنیان پہن کر تو چکر نہیں لگاتا

اس نے بیٹھتے ان کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا وہ گڑبڑا گئے

اور دل میں اسے کوسنے لگے

ابھی ایسا کچھ نہیں تھا تو اس بھتیجے نما جن نے انہیں بدنام کر رکھا تھا

وہ سوچتے تھے وہ کون بھتیجے ہوتے ہیں جو اپنے چچاؤں کے راز دار ہوتے ہیں اللہ نا کرے اگر ان کا ایسا کوئی معاملہ ہوتا تو انہیں پورے شہر میں بدنام کرنے والا یہی ان کا بھتیجا ہوتا

اب انہوں نے اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا ورنہ وہ پھر گل افشانی کرتا جیسے پہلے کی تھی

جس کی وجہ سے وہ اب تک ندا بیگم کو منانے میں مصروف رہتے تھے

بھائی آج ہم بھی تائی جان کے ساتھ آئیں گی حنا نے شاہ میر سے کہا

وہ عمر میں اس سے بڑی تھی دونوں لیکن شاہ میر کو بھائی ہی کہتی تھیں

موسٹ ویلکم سسٹرز

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جس پر حنا اور میر ب مسکرا دی

اور چچی آپ

شاہ میر نے ندا بیگم سے پوچھا

کیوں کالج تمہارے باپ کا ہے جو سب کو وہی لے جا رہے ہو

ندا بیگم کی بجائے عمران صاحب نے جواب دیا

باپ کا گھر تو یہ ہے جہاں آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور جو پرمانینٹ ہے اگر وہاں جانا جاتے ہیں تو میں کوئی

بندوبست کرتا ہوں

شاہ میر کیا بتمیزی ہے یہ

شائستہ بیگم نے ٹوکا

دیکھا بھا بھی اس کا بس نہیں چلتا سچ میں مجھے مار دے

ارے چپ بھی کرے آپ

نہیں بیٹا میری طبیعت کچھ بوجھل سی ہے صبح سے بے چینی لگی ہوئی ہے تم لوگ جاؤ اور خیریت سے آنا

ندا بیگم نے عمران صاحب کو ٹوک کر شاہ میر کو جواب دیا

جس پر اس نے سر ہلایا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور چیئر سے اٹھا

شائستہ بیگم جلدی سے اس کے پاس آئی اور کچھ پڑھ کر اس کے سر پر اور چہرے پر پھونکا

دل تو میرا ابھی گھبرا رہا ہے

اپنا بہت خیال رکھنا میر

کبھی کوئی غلط کام نہ کرنا

شاہ میر ان کی بات پر مسکرایا

اور ان کے گلے لگ گیا

آنکھوں میں ہلکی سی نمی آئی

آپ کو لگتا ہے آپ کا بیٹا کچھ غلط کر سکتا ہے

جس پر انہوں نے ویسے ہی سر نا میں ہلایا

میں آپ کا انتظار کروں گا

اپنوں دوستوں سے ملوانا ہے آپ کو

بھابھی شرط لگا لے بہو ہو گی آپ کی

عمران صاحب نے ایک دم سے سنجیدہ ہوئے ماحول کا اثر ختم کرنے کے لیے کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بھائی صاحب مجھے دل و جان سے قبول ہو گی

اور انہوں نے شاہ میر کی پیشانی چومی اور وہ باہر کی طرف نکلا لیکن ایک بار اس نے پلٹ کر دیکھا تو شائستہ بیگم اسے ہی دیکھ رہی تھی ایک دم سے اس کا دل کیا وہ نا جائے لیکن وہ یہ سوچ کر چلا گیا کہ کچھ دیر بعد وہ بھی تو آجائیں گی

_____

_____

وہ سب بہت خوش تھے منہا پہلے پہلے تو گھبرا رہی تھی لیکن اب جب سب ساتھ تھے تو اس کی گھبراہٹ بھی کم ہو گئی تھی

سب بچوں کے پیرنٹس بھی آگئے تھے جو اس وقت میٹنگ روم میں تھے

شاہ میر دو بار جا کر چیک کر آیا تھا تا کہ وہ اپنی مدر سے دیا کو ملوا سکے لیکن ابھی میٹنگ جاری تھی

دیا سکائے بلیو فراک میں منہا بلیک میں اور فجر لائٹ پرپل کلر کی فراک میں آسمان سے اتری پریاں ہی معلوم ہو رہی تھی

اور کچھ ان کی محبتوں کے رنگ ان کے چہروں پر چھائے ہوئے تھے

پتا میں نے موبائل لے لیا پاپا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ رزلٹ کے بعد دلائے گے

آج جا کر اسم کارڈ لینا ہے پھر ہم گروپ بنائے گے دیا نے ایکسائیٹیڈ ہو کر بتایا

کیونکہ ان سب کے پاس اپنا موبائل نہیں تھا

اور جب فجر نے لینے کا سوچا تو سب نے کہا کے انٹر کے بعد لے گے کیونکہ منہا کو تب ملنا تھا

اور دیا کو بھی اکرام صاحب نے رزلٹ کا وعدہ کیا تھا اسی لیے پھر انہوں نے نہیں لیا

لیکن رضا اور شاہ میر کے پاس موبائل تھا

لیکن میں نے سم کارڈ بھی لے لیا

دیا میرا نمبر نوٹ کر لو

نہیں میں ہی لکھ کر دیتی ہوں

فجر نے اپنے پرس سے منی ڈائری نکال کے نمبر لکھ کر دیا

اور منہا تمہیں میں لینڈ لائن پر کال کرو گی تب لے لینا جس پر منہا نے سر ہلایا

فجر کو رضا شاہ میر کر پاس کھڑا نظر آیا تو وہ اپنا نمبر لکھ کر اس کے پاس آئی اسے آتے دیکھ شاہ میر وہاں سے ہٹ گیا

رضا فجر نے رضا کہ کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا

ہمم بولو

اپنا نمبر دو مجھے

فجر کے نمبر مانگنے پر رضا نے چونک کر دیکھا

لیکن نمبر کیوں لینا ہے تم نے

کیا مطلب کیوں یہاں سے جا کر تم سے رابطہ نہیں کرنا کیا

نہیں تو میرا ایسا کائی ارادہ نہیں ہے رضا نے کندھے آچکا کر کہا تو

فجر کے چہرے کا رنگ ایک دم سے پھیکا پڑا

جسے دیکھ رضا دل ہی دل میں ہنس رہا تھا

لیکن اسے یہ نہیں پتا تھا اس کا یہ مزاق اسے کتنی بڑی سزا دے گا تو وہ کبھی بھی نہیں بولتا

کیا مطلب ہم مطلب تم اور میں ہم تو

فجر کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے کہے

انہوں نے کبھی لفظی اظہار نہیں کیا تھا لیکن رضا کے ہر ہر انداز عمل میں صرف محبت ہی ہوتی تھی وہ پاگل تو نہیں تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کیا ہم تم

ہم تم کچھ بھی نہیں فجر

We are just friends

میری چڑیا

وہ اسے چھیڑ رہا تھا

اور چڑیا بھی کہہ رہا تھا تا کہ وہ اس کا مزاق سمجھ جائے لیکن

اس کے پہلے الفاظوں نے تو کچھ سمجھنے کے قابل ہی نہیں سمجھا تھا

اور وہ جو ہمارے درمیان تھا وہ سب

فجر نے دل بڑا کر کہ کہہ ہی دیا جو وہ کبھی نہ کہتی وہ ہمیشہ رضا کے منہ سے اظہار سننا چاہتی تھی خود تو

نخرے دکھانا چاہتی تھی

لیکن سب الٹ ہو گیا

ہاہاہا ہا رضا نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا

وہ کہاوت نہیں سنی جیسا دیس ویسا بھیس

اب جیسا کالج تھا ویسی محبوبہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور جیسی یونی ہو گی وہاں ویسی

رضا کو پتا نہیں تھا کے وہ آگے ساری عمر اپنے انہی الفاظوں پر پچھتانے والا تھا

ایک آنسو فجر کی آنکھوں سے ہوتا ہوا اس کے رخسار پر آیا تو رضا ایک دم سے سنجیدہ ہوا

فجر جو پلٹنے والی تھی اس کا ہاتھ تھاما

چڑیا یار مزاق کر رہا تھا

رضا نے اس کا آنسو صاف کر کے کہا

اتنے لوگوں کے سامنے اس نے اس کا چہرا چھوڑ دیا اور بعد میں بات کرنے کا سوچتے ہوئے اس کے ہاتھ سے نمبر لے لیا

دیکھنا تمہارے سیل پر سب سے پہلی کال میری ہی آئے گی میری چڑیا اور اس کا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا

اور فجر لاکھوں سوچوں کے ساتھ وہی تھمی رہ گئی

_____

_____

کیا ہوا شاہ میر

دیا جو شاہ میر کو ڈھونڈتی ہوئی کوریڈور کی طرف آئی

تو اسے وہاں کھڑے ہوئے دیکھ کر پوچھا

یار ماما اور آپی لوگ آئے تھے

تم سے ملوانا تھا لیکن وہ لوگ چلے گئے ہیں

تو کچھ نہیں ہوتا میں پھر مل لوں گی

ہمم

شاہ میر آگے جانے لگا تو دیا اس کے ساتھ ہوئی وہ کچھ بے چین لگ رہا تھا

شاہ میر کچھ مسئلہ ہوا ہے کیا

نہیں دل گھبرا رہا ہے میں رضا کو کے کر جانے والا ہوں

تم لوگ دھیان سے رہنا اور

گھر پہنچ کر رابطہ کرنا مجھ سے

میرے پاس نمبر نہیں ہے

فجر نے اپنا نمبر مجھے دیا تھا سب سے پہلے

میں اس سے لے کر کروں گا تم سے رابطہ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ٹھیک ہے دیا نے سر ہلا کر جواب دیا

شاہ میر جو دیا کے آگے آگے چل رہا تھا

اس کے ایک دم رکنے سے دیا

اس کی پیٹھ سے ٹکرائی

افففف میر

دیا شاہ میر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

کیا کر رہے ہو شاہ میر

دیا نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا

لیکن شاہ میر بنا سنے اس کے ماتھے پر جھکا اور کچھ دیر یونہی کھڑا رہا

تم میرا جنون ہو دیا

میری پہلی اور آخری محبت

یہ بات کبھی نا بھولنا

دیا نے شاہ میر کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے

تم کل سے ڈرا رہے ہو مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے اپنا سر دیا کے سر کے ساتھ ٹکایا

تمہیں کیا پتا اس وقت میں خود کس ڈر میں مبتلا ہوں

اب چلتا ہوں خیال رکھنا

اور بنا دیا کی سنے وہاں سے چلا گیا

____

____

تائی شاہ میر کی اتنی تعریف اگر بابا سن لے نا انہیں کسی ٹھاکی بھی ضرورت نہیں پڑنی

حنا جو گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی شائستہ بیگم سے کہنے لگی کیونکہ آج واقع شاہ میر کی بہت تعریف ہوئی تھی

حنا کی بات پر میرب نے قہقہہ لگایا جب کے شائستہ بیگم نے گھوری ڈالی انہوں نے کھڑکی سے باہر دیکھا

تو ایک گاڑی ان کے ساتھ ہی تھی

یہ بھی شاہ میر کے کالج میں ہی تھے نا

جی تائی یہ بھی ہمارے ساتھ ہی نکلے تھے

ابھی حنا نے جواب سے کر سامنے دیکھا تو ایک ٹرک تیز رفتار میں ان کی طرف آرہا تھا

یہ ٹرک مجھے کیوں گڑبڑ لگ رہی ہے

اور دوسری طرف عائشہ بیگم کا بھی یہی خیال تھا

اکرام صاحب گاڑی موڑے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا

بیگم کیسے گاڑی موڑ سکتا ہوں یوٹرن نہیں آیا بس اللہ خیر کرے

پیچھے بھی نہیں لے سکتا خود کو بچاتے دوسروں کو نقصان میں

کیسے ڈال دوں

ابھی وہ لوگ کچھ سمجھتے کے وہ ٹرک پہلے سے بھی زیادہ سپیڈ میں ان کی طرف آیا اور دونوں گاڑیوں کو

کچلتا ہوا وہی ڈھیر ہو گیا

ایک گاڑی میں تو آگ بھی لگ چکی تھی

جبکہ ایک بری طرح کچلی جا چکی تھی

_____

_____

اووشٹ رضا جو شاہ میر کے ساتھ گھر جا رہا تھا

ایک دم چلایا کیا ہوا

یار فجر کا نمبر ہاتھ سے گر گیا

چل یار میں پہلے پریشان ہوں

دوبارا لے لینا

وہ دونوں بائیک پر بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے کے راستے میں اتنا رش تھا اور دھواں بھی

یہاں آکسیڈنٹ ہوا ہے شاید

رضا نے شاہ میر سے کہا

تو شاہ میر اترنے لگا تو بائیک سنبھال میں دیکھ کر آیا

یار چھوڑ نہ دوسری طرف سے جاتے ہیں

تجھے گھر جلدی بھی جانا نیوز میں دیکھ لی شاہ میر کا دل تو نہیں مانا لیکن اپنی ماں کا چہرا دیکھنے کی جو بے چینی تھی اسی لیے اس نے بائیک موڑ لی

_____

_____

یار مجھے لینے آگئے میں جا رہی ہوں

فجر نے منہا اور دیا کے پاس آکر کہا

تم دونوں کب تک جاؤ گی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا تو میرے ساتھ جائے گی کیونکہ اس کے ممی پاپا آؤٹ آف کنٹری گئے ہیں اس کے بھائی کے پاس

اووا چھا منہا تم گھر اکیلی رہو گی

نہیں یار بوا ہیں نا

اور کچھ دن کی بات ان کو ٹائم لگا تو میں بھی چلی جاؤں گی

اوو پھر تو ٹھیک ورنہ اکیلے رہنے میں کتنا ڈر لگتا ہے

اوکے میں جا رہی ہوں وہ ان دونوں کے گلے لگ کر ابھی آگے گئی ہی تھی کہ

اسے اپنی ڈائری کا پیج نظر آیا

ایسا نہیں تھا کہ ویسا کسی اور کے پاس نہیں ہو سکتا تھا

لیکن اس کے دل میں وہم تھا اسی وہم کی وجہ سے اس نے وہ پیج اٹھایا تو وہ اسی کا نمبر تھا

دل ایک دم چھناکے سے ٹوٹا کہ کوئی آواز تک نہیں ہوئی

وہ کافی دیر بت بنی کھڑی رہی پھر اسے نہیں پتا کہ وہ کب کیسے گھر آئی

____

دیا اور منہا گاڑی میں آکر بیٹھی تو ماہر نے گاڑی سٹارٹ کی

بھائی آج اس راستے سے کیوں

بیٹا دوسرے راستے کوئی بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا ہے سارا راستہ بلاک ہے مجھے بھی اسی وجہ سے ٹائم لگا

بھائی کچھ پتا چلا کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا نا

پتا نہیں لوگ کہہ رہے تھے بہت بری حالت تھی ایک گاڑی کے سبھی افراد تو جھلس گئے اور شاید جاں بحق بھی

دوسری گاڑی کچلی گئی بہت بری حالت تھی اس میں موجود افراد کی

اللہ خیر کرے اللہ ان کے گھر والوں کو حوصلہ دے

آمین

منہا کا گھر آیا تو وہ اتر کر اندر جانے لگی تو ماہر بھی جلدی سے باہر آیا

منہا

ماہر کی آواز پر اس نے چہرا موڑ کر دیکھا

اپنا خیال رکھنا اور پیکنگ کر لینا اپنی بھی اور بوا کی بھی آج انکل سے بات کر کے میں کل لینے آؤ گا

جس پر منہا نے ہلکے سے مسکرا کر سر ہلایا

اور اندر چلی گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے گھر قدم رکھا تو عمران صاحب سامنے بیٹھے تھے ابھی وہ ان سے کچھ پوچھتا کہ گھر کی لینڈ لائن پر کال آئی تو

اس نے عمران صاحب کے اٹھنے سے پہلے اٹھالیا اور آگے سے جو خبر اسے سننے کو ملی شاہ میر کو لگا وہ اگلی سانس نہیں لے پائے گا

اور ایک دم سے وہی بیٹھتا چلا گیا اس کی حالت دیکھ کر عمران صاحب نے فون کان سے لگایا تو ان کی بھی یہی حالت تھی

انہوں نے جیسے تیسے ہمت کر کے شاہ میر کو اٹھایا اور ساتھ لے گئے وہاں جا کر معلوم ہوا کہ

گاڑی کا اگلا حصہ بری طرح جل چکا تھا پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی عورت زیادہ جلنے سے بچ گئی تھی لیکن یہاں لاتے لاتے دیر ہو گئی

اس کے بیگ سے موبائل ملا تو کال کی

عمران صاحب تو دونوں بیٹیوں کے دکھ میں وہی گر گئے تھے شاہ میر کو بھی اپنا کوئی ہوش نہیں تھا رضا کب آیا وہ کب لاشیں لے کر گھر آئے انہیں کچھ نہیں پتا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر آرام کرنا ہے تو کر لو ورنہ اگر کوئی ضروری سامان ہے تو وہ رکھ کو ویسے پیکنگ میں نے کر دی ہے

وہ جو ابھی گھر آئی تھی اپنی ماما کی بات پر حیران ہو کر دیکھا

کیا مطلب ہم کہی جا رہے ہیں

ہاں لندن جا رہے ہیں آج رات کی فلائٹ ہے اور آج میں کوئی بحث نہیں چاہتی

مجھے کچھ نہیں اور مجھے جانے میں بھی کوئی اشو نہیں

اب وہ یہاں رکتی بھی کس کے لیے اسی لیے انہیں جواب دے کر اپنے روم میں آ گئی

تب سے رکے آنسوؤں کو بھی بہنے کا موقع مل گیا تو وہ وہی دروازے سے لگ کر نا جانے کتنی دیر روتی رہی

اور پھر رات کی فلائٹ سے وہ ہمیشہ کے لیے لندن چلی گئی

_____

_____

دیاور ماہر راستے میں ہی تھے جب انہیں کال آئی

ماہر نے دیا کو نہیں بتایا کیونکہ وہ بھی اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا

گاڑی جب ہاسپٹل کے باہر رکی تو دیا نے پوچھا لیکن ماہر بغیر جواب دیے اندر کی طرف بھاگا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا بھی پیچھے ہی گئی تو آگے جو دیکھنے کو ملا دونوں بہن بھائیوں کے لیے قیامت سے کم نہیں تھا

لوگ کہہ رہے تھے کہ شکلیں پہچان میں نہیں آرہی

لیکن وہ تو اولاد تھی کیسے نا پہچانتی

وہاں اکرام صاحب کے دوست آئے

انہوں نے ڈیڈ باڈیز کو گھر لے جانے کی بجائے اکرام صاحب کے کزن کے گھر لے جانے کا کہا کیونکہ یہاں تو کوئی رشتے دار نہیں تھا اور پھر وہ وہاں سے اسلام آباد چلے گئے جانے سے پہلے دیا جب ہوش میں آئی تو وہ رو رو کر برا حال تھا کسی سے سنبھل نہیں رہی تھی

اکرام صاحب کے دوست کے ساتھ بھی کوئی عورت نہیں تھی

اس لیے انہوں نے ماہر سے کہا کہ وہ فون کر کے اس کی کسی دوست کو بلا لے

ماہر نے منہا کے گھر کال کی تو وہ ابھی نہیں آئی تھی

پھر اس نے بوا کو بتا کر فون رکھ دیا

اور وہ ڈیڈ باڈیز کو لے کر اسلام آباد چلے گئے

____

____

بیٹا وہ آپ کے منگیتر کا فون تھا

کہہ رہے تھے کہ ان کے والد اور والدہ کا ایکسیڈینٹ میں انتقال ہو گیا ہے

وہ آپ کو بلا رہے تھے

کک۔ کیا مطلب کب آئی کال بوا آپ نے بتایا کیوں نہیں

منہا جو فریش ہو کر باہر آئی تھی بوا کی بات پر بے یقینی سے پوچھا

ایسے کیسے ہو سکتا ہے بوا ابھی کچھ دیر پہلے سب ٹھیک تھا

سب خوش تھے ایسے کیسے

نہیں مزاق کیا ہو گا

نہیں بیٹا وہ شاید ہو سپٹل تھے پیچھے کافی شور بھی تھا

اور جیسے وہ لڑکا ہچکیوں سے رو رہا تھا

آپ ایک بار دیکھ آؤ

وہ اس کے سگے ماں باپ تو نہیں تھے لیکن ماہر کی وجہ سے اسے بہت عزیز تھے اور جتنی عزت اور محبت وہ منہا سے کرتے تھے اس کے لیے یقین کرنا نا ممکن تھا

بوا میں جا رہی ہوں اور مجھے رکنا بھی پڑے تو فکر مت کیجئے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہاماہر کے گھر آئی تو وہاں کوئی نہیں تھا

ہوسپٹل کا اس نے پوچھا نہیں تھا

اپنی بیوقوفی پر رہ رہ کر غصہ آیا

موبائل میں نمبر بھی سیو نہیں تھا

ابھی وہ واپس جاتی کے اس کے سامنے ایک گاڑی آکر رکی

گاڑی سے نکلنے والے نقاب پوش نے

اسے سمجھنے کا موقع نہیں دیا اور گھسیٹ کر گاڑی میں ڈال کر وہاں سے فرار ہو گیا

_____

_____

بیٹا دیا ابھی صدمے میں ہے اسے سنبھلنے میں وقت لگے گا

اس لیے اچھا ہے کہ اسے یہاں سے باہر لے چلے ہم لوگ تو جا رہے ہیں

تم بھی ہمارے ساتھ ہی لندن چلو

اکرام صاحب کے کزن نے ماہر سے کہا

جی مجھے میں بھی یہی سوچ رہا ہوں لیکن میں ابھی گھر نہیں جانا چاہتا انکل مجھ میں حوصلہ نہیں

اس گھر میں ماما بابا کے بغیر جانا

تم فکر نا کرو وہ میں جا کر لے آؤ گا بس تم دیا سے بات کر لو جی

اور پھر ایسے ہی کچھ دنوں میں وہ لندن چلے گئے

جتنے وہ ایک دوسرے کے پاس تھے اب اتنے ہی

میلوں کے فاصلے درمیان آ گئے تھے

_____

_____

پورا مہینہ اس پر درندگی کی انتہا کی گئی

اب تو اسے نا دن کا پتا تھا نا رات کا

اس فلیٹ میں دن رات اس کی چیخیں اور آہیں گونجتی رہی

لیکن کسی کو اس پر رحم نہیں آیا

لیکن آج وہ درندے نشے میں ڈوبے ہوئے تھے

منہا نے ہمت کر کے اپنا وجود سمیٹا اور لڑکھڑاتے ہوئے بیڈ سے اتری اس نے اپنے سامنے کبرڈ کو دیکھا

تو اپنے وجود کو گھسیٹتے وہاں تک آئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سب مردانہ جوڑے تھے لیکن وہاں ایک مردانہ کالی شال پڑی تھی اس نے

اس سے خود کو لپیٹا

اور کمرے سے باہر جھانکا تو وہ سب

نشے میں دھت ہوش سے بیگانہ ہوئے پڑے تھے

اس نے آہستہ سے وہاں پڑے آدمی کا والٹ اٹھایا

اور دبے پاؤں وہاں سے نکلتی چلی آئی

سارے راستے وہ رکشہ والی کی خود پر نظریں محسوس کرتی رہی

لیکن نا اسے خوف محسوس ہو رہا تھا

نا ہی کوئی دکھ

جیسے تیسے وہ گھر پہنچی تو دروازا کھٹکھٹایا جو چوکیدار نے کافی دیر سے کھولا شاید سو رہا تھا

وہ نیند میں تھا اسی لیے شاید اس کی حالت پر دھیان نہیں دیا

وہ اپنے کمرے میں آئی تو واش روم میں بند ہو گئی

شاور آن کر کے وہی بیٹھتی چلی گئی اب تو رونا بھی نہیں آ رہا تھا

ہر احساس ختم ہو گیا تھا

رونے سے کیا ہوتا اذیت کم ہو جاتی کیا

اس کے وجود کے زخم بھر جاتے کیا

وہ تو اس کا غم بانٹنے گئی تھی لیکن خود ساری عمر کا روگ لے بیٹھی تھی

_____

_____

چھ مہینے بعد

دوست کے غم میں وہ اس کا برابر کا شریک تھا ہر پل اس کے ساتھ رہا

بہت مشکل سے وہ اسے غم سے باہر لانے میں کامیاب ہوا

اب جب حالات کچھ نارمل ہوئے تو اسے فجر کا خیال آیا

بھولا تو وہ پہلے بھی نہیں تھا

لیکن شاہ میر کے ساتھ وہ اتنا مصروف تھا

چاہنے کے باوجود بھی وہ اس سے بات نہیں کر سکا

آج اس نے منہا کے گھر کال کی تو نمبر بند جا رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو وہ اس کے گھر آیا تو پتہ چلا چار پانچ ماہ پہلے وہ یہاں سے شفٹ ہو چکے ہیں

وہاں سے وہ دیا کے گھر گیا تو ان کے گھر کے باہر بھی تالا لگا ہوا تھا

یہاں سوسائٹیز میں لوگوں کو ایک دوسرے کی کہاں خبر ہوتی ہے

ہر طرف سناٹا تھا

سامنے گھر کے باہر مالی پودے کاٹ رہا تھا تو وہ اس کے پاس چلا آیا

السلام و علیکم

انکل

وعلیکم السلام جی بیٹا

انکل یہ سامنے گھر والے کدھر گئے ہیں کچھ پتا ہے

نہیں بابو چھ مہینے پہلے دیکھا تھا

یہی تھا صبح کے وقت میں پہلے بیٹا اور بیٹی کہی گئے اور بعد میں ان کے والد اور والدہ اس کے بعد کوئی

واپس نہیں آیا

کچھ دن بعد ایک صاحب آئے تھے گھر سے کوئی سامان لے کر چلے گئے

رضا جیسے جیسے سن رہا تھا اس کے لیے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ وہاں سے شکستہ قدموں سے واپس لوٹ آیا

_____

_____

شاہ میر وہ سیدھا شاہ میر کے پاس آیا

ہمم

وہ جو اوندھے منہ بیڈ پر گرا ہوا تھا ویسے ہی جواب دیا

فجر نہیں مل رہی یار

شاہ میر اس کی بات پر پلٹا

کیا مطلب

تو وہ شاہ میر کو سب بتاتا چلا گیا

یار میں نے اپنے ہاتھوں سے سب ختم کر دیا ابھی تو میں نے اسے بتانا تھا کہ میں مزاق کر رہا تھا

رضا کی بات پر شاہ میر چونکا

کیسا مزاق

تو رضا نے اپنی اور فجر کی آخری ملاقات کی ساری باتیں بتا دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جس پر شاہ میر کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کا گلا دبا دے

وہ ایک دم سے رضا کی طرف بڑھا اور اسے کالر سے پکڑ کر اٹھایا

اگر اس نے یہی بات دیا کو بتا دی ہوئی

تو تمہیں اندازہ ہے وہ ہمارے بارے میں کیا سوچے گی

شاہ میر ایک دم سے دھاڑا تو رضا کو اپنے کیے پر افسوس ہوا

مجھے لگا تھا میں سب کلئیر کر دوں گا

کلئیر مائے فٹ شاہ میر نے ایک مکہ رضا کے چہرے پر مارا تو وہ بستر پر جا گرا

میری بات کان کھول کر سن لو رضا

وہ لڑکی جنون ہے میرا

سانسوں کے چلنے کی وجہ

وہ مجھے نا ملی تو

تمہیں اپنے ہاتھوں سے زندہ دفن کرو گا

اور وہاں سے باہر کی طرف بڑھ گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر نے یہاں آکر منہا سے رابطہ کرنا چاہا تو نہیں ہو سکا لیکن ایک دن دیا کی کال آئی تو پتہ چلا وہ بھی یہی لندن ہے

وہ دونوں تو ایک دوسرے سے مل چکی تھی

اور انہوں نے ہر ممکن طریقے سے منہا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن نہیں ہو سکا

آج بھی دیا انٹرنیٹ سے کالج میں پڑھنے والوں کی آڈیز دیکھ رہی تھی

اور جاننے والوں کو کال کر کے شاہ میر رضا اور منہا کی معلومات لینے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن کہی سے بھی کچھ پتہ نہیں چلا

اب کیا کروں میں کہی سے کچھ پتا نہیں چل رہا

دیا نے بے بسی سے اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر فجر سے کہا

جب کہ فجر نے تاسف سے اسے دیکھا

ایک بات کہو دیا

ہمم کہو دیا نے ویسے ہی جواب دیا

اپنی تلاش ختم کر دو

تلاش نہیں کرو گی تو بس یہی دکھ ہو گا کہ تم نے کوشش نہیں کی ورنہ مل جاتا

لیکن تلاش کرنے پر مل کر بھی وہ نہ ملا تو اس دکھ کا مداوا نہیں ہو گا

فجر نے آسمان کی طرف دیکھ کر جواب دیا تو دیا چونکی

کیا مطلب دیا نے حیرانگی سے پوچھا

تم نے سنا تو ہو گا

first impression is the last impression

میں سمجھ نہیں رہی فجر تم کہنا کیا چاہتی ہو

تمہیں پتا ہے فرسٹ ڈے ہم نے ان کے ساتھ گیم کھیلی تھی

جس پر شاہ میر نے ہمارے ساتھ ڈبل گیم کھلی اور دھوکہ دیا

انہوں نے لاسٹ ڈے بھی یہی کیا

صاف صاف بتاؤ فجر پہلیوں میں بات نہ کرو

دیا کی بات پر فجر نے دیا کی طرف دیکھا اور اسے اپنی اور رضا کی ساری بات بتائی

تم اسے تلاش کر رہی ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اگر اس نے رابطہ کرنا ہوتا تو مجھ سے بھی کر سکتا تھا

شاہ میر کو اپنا نمبر دیا تھا میں نے جو یہاں آ کر بھی آن ہی ہے

فجر کی بات پر دیا کو شاہ میر کی بات یاد آئی

اس نے بتایا تو تھا کہ فجر نے اسے نمبر دیا ہے

وہ ہمارے جذبات کے ساتھ کھیل چکے ہیں دیا

کھیل کا آغاز ہم نے کیا تھا

لیکن اختتام وہ کر گئے

اور یقین مانو اس اختتام میں خود کو ہار بیٹھی ہوں میں

تم بھی اس فریب سے نکل آؤ

یقین مانو اذیت کم نہیں ہو رہی ابھی تک لیکن نئی مزید بھی نہیں مل رہی کیونکہ ابھی تک پہلے غم کا ہی رونا ختم نہیں ہوا

روز اس کے الفاظوں کا زہر ختم کر رہا ہے مجھے

یہ غم تو کہی بہت بعد میں ہے کہ وہ مل نہیں رہا

ایسا لگتا ہے اس کی بیوفائی کا غم ایک زندگی کے لیے کافی ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہجر کا تو ابھی میں نے سوچا بھی نہیں

جب کہ دیا پلک جھپکائے بنا فجر کو دیکھ رہی تھی

فجر خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر چل پڑی

سولہ برس کی

سولہ برس کی بالی عمر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

وہ وہاں سے شکستہ قدموں سے گھر آئی تو سامنے ماہر بیٹھا ہوا تھا

دیا کو دیکھ کر ہلکے سے مسکرایا

اور اٹھ کر کمرے میں چلا گیا

شاید وہ اس کا ہی انتظار کر رہا تھا

دیا کمرے میں آئی تو بیڈ پر اوندھے منہ گر کر رونے لگی

دنیا میں سب سے پہلے

جس نے دل دیا

دنیا کے سب سے پہلے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دلبر کو سلام

جبکہ دوسری طرف ماہر روم میں چیئر پر بیٹھا بار بار منہا کے گھر کا نمبر ڈائل کر رہا تھا

کتنی ضرورت تھی اس وقت اسے وہ رونا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا کہ وہ کس کرب سے گزرا ہے لیکن اس سے کوئی رابطہ ہی نہیں ہو رہا تھا

کہ اس نے موبائل سامنے دیوار پر مارا جو ٹکڑوں میں بکھر گیا

اور چہرا آنسوؤں سے تر ہو گیا

جنہیں اس نے صاف کرنے کی زحمت نہ کی بلکہ ویسے ہی کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی تو سامنے چھن سے منہا کی صورت آسمائی تو غصے سے آنکھیں کھول دی

دل سے نکلنے والے رستے کا شکریہ

دل تک پہنچنے والی ڈگر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

وہ خود کو اب اس کے قابل تو نہیں سمجھتی تھی لیکن ایک بار اسے دیکھنا چاہتی تھی

ایک بار ان آنکھوں میں محبت دیکھنا چاہتی تھی پھر وہ خود ہی اس کی زندگی سے دور کہی چلی جاتی لیکن ایک بار

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جس میں جوان ہو کر بدنام ہوئے ہم

اس شہر اس گلی اس گھر کو سلام

جس نے ہمیں ملایا جس نے جدا کیا

اس وقت اس گھڑی اس گھر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

_____

وہ صبح سے اسے ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا ہر جاننے والے سے پوچھ چکا لیکن کچھ بھی پتہ نہیں چلا

اب رات کے تیسرے پہر وہ سڑک پر پیدل چل رہا تھا

ایک بار مل جاؤ دیا

کبھی کہی نہیں جانے دوں گا

میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر

پلیز آجاؤ

وہ وہی گھٹنوں کے بل سڑک پر بیٹھ گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہر طرف سناٹا تھا

اور اس سناٹے میں شاہ میر شاہ کی سسکیاں

ملتے رہیں یہاں ہم یہ ہے یہاں لکھا

اس کی لکھاوٹ کی زیر وزبر کو سلام

اے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

_____

_____

فجر گھر آئی تو بنا کسی کی طرف دیکھے کمرے میں بند ہو گئی جب کے اس کی مما دروازا بجاتی رہی لیکن اس نے نہیں کھولا

وہ پہلے کتنی ہنس مکھ تھی یہاں آکر وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی

پہلے تو وہ سمجھیں کہ وہ اداس ہے لیکن

ابھی تک اس میں کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا

بلکہ وہ بس کمرے تک محدود ہو گئی تھی

یا بس دیا سے ملنے جاتی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور واپس آکر ایسے ہی بند ہو جاتی تھی

رضا کے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ اور اس کے آخری الفاظ

سب آنکھوں کے سامنے گھوم رہے تھے

لیکن اس کی آنکھیں اور دل بالکل خاموش تھا

ان مست گہری گہری آنکھوں کی جھیل میں

جس نے ہمیں ڈبویا اس بھور کو سلام

گھونگھٹ کو چھوڑ کر جو سر سے سرک گئی

ایسی نگوری دھانی چیز کو سلام

آے پیار تیری پہلی نظر کو سلام

ماہر کو دس سن ہو گئے تھے پاکستان آئے ہوئے اور ان دس دنوں میں اس نے منہا کو ہر جگہ ڈھونڈا

اور آخر کار وہ اس میں کامیاب بھی ہو گیا

اور اب وہ اسلام آباد میں اس کے فلیٹ کے سامنے کھڑا تھا

ابھی اس نے ڈور بیل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ دروازا کھلا

اقبال صاحب اور ان کی بیگم کہی باہر ہی جا رہے تھے ماہر کو دیکھ کر چونکے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بیٹا آپ

السلام وعلیکم انکل آنٹی

وعلیکم السلام

اندر آؤ بیٹا

وہ اسے لیے ڈرائینگ روم میں گئے

ماہر کی متلاشی نگاہوں نے ارد گرد منہا کو تلاشا لیکن وہ کہی نظر نہیں آئی

انکل میں وجہ پوچھ سکتا ہوں کہ آپ لوگ ایسے اچانک کیوں غائب ہوئے

ماہر نے بیٹھتے ہی پہلا سوال یہی پوچھا جس کی وجہ سے وہ الجھن میں تھا

بیٹا ہمیں خود کچھ سمجھ نہیں آرہا

کیا مطلب انکل ماہر ان کی بات پر چونکا

ہمیں تمہارے والدین کی وفات کا پتا چلا بہت افسوس ہوا بیٹا

لیکن آپ تو جانتے ہو ہم اس وقت ملک سے باہر تھے

فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی تو ہو نہیں سکا

وہاں تو ہم کچھ دنوں کے لیے گئے تھے لیکن دو مہینے لگ گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

واپس آکر ہم لوگ گئے تھے وہاں لیکن آپ لوگ وہاں تھے ہی نہیں

اور منہا بھی کوئی بات نہیں کرتی تھی

ہم نے کئی بار بات کرنے کی کوشش کی

لیکن اس نے کہا وہ شادی نہیں کرنا چاہتی

اقبال صاحب کی بات پر ماہر نے حیرت سے انہیں دیکھا

کک۔ کیا مطلب انکل وہ ایسا کیوں چاہتی ہے

بیٹا بوا نے بتایا تھا کہ ایکسیڈینٹ والے دن وہ آپ کی کال آنے پر گئی تھی

اور پھر ایک مہینے بعد گھر آئی اور کب آئی یہ تک نہیں انہیں پتہ

ہمیں لگا آپ سے کوئی لڑائی ہوئی ہو گی

ہمارے آنے سے پہلے اس نے کال پر گھر بدلنے کا بولا

اور جب ہم آئے تو اس کی ضد پر یہاں آنا پڑا

ہم نے اس کے منع کرنے کے باوجود اسے بتائے بغیر آپ لوگوں کے ہاں کئی بار گئے لیکن وہاں کوئی نہیں تھا

جیسے جیسے اقبال صاحب بولتے جا رہے تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ویسے ویسے ماہر کو لگ رہا تھا

اس کا سانس بند ہو جائے گا

وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کا خواب کچھ ایسا پورا ہوا ہوا

انکل میں کہو کہ مجھے کل ہی منہا سے نکاح کرنا ہے

پلیز انکل انکار مت کیجئے گا

میرے پاس کوئی رشتہ نہیں بچا میں منہا یا آپ لوگوں کو نہیں کھونا چاہتا

ماہر کی بات پر کچھ دیر وہ خاموش رہے پھر اثبات میں سر ہلا دیا

وہ خود منہا کی حالت سے حیران تھے

جسے پڑھنے کا اتنا شوق تھا

لیکن اب اس نے پڑھائی سے انکار کر دیا اور خود کو کمرے تک محدود کر لیا ہے

میں منہا سے مل سکتا ہوں

جی بیٹا ہم لوگ باہر جا رہے ہیں

مارکیٹ سے کچھ سامان لانے آپ جائیں گا مت کھانا ہمارے ساتھ ہی کھایئے گا

جی انکل

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر آرام سے دروازا کھول کر اندر آیا تو منہا مرر کے سامنے کھڑی تھی

گیلے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے

جن سے پانی کی بوندیں ٹپک کر پشت کو گیلا کر رہی تھی

وہ اپنے خیالوں میں گم

کھڑی تھی

ماہر کچھ دیر تو اسے دیکھتا رہا پھر اس کی غائب دماغی کو نوٹ کر کے اس کی طرف بڑھا

اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا

منہا کے پاس جا کر پیچھے سے اس کے گرد حصار قائم کیا

اور اس کی گردن میں چہرا چھپا لیا

منہا اس نرم گرم حصار پر چونکی اور جب سامنے شیشے میں ماہر کو دیکھا تو

اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے

یہ خیال تو وہ روز دیکھتی تھی

اس خوشبو کو تو روز وہ خود میں محسوس کرتی تھی

کہ ایک دم وہ حصار کے تنگ ہونے پر حیران ہوئی اور نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا

تو دھک سے رہ گئی وہ سرخ انگارا آنکھیں لیں اسے ہی دیکھ رہا تھا

مم۔ما۔۔ماہر

منہا نے حیران ہو کر ٹکروں میں اس کا نام ادا کیا

انکار کیوں کیا منہا وہ ایک دم سے دھاڑا کے منہا کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی

مم۔میں نہیں کرنا چاہتی ماہر مجھے نہیں کرنی کوئی شادی

وہ چہرا ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

لیکن ماہر بے تاثر چہرے سے اسے دیکھے گیا

کہ ایک دم سے وہ اس کی کان کی لو پر جھکا اور وہاں کاٹا کہ منہا

نے بامشکل اپنی چیخ روکی

ویسے ہی اس کی کمر پر حصار بنائے اسے گھمایا اور اس کے بال اپنی مٹھی میں قید کیے چہرا اوپر کو اٹھایا

جس کے باعث منہا کا چہرا اس کے چہرے کے بالکل قریب آ گیا تھا

تمہیں شاید میری بکواس سمجھ نہیں آتی منہا اقبال

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کہا تھا نا

تم ہاں کرو یا نا ہو گا وہی جو میں چاہو گا

تو پھر اس فرار کا مقصد

وہ ایک دم سے پھر دھاڑا کہ منہا اپنی بے بسی پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ماہر ایک دم سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنی شدتیں لٹانے لگا

منہا نے اسے روکنا چاہا تو ماہر نے اس کے دونوں ہاتھ پیچھے پشت پر لوک کر دیے

وہ اسے لیے ایسے ہی آگے بڑھا اور

منہا کی پشت مرر کے ساتھ لگا دی

جب اسے لگا منہا کا سانس روک رہا ہے ایک سیکنڈ کے لیے پیچھے ہوا اور منہا کا سرخ چہرا دیکھا اور دوبارا جھک گیا

اپنی شدتیں لٹانے کے کافی دیر بعد وہ پیچھے ہوا تو منہا تیز تیز سانسیں لینے لگی

منہا نے اپنا سر ماہر کی بازو سے ٹکا دیا کیونکہ اسے ابھی بھی سانس لینے میں مشکل ہو رہی تھی

تمہیں اندازہ بھی ہے کہ میں کس غم میں تھا کتنی ضرورت تھی تمہاری

تمہیں میری ہمدرد بننا تھا منہا لیکن تم مجھے یہاں ایک اور غم دینے کا سوچ رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر نے پھر سے اس کا چہرا اپنے سامنے کیا تو منہا نے روتے ہوئے آنکھیں بند کر لی

ماہر میں لیکن اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا

کہ اچانک ماہر کو اقبال صاحب کی بات یاد آئی

منہا تم

ماہر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے کہے

تم ایک ماہ کہا تھی

وہ دل میں دعا کر رہا تھا

کہ وہ کہہ دے کسی دوست کی طرف تھی لیکن اس کے ساتھ کچھ غلط نا ہوا ہو

لیکن منہا کے اگلے الفاظوں نے

اس کے جسم سے روح کھینچنے کا کام کیا تھا

ماہر وہ مجھے لے گیا تھا

میں بہت روئی چلائی

مم۔میں رونے کی وجہ سے اس کی ہچکی بندھ گئی

کون تھا منہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی

تو منہا نے کالج والا واقع بتایا

لیکن وہ اپنی کیڈ نیپینگ کے بعد والا

سب چھپا گئی

ہششش منہا کچھ نہیں ہوا میں ہوں نا

کل ہمارا نکاح ہے تم ایسا کچھ نہیں سوچو گی

نہیں ماہر میں

میں نہیں کروں گی

ایک لفظ نہیں منہا

اگر مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو کل ہاں کہہ دینا ورنہ یہی تمہاری آنکھوں کے سامنے خود کو ختم کر دوں گا

ماہر نے مکا بنا کر مرر پر مارا کہ اس میں درار آ گئی

اس سے پہلے منہا اس کا ہاتھ دیکھتی وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا

_____

_____

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسے نہیں پتا وہ کب دلہن بنی کب نکاح ہوا اور کب کیسے ماہر نے گھر والوں کو رخصتی کے لیے منا لیا کے اب وہ اس کے ساتھ رخصت ہو چکی تھی

منہا نے نظریں اٹھا کر اپنے دائیں طرف ڈرائیونگ کرتے ماہر کو دیکھا

جس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا

کیا وہ پوری سچائی جاننے کے بعد بھی اتنا ہی پر سکون ہو گا

یا وہ اسے اپنی زندگی سے نکال دے گا

نہیں میں ماہر کے پاؤں پر جاؤ گی میں اس سے کہو گی کہ وہ اپنا نام مجھ سے جدا نا کرے

وہ مجھے اپنے ہاتھوں سے مار دے لیکن اپنا نام میرے نام کے ساتھ رہنے دے

ابھی وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ گاڑی کہ رکنے پر ہوش میں آئی

ابھی وہ کچھ سمجھتی کہ ماہر نے اس کی سیٹ بیلٹ کھول کر کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچ لیا تھا

جس پر منہا بوکھلا گئی ماہر کیا کر رہے ہیں

کچھ نہیں مجھے لگا شاید میں زیادہ ہینڈسم لگ رہا ہوں

جو میری بیوی ہوش بھلائے مجھے دیکھ رہی ہے

تو سوچا آسانی کر دوں کچھ اس کے لیے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا نے ماہر کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن ماہر نے اپنے دونوں ہاتھ منہا کی پشت پر باندھ کر اسے مزید اپنی طرف کھینچا

کہ منہا نے اپنی سانس تک روک لی

ماہر نے اس کے سجے سنورے روپ کو دیکھا

منہا نے ماہر کی لو دیتی نظروں سے گھبرا کر پلکیں جھکالی

ماہر کی نظر ان سے ہوتی ہوئی ریڈ لپ اسٹک لگے ہونٹوں پر ائی وہاں سے ہوتی ہوئی صراحی دار گردن پر گئی جو کسی بھی آرائش سے پاک تھی

ماہر بے خود ہوا اس پر جھکا

اور اپنے تشنہ لب وہاں رکھ دیے

منہا نے ماہر کے گرم نرم لمس پر گھبرا کر سے پیچھے کرنا چاہا لیکن اس کی شدتوں میں اضافہ ہوتا گیا

منہا کی اکھڑتی سانسوں کا خیال کرتے وہ پیچھے ہوا تھا گردن پر اپنی شدتوں کے واضح نشان دیکھ کر ماہر نے منہا کی آنکھوں میں دیکھا

جس کی آنکھیں اور چہرا اس وقت لال ہوا پڑا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور پھر کچھ کہے بنا منہا کو اس کی سیٹ پر بیٹھا کر سیٹ بیلٹ لگائی اور پھر اس کے ڈوپٹے کہ پن نکال کر ڈوپٹہ آگے کیا جس سے منہا کی گردن کو چھپا دیا کہ نشان نظر نا آئے

وہ گھر پہنچے تو وہ منہا کو روم میں چھوڑ کر آرام کرنے کا کہہ کر خود کہی چلا گیا

_____

_____

منہا کے بتانے پر اس کے سامنے تو وہ خاموش ہو گیا لیکن وہی جانتا تھا کہ اس کے اندر کیسی آگ جل رہی تھی

وہ اس کی تکلیف یا دکھ کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا نا ہی اس کا کوئی مداوا ہو سکتا تھا

لیکن وہ اسے تکلیف دینے والے کو جب تک جہنم واصل نا کر دیتا اسے چین نہیں آنا تھا

اب وہ عمر شیر ازی کے گھر کے باہر کھڑا تھا ارد گرد کا جائزہ لے کر وہ دیوار پھلانگ کر گھر میں داخل ہوا رات ہو چکی تھی اسی لیے کوئی ملازم نہیں تھا یا شاید اس کی خوش قسمتی تھی

وہ گھر میں داخل ہوا تو گھر میں شاید کوئی نہیں تھا

ایک کمرے سے ٹی وی کی آوازیں آ رہی تھی تو ماہر اس طرف بڑھا دروازا ہلکا سا کھلا ہوا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس نے اندر جھانک کر دیکھا تو عمر شیر ازی کوئی مووی دیکھ رہا تھا اس کی دروازے کی طرف پیٹھ تھی

ماہر دبے پاؤں اندر داخل ہوا اور اپنے پیچھے دروازا بند کر دیا

اور عمر شیر ازی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا

اور ساتھ پڑا ریموٹ اٹھا کر آواز تیز کر دی عمر شیر ازی نے اس عمل پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا

تم کون ہو اور کیا کر رہے ہو یہاں

تمہاری موت ماہر نے۔ اتنا کہتے ہی اپنی جیکٹ سے تیز دھار چاقو نکالا اور عمر شیر ازی پر حملہ کیا

خون کی تیز دھار ماہر کے کپڑے اور چہرہ بھی خون سے بھر گئی

عمر شیر ازی نیچے گرا

میں نے کیا بگاڑا ہے کون ہو تم مجھے جانے دو

گھٹیا شخص ایک لڑکی کو تباہ کر دیا اور کہہ رہے ہو میں نے کیا کیا

ماہر نے بال مٹھی میں دبوچ کر عمر شیر ازی کا سر زمین پر زور سے پٹکا

انہیں آنکھوں سے گندی نظر ڈالی تھی نا

ماہر چاقو کی نوک اس کی آنکھ کے پاس لا کر بولا

دیکھو مجھے معاف کر دو تم کہو گے تو میں اس لڑکی سے شادی

ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب ماہر کا چاقو اس کی گال کاٹتا چلا گیا جس پر عمر شیر ازی کی چیخیں اس کمرے میں گونجیں

ایسے ہی وہ چلائی ہو گی تمہیں رحم آیا ماہر نے کھڑے ہو کر اس کے پیٹ میں ٹھوکر ماری

ابھی ماہر دوبارا اس پر وار کرتا کہ عمر شیر ازی کا قہقہہ گونجا

ہاہاہاہا

تمہاری محبوبہ نے تمہیں آدھی ادھوری کہانی بتائی

ہاہاہ شاید بچاری اپنی عزت رکھ رہی ہو گی

عمر شیر ازی کی بات پر ماہر نے ایک اور ٹھوکر ماری

جس پر اس کے قہقہوں میں اضافہ ہوا

صرف مجھ سے بدلہ لو گے یا باقی سب سے بھی

اس بات پر ماہر کا چاقو چلاتا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا

اور ماہر کی فق شکل دیکھ کر اس نے خباثت سے پھر قہقہہ لگایا

اچھا میں بتاتا ہو پوری کہانی

میں نے تمہاری محبوبہ کو بس کچھ دن رکھا تھا پاس

لیکن

_____

_____

تو کیسا لگا میرا بدلہ ڈارلنگ

عمر شیرازی نے خباثت سے منہا کی طرف دیکھ کر کہا

مجھے جان سے مار دو یا جانے دو میرے ماں باپ مر جائے گے

مجھ پر رحم کرو

وہ سسک رہی تھی رو رو کر آنکھیں بھی پتھر ہو چکی تھی اب وہ خشک اور سوجھی آنکھوں سے اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر گر گرا رہی تھی

اس کے ماں باپ چاہے اسے مار دیتے لیکن وہ انہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ اسے غلط نہ سمجھے ماہر کو اگر اس کی گمشدگی کا پتا لگا ہو تو وہ اسے بے وفا نا سمجھے وہ کہی اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی

بس خود کی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے جانا چاہتی تھی

ہاہاہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس سب کے بعد زندہ بھی رہ سکے گے

بہت ہی بے شرم واقع ہو گے

چلو آزاد کرتا ہوں

دفعہ ہو جاؤ اب یہاں سے ویسے بھی میرا دل بھر گیا ہے

ابھی عمر شیر ازی باہر جاتا کہ باہر سے باتوں کی آوازیں آئی

اووشٹ پاپا

منہا نے عمر شیر ازی کے پاپا کہنے پر حیرانگی سے دیکھا اور دل میں امید جاگی

کیا وہ اس کی مدد کر سکتے تھے

ابھی عمر شیر ازی کوئی بہانہ سوچتا کہ وہ دروازا کھول کر اندر آئے اور وہاں اپنے بیٹے کے ساتھ منہا کو دیکھا

اس کی حالت دیکھ کر کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس کے ساتھ کتنی درندگی دکھائی گئی ہے

انکل

منہا بھاگ کر ان کے پیچھے چھپی مجھے بچا لے پلیز انکل مجھے گھر جانا ہے وہ

روتی ہوئی ان سے اپنی رہائی کی بھیک مانگنے لگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ بھی اسی درندے کا باپ ہے

شیر ازی نے آنکھوں سے اپنے بیٹے سے سوال کیا

کہ کیا ماجرا ہے

پاپا بدلہ لیا ہے اپنی انسلٹ کا

عمر شیر ازی نے کندھے آچکا کر جواب دیا

انکل پلیز میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی مجھے بچالیں آپ کو اللہ کا واسطہ وہ ان کے پاؤں پکڑ کر گر گرانے لگی

کہ وہ شیطان صفت انسان اپنے بیٹے کی طرف دیکھ کر مسکرایا

عمر باہر بیٹھیں لوگ بہت اہم ہیں انہیں ہر حال میں خوش کر کے ڈیل حاصل کرنی ہے

اور خوش کرنے کا اس سے اچھا سامان کوئی نہیں

ان باتوں کو سن کر منہا کو لگا کسی نے پگھلتا سیسہ اس کے کانوں میں ڈال دیا ہو

وہ آنکھیں پھاڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جسے وہ اپنے باپ کی جگہ سمجھ کر مدد مانگ رہی تھی

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ مری کیوں نہیں

لیکن اسے اندازہ ہو رہا تھا مر جاتی تو شاید ہر اذیت ختم ہو جاتی موت تو شاید اذیتوں سے نجات کا نام ہے

زندگی مشکل تھی جو اسے جینی تھی

جو اس نے پہلے نہیں سوچا تھا وہ اب سوچنے لگی

وہ حرام موت نہیں مرنا چاہتی تھی

لیکن اس کے بعد وہ جینا بھی نہیں چاہتی تھی

اس لیے کئی بار وہاں خودکشی کی کوشش کی جس پر وہ ناکام ہوئی اور ان کے تشدد کا نشانہ بنی

اب تو اسے مرنے سے بھی خوف آتا تھا

کہ اگر مر گئی تو وہ اس کے ساتھ اور ظلم کرے گے

_____

_____

تکلیف میں وہ تھا لیکن قیامت تو اس پر بھی ٹوٹی تھی اور اس نے کوئی شکوہ تک نہیں کیا تھا اس سے

سب سے زیادہ تو اسے ضرورت تھی

باہر سے دروازا بجانے کی آواز آرہی تھی

شاید

عمر شیرازی کی بہن تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر نے وہاں پری شیٹ سے عمر شیر ازی کے ہاتھ پاؤں باندھے

ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اس کے منہ میں ٹھونسے

تمہیں پتا ہے جب کسی عورت کی عزت جاتی ہے تو اس کے گھر والوں پر کیا گزرتی ہے

ماہر کی سرسراتی آواز عمر شیر ازی کے کانوں میں گئی تو اس نے حیرت سے ماہر کو دیکھا

اس کے دیکھنے پر ماہر نے دروازے کی طرف دیکھا جس کے پار شاید اس کی بہن تھی عمر شیر ازی نے

اپنا سر دائیں بائیں مارنا شروع کر دیا

تمہیں کہاں اندازہ ہو گا

لیکن آج میں تمہیں اس چیز سے بھی روشناس کرواؤ گا

ماہر نے کھڑے ہو کر ٹی وی کی آواز کم کی

اور جا کر دروازا کھولا جہاں سامنے اس کی بہن کھڑی تھی

اور اسے سوچنے کا موقع دیے بغیر اندر کھینچا

جب کہ عمر شیر ازی مسلسل سر ہلا رہا تھا

بھائی وہ لڑکی ابھی عمر کی طرف بڑھتی کہ ماہر نے بازو سے پکڑ کر کھینچا

کہاں اپنے بھائی کے کیے گناہوں کا حساب کون دے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب کہ وہ لڑکی ہاتھ پاؤں مار کر خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جس پر ماہر نے تھپڑ اس کے منہ پر مارا کے وہ نیچے جا گری

عمر شیر ازی خون زیادہ بہنے کی وجہ سے شاید بیہوش ہو چکا تھا

ماہر نے اس لڑکی کا دوپٹہ کھینچ کر دور اچھالا

کسی بھی مرد کی آنا غصہ یا بدلہ عورت کی عزت سے بڑھ کر نہیں ہوتا

ابھی وہ آگے بڑھتا کہ

اپنی ماں کے کہے الفاظ یاد آئے تو رک گیا

منہا کا چہرا آنکھوں کے سامنے لہرایا تو دل کو بے چینی ہوئی

اس نے روتی ہوئی لڑکی کو دیکھا اور پھر عمر شیر ازی کو

پھر وہ اس کے پاس آیا اور اسی چوقو سے اس کا گلا کاٹ دیا

تم سمجھدار تو ہو گی کہ کس چیز کا بدلہ تھا یہ

بتا دینا اپنے باپ کو اس کے بعد جہنم اس کا انتظار کر رہی ہے

اور وہاں سے نکلتا چلا گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ گھر آیا تو گیسٹ روم میں جا کر فریش ہوا وہ نہیں چاہتا تھا کہ منہا اسے اس حالت میں دیکھے

یا اسے پتا بھی چلے کہ وہ سب جان گیا ہے

اگر اس نے اپنا پردہ رکھنا چاہا تھا تو وہ کون ہوتا تھا اسے بے پردہ کرنے والا

وہ تو اس کا محافظ تھا

وہ اس کی حفاظت نہیں کر پایا اس کے لیے شاید ہی وہ کبھی خود کو معاف کر سکے لیکن اب وہ اس پر آنچ بھی نہیں آنے دے گا

وہ روم میں آیا تو وہ سو رہی تھی

ماہر باہر ٹیرس پر چلا گیا

اپنے ہاتھوں کو غور سے دیکھا

وہ آج ایک خون کر کے آیا تھا

اور ابھی تو باقی درندوں کو بھی جہنم واصل کرنا تھا

اسے نہیں پتا تھا یہ سفر اسے کس منزل تک کے جائے گا

لیکن اب اس کے جینے کی کوئی وجہ تھی تو وہ منہا تھی

اور کوئی مقصد تھا تو ان درندوں کو جہنم واصل کرنا

تھوڑی دیر کھڑا رہنا کے بعد وہ روم میں آیا کچھ دیر لیٹ کر وہ منہا کا چہرا دیکھتا رہا پھر اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر اس کے گرد اپنا حصار باندھ کر سو گیا

_____

_____

حال

تین سال بعد

اب تو گھر جا کر بھی مہمانوں والی فیلنگ آنے لگ گئی ہے

تین چار ماہ بعد جاؤ وہ بھی دس پندرا دن کے لیے

رضا نے شاہ میر کے کندھے پر سر رکھ کر کہا

کیونکہ اب وہ آرمی آفیسر زبن چکے تھے

دیا کے غائب ہونے پر کافی ٹائم تو شاہ میر نے رضا سے بات نہیں کی

لیکن ٹریننگ کے وقت ساتھ ہونے پر اور پھر ڈیوٹی بھی ساتھ کرنے پر بات تو کرنی پرتی تھی

لیکن شاہ میر کا رویہ پہلے جیسا نہیں رہا تھا

وہ جیسے پہلے رضا کی ٹانگ کھینچتا تھا اب ویسا نہیں تھا وہ کافی خاموش ہو گیا تھا

سب اسے جلاد کہتے تھے وہ کافی بے رحم ہو گیا تھا

رضا اس کی بے رحمی مجرموں کے ساتھ دیکھ کر روح تک کانپ جاتا تھا

ڈیوٹی کے درمیان رضا کافی زخمی ہو گیا تھا

تب شاہ میر کا رویہ پہلے جیسے ہوا تھا لیکن صرف رضا کے ساتھ

اس کے ٹھیک ہونے پر پھر سے ویسا ہی سرد رویہ ہو گیا

لیکن اب وہ رضا سے کھل کر بات کر لیتا تھا

کیونکہ محبت اس نے کھوئی تھی تو رضا نے بھی کھوئی تھی

وہ تو اپنا غصہ ناراضگی دکھا رہا تھا لیکن رضا تو اپنا درد چھپائے بس اسے منا رہا تھا

شاہ میر کو اپنا آپ خود غرض لگا

اور جس دن اس نے رضا سے کہا کہ وہ اس سے ناراض نہیں قسمت میں یہی لکھا تھا

تب رضا شاہ میر کے گلے لگ کر اتنا رویا کہ شاہ میر سے سنبھالنا مشکل ہو گیا

وہ کتنا ٹوٹا ہوا تھا شاہ میر کو اس دن اندازا ہوا

اور آج وہ دونوں گھر چھٹی جا رہے تھے تو رضا شاہ میر کے کندھے پر سر رکھے باتیں کر رہا تھا

وہ ڈیوٹی پر تو بہت ایکٹیو ہوتا تھا

لیکن جیسے ہی چھٹیاں ملتی تو ایسے سست بن جاتا کہ بس شاہ میر کی گود میں اٹھانے کی کسر رہ جاتی تھی ورنہ

اسے کھینچ گھسیٹ کر ہی لے جانا پڑتا جیسے اب وہ کر رہا تھا

ٹانگیں سامنے والے ٹیم کے بندے پر رکھی تھی

سر شاہ میر کے کندھے پر رکھا ہوا تھا

اور ساتھ بیٹھے جونئیر سے اپنے ہاتھ دبانے کو بول رہا تھا

شاہ میر نے اس کے ڈرامے پر گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا

رضا ابھی اگر تم انسانوں کی طرح نہیں بیٹھے تو یہاں سے گھر پیدل جاؤ گے

شاہ میر کے وارننگ دینے پر وہ ایک دم سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

کہ اسی وقت جیپ رکی

جیپ کیوں روکی ہے ساجد

شاہ میر نے ڈرائیونگ کرتے ساجد سے کہا

سر یہ باہر کسی کی گاڑی خراب ہوئی ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ان کی مدد کے لیے

موسم خراب ہو گیا تو

ایسی جگہ سے جانے میں مسئلہ ہو گا

ساتھ لیڈیز بھی ہے

ٹھیک کیا

تم رو کو ساجد رضا جا کر دیکھ کر آؤ کہ کیا مسئلہ ہے

یار میرے پاؤں میں

ابھی وہ جملہ مکمل کرتا کہ شاہ میر کی گھوری پر کھڑا ہو گیا

تم بھی آؤ اگر یہ سازش ہوئی اور مجھ پر حملہ ہو گیا

تم نہ بھی کہتے تو آ رہا تھا میں ورنہ تم وہاں بھی اپنی شیخی بھگاڑنے لگ جاتے

\----------

آج تین سال بعد وہ پاکستان آئی تھی

وہ بھی ماہر کو بتائے بغیر کیونکہ وہ ہر دفعہ اسے منع کر دیتا تھا کہ وہ اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرے

لیکن آج وہ فجر کو ساتھ لے کر پاکستان آ گئی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہاں ہی تو سب کچھ تھا اس کا

اتنے پیارے رشتے محبت سب یہی تو تھا اور یہی تو اس نے یہ سب کھو دیا تھا

کیا وہ شاہ میر کو یاد بھی ہو گی

یا وہ موو آن کر گیا ہو گا

وہ اسے دیکھے گا تو پہچانے گا بھی یا نہیں

ابھی وہ انہیں سوچو میں گم تھی کہ فجر کی آواز سن کر ہوش میں آئی جو حماد بھائی سے کوئی بات کر رہی تھی

حماد دیا کا کزن تھا

حماد کا یہاں آبائی گھر تھا جہاں اکرام صاحب اور عائشہ بیگم کی ڈیڈ باڈیز لے کر وہ آئے تھے

حماد کو کام کے سلسلے میں پاکستان آنا تھا اسی لیے دیا بھی اسی کے ساتھ آ گئی ورنہ اسے اور فجر کو اکیلے اجازت نا ملتی

حماد بھائی کچھ نہیں ہو تا یار نیکسٹ ٹائم بھابھی کو ساتھ لے آیے گا

حماد کی بیوی ڈاکٹر تھی اور اسے لیو نہیں ملی تھی اسی لیے حماد کو اکیلے آنا پڑا اور اب وہ اداس ہو رہا تھا

وہ تو میں آ جاؤ گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن شادی کے بعد فرسٹ ٹائم آیا ہوں میں چاہتا تھا وہ بھی آتی

ہاہاہاہا کتنے کیوٹ لگ رہے ہیں آپ بھائی

بھابھی کو پتا چلے کتنا خوش ہو گی کے ان کے شوہر کا ان کے بغیر دل نہیں لگ رہا

اور یہ دن پتا نہیں کب آئے گا

یہ لڑکیاں کبھی بھی خوش نہیں ہوتی بھائی فارس نے پیچھے بیٹھی فجر کو دیکھ کر کہا

فارس حماد کا چھوٹا بھائی تھا

کیونکہ تم لوگوں کو خوش کرنا ہی نہیں آتا

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ ایک دم سے گاڑی رک گئی

شٹ ٹائر گیا

حماد نے سٹیرنگ پر ہاتھ مار کر کہا

چلو فارس ٹائر بدلے

وہ دونوں باہر چلے گئے

لیکن ان سے ہو ہی نہیں رہا تھا

جب دیا اور فجر بھی باہر نکل کر ان کے سر پر کھڑی ہو گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کب تک ہو گا تم سے یہ فارس دیا نے فارس سے کہا جو کب سے لگا ہوا تھا

یار میں نے پہلے کبھی نہیں کیا

اب ٹرائے کر تو رہا ہوں

ابھی وہ اپنی باتوں میں ہی مصروف تھے کے ان کے ساتھ دو جیپ آ کر رکی لیکن انہوں نے کوئی دیہان نہیں دیا

بس ہو گیا دیکھو دیا میں نے کر دیا فارس دیا کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہوا تو اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر اسے ویل ڈن کہا

تو پیچھے سے آئی آواز پر دیا کا پورا وجود ساکت ہو گیا

\----------

شاہ میر اور رضا باہر آئے تو ایک لڑکی اور لڑکا موبائل میں مصروف تھے شاید وہ کچھ دیکھ رہے تھے

جبکہ ایک لڑکی اور لڑکا ٹائر لگا رہے تھے

اسے وہ دونوں کپل ہی لگے

اس نے پہلے ویٹ کیا کہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھے تو وہ پوچھے لیکن

وہ تو خود میں ہی مصروف تھے

کہ شاہ میر کو خود مخاطب کرنا پڑا

Excuse me Sir

Do you need any help?

شاہ میر کی آواز پر فارس یونہی دیا کا ہاتھ پکڑے پلٹا شاہ میر کو لگا کسی نے اس کے جسم سے روح کھینچ لی ہے

وہ اسے اتنی دیر بعد ملے گی وہ بھی کسی اور کا ہاتھ تھامے ہوئے ایسا تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

وہ جو سوچتا تھا کہ وہ اسے ملے گی تو وہ اسے اپنے سینے میں چھپا لے گا

اب ساکت آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

جب فارس کی بات پر خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا

شکریہ آفیسر بٹ ہمارا ہو گیا

فارس بھی شاہ میر کے عجیب سے انداز پر دیکھنے پر حیران ہوا جواب پھر سے دیا کو دیکھ رہا تھا

تو فارس نے اپنا ہاتھ دیا کے کندھے کے گرد رکھا اور

شاہ میر کو اللہ حافظ کہہ کر دیا کو گاڑی میں بٹھا کر خود اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

جبکہ وہ ابھی بھی ساکت نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا جو دیا کو دیکھ کر حیران ہوا تھا وہی نظریں سامنے اٹھی تو پلٹنا بھول گئی وہ اس کی چڑیا ہی تھی جو حیران نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

ایک دم کے لیے رضا کو اس کی آنکھوں میں نمی نظر آئے پر دوسرے ہی لمحے انہی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نظر آئی

نفرت دیکھ کر تو رضا کا دل تڑپ گیا ابھی وہ آگے بڑھتا کہ وہ ساتھ کھڑے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر کار میں بیٹھ گئی

اب فرنٹ سیٹ پر دیا اور فارس بیٹھے تھے

اور بیک پر حماد اور فجر

حماد نے کھڑکی سے منہ نکال کر انہیں اللہ حافظ کہا

جب کہ فارس نے یہ زحمت بھی نہ کی اور زن سے گاڑی نکال لے گیا

جب کے شاہ میر کو لگا وہ اس کا دل بھی اسی گاڑی کے نیچے کچل گیا ہے

\----------

عجیب تھے یار وہ آفیسرز بھی کیسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے

وہ سب ڈنر کر رہے تھے

جب فارس نے کہا

اسے رضا اور شاہ میر ایک آنکھ نا بھائے

Overreact

کر رہے ہو وہ لڑکیوں کی وجہ سے دیکھ رہے ہو گے کہ ہمارے ساتھ ہے یا نہیں

آج کل کے ماحول کا پتا تو ہے

ایک تو بیچارے اتنی دیر کھڑے رہے جب تک ہم لوگ آ نہیں گئے حماد نے فارس کی بات کی نفی کی

جب کہ دیا اور فجر سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف تھی

اب دیا انہیں کیا بتاتی کہ وہ وہاں کیوں کھڑے ہوئے تھے یہ بات وہ دل میں ہی سوچ سکی

اس حویلی نما گھر میں حماد لوگوں کے گاؤں سے آئی ملازمیں رہتی تھی اس لیے انہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا

یہاں اکیلے رہنے میں وہ حویلی کے پیچھے بنے کوارٹر میں رہتی تھیں ان میں دو بزرگ اور باقی لڑکیاں

بھی تھی کچھ گھر کے اندر رہتی تھی تقریباً دس پندرا تھی جو حویلی کی دیکھ بھال بھی کرتی تھی

دیا صبح ہم مال جا رہے ہیں مجھے شاپنگ کرنی ہے اور تمہیں یہاں کے مالز کا آئیڈیا ہو گا تو ٹائم بچ جائے گا

فارس نے دیا سے کہا کیونکہ وہ آتے ہوئے زیادہ سامان نہیں لایا تھا

اس کا کہنا تھا وہ پاکستان سے شاپنگ کرے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یاد ہے مجھے لیکن ٹائم پر اٹھ بھی جانا

میں سونے جا رہی ہوں

فجر نے انہیں باتوں میں مصروف دیکھ کر کہا

دیا نے ایک نظر فجر کی طرف دیکھا وہ اس کے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہ رہی تھی

لیکن وہ بالکل بے تاثر تھا

میں بھی سونے جا رہی ہوں صبح جلدی اٹھ جانا

دیا فارس سے کہہ کر فجر کے پیچھے روم میں چلی گئی

شاہ میر رات سونے کے لیے لیٹا تو بار بار دیا اور فارس کا چہرہ سامنے آجاتا

دیا کہ آنکھوں میں اپنے لیے خالی پن دیکھ کر اس کے دل پر کیا گزری تھی صرف وہی جانتا تھا

وہ جو کہتا تھا کہ اگر کوئی اس کی طرف دیکھے گا بھی تو وہ اسے جہنم واصل کر دے گا اور دیا کو قید کر لے گا

آج پھر ہمیشہ کی طرح کچھ نہیں کر پایا

اپنی بے بسی پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا

اگر فجر نے تمہیں کچھ بتایا تھا تمہیں مجھ پر شک تھا گلہ تھا تو پوچھتی تو ایک بار

تمہاری جدائی کو ناراضگی اور سزا کے طور پر قبول کر لیتا میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم آتی تو اپنی سانسوں میں بسا کر رکھ لیتا کبھی دور نا جانے دیتا

لیکن اس بیوفائی کے لیے کبھی معاف نہیں کرو گا

اس کے لیے تمہیں مجھے جواب دینا ہی ہو گا

لاکھ نا چاہنے کے باوجود بھی ایک آنسو پلکوں کی بار توڑ کر بہہ گیا

\----------

دیا روم میں آئی تو

فجر سونے کے لیے لیٹ چکی تھی وہ بھی ساتھ آ کر لیٹ گئی فجر نے ایک دم سے اس کے سامنے اپنا موبائل رکھ دیا

دیا جو پہلے حیران ہوئی لیکن موبائل پکڑ لیا

وہ فجر سے کچھ پوچھتی کہ اس نے کروٹ بدل لی

دیا نے موبائل آن کیا تو سامنے ہی شاہ میر کی پروفائل تھی

تو دیا خوشی سے اٹھ بیٹھی

اس نے کتنی بار ٹرائے کی تھی لیکن کبھی نہیں ملی

لیکن آج شاید فجر نے کیپٹن شاہ میر لکھ کر کی تھی اسی لیے مل گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن اگلی پیکچرز دیکھ کر دیا کو لگا کسی نے بے دردی سے اس کے ارمانوں کا خون کر دیا ہو

کیونکہ ان پکچرز میں شاہ میر کے ساتھ کوئی لڑکی تھی وہ کسی بات پر ہنس رہے تھے جب پکچر لی گئی

اس کے بعد ایک پکچر پر رضا شاہ میر اور دو لڑکیاں اور تھی

ان چاروں نے آرمی یونیفارم پہنا ہوا تھا

دیا نے ویسے ہی موبائل بند کر کے رکھ دیا

تم بہت برے ہو شاہ میر

تم نے غلط کہا تھا شاہ میر میرے ہاتھ کی لکیروں میں تمہارا ساتھ محبت جنون نہیں بلکہ بے وفائی تھی

کتنے ہی آنسوؤں آنکھوں سے بہہ گئے

\----------

یہ تمہاری جلدی ہے فارس شام کے چار بجے

یار نہیں آنکھ کھلی میری

نئیں جگہ تھی نا اسی لیے رات جلدی نیند نہیں آئی مجھے

فارس نے اس کا غصہ کم کرنے کو وضاحت دی

اور اس کے بعد

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا نے آبرو آچکا کر پوچھا

یار تیار شیار ہونے میں اتنا ٹائم تو لگ ہی جاتا ہے

اب ٹائم ناویسٹ کرو چلو جلدی شاپنگ کرتے ہیں

فجر اور حماد بھائی تو آتے ہی کھانے کے لیے چلے گئے ہیں

جیسے گھر سے کچھ کھا کر نہیں آئے ہم فری ہو گئے تو میں چلی جاؤ گی رکو گی نہیں

دیا نے فارس کو گھسیٹتے ہوئے کہا

اب وہ دونوں شاپنگ کر رہے تھے

دیا کو اللہ اللہ کر کے کوئی چیز پسند آتی

اور فارس بیچارا سا منہ لے کر بیٹھ جاتا

اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے تم کیوں کہہ رہی تھی کہ ہم لیٹ ہو جائے گے

وہ اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا

جس پر دیا نے دیہان دینا ضروری نہیں سمجھا

ابھی دیا آگے جاتی کہ فارس اس کا ہاتھ پکڑ کر جیولری شاپ میں لے آیا

اب تم چپ رہو اور مجھے کرنے دو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو بٹھا کر

فارس نے جیولر کو رنگز دکھانے کو کہا

یہ کیسی ہے فارس نے دیا کو ایک بہت پیاری رنگ دکھائی

وہ واقع میں بہت پیاری رنگ تھی

جو ایک کراؤن کی شیپ میں بنی تھی اور اس پر چھوٹے چھوٹے پرپل کلر کے نگ لگے ہوئے تھے

فارس نے دیا کا ہاتھ پکڑ کر وہ رنگ پہنا دی اور پیمنٹ کرنے لگا

لیکن شیشے کا پار کسی نے یہ منظر آگ برساتی نظروں سے دیکھا تھا

\----------

شاہ میر جسے رضا زبردستی ساتھ لایا تھا

اب یہاں آکر رضا کو مصروف دیکھ کر باہر آیا تو اس کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو اس کا دل کیا

سب جلا کر بھسم کر دے

ابھی وہ خود اندر جاتا کہ دیا

باہر آئی شاید وہ کسی کو ڈھونڈ رہی تھی جبکہ

اس کے ساتھ موجود لڑکا اور جیولری دیکھ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا آگے جاتی کہ شاہ میر لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اس کے پاس پہنچا اور اس کی کلائی اپنی سخت گرفت میں لیتا تقریباً اسے گھسیٹنے کے انداز میں کھینچتے ہوئے باہر لے گیا

دیا نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام ہو کر اس نے اپنی کوشش ختم کر دی

شاہ میر نے گاڑی کا دروازا کھول کر دیا کو اندر دھکا دیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی دیا کو لگا شاید یہ اس کا آخری سفر ہے

کیونکہ شاہ میر بہت سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا

شاہ میر پاگل ہو گئے ہو کار روکے

لیکن شاہ میر نے روکنے کی بجائے سپیڈ بڑھا دی

\----------

گاڑی ایک دم سے رکی تو شاہ میر نکل کر دیا کی طرف آیا اور اس کی کلائی سے پکڑ کر اسے لیے گھر کی طرف بڑھا

یہ ایک سنسان سی جگہ تھی دیا نے پہلے تو باہر دیہان نہیں دیا اب ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی جنگل کے بیچوں بیچ آ گئی ہو وہ

کیونکہ گھر کہ ارد گرد درخت ہی درخت تھے دور دور تک ایسا ہی تھا جبکہ گھر اسے کوئی نظر نا آیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر بہت درد ہو رہا ہے ہاتھ چھوڑو میرا

تم مجھے بتمیزی کرنے پر مجبور کر رہے ہو ہاتھ چھوڑا میر اشاہ میر

دیا نے اپنے ناخن اس کے ہاتھ میں گاڑھے لیکن وہ بنا اثر لیے اسے لے کر اندر بڑھا

لاؤنج سے ہوتے ہوئے وہ اسے لیے کمرے کی طرف بڑھا

کمرے میں آ کر اس نے دیا کو سامنے صوفہ پر دھکا دیا اور خود دروازا لوک کرنے لگا

اس منظر پر دیا کہ آنکھوں کے سامنے ایک دفعہ پہلے کا منظر گھوم گیا

لیکن تب میں اور اب میں کتنا فرق تھا

وہ سر جھٹک کر کھڑی ہوئی اور دروازے کی طرف بڑھی جب شاہ میر نے کندھوں سے پکڑ کر دیوار سے لگا دیا

تو میں یہ مان لوں کہ دیا اکرام شاہ تم بیوفائی کر چکی ہو

اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر دیا کے ارد گرد رکھ کر اس کے چہرے پر جھک کر کہا

دیا نے نظریں اٹھا کر اس ستمگر کو دیکھا جو خود ہر الزام اس پر ڈال رہا تھا خود بیوفا ہوتے ہوئے اسے بیوفا کہہ رہا تھا

شاہ میر کی بات پر دیا کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ آئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ساڑھے تین سال یہ عرصہ کم تو نہیں تھا

جو اس نے اس کی یاد میں گزارا فجر کے اتنا کچھ کہنے کے باوجود بھی اس کا دل نہیں مانا

کتنی اذیت میں تھی وہ

تمہاری وفا سے میری بے وفائی بہت بہتر کیپٹن شاہ میر شاہ

جانے دیں مجھے

شاہ میر نے اپنے ہاتھ سے دیا کا منہ دبوچا تو دیا کو لگا اس کا جبڑا ٹوٹ جائے گا تکلیف سے آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے

اور تمہیں کیوں لگتا ہے میں بیوفائی معاف کروں گا بے بی گرل

کہا تھا نا تمہیں مار تو نہیں سکتا لیکن قید کر سکتا ہوں

اور یہ قید مرنے سے بھی بری ہو گی

وہ ایک دم سے دیا کے چہرے پر دھاڑا تو وہ سانس تک روک گئی

سانس لو دیا

وہ پھر سے دھاڑا

کیونکہ اب ایسے کئی مواقع آئے گے جب تمہیں اپنی یہ سانسیں بند ہوتی محسوس ہو گی

دیا نے ایک دم سے اسے دھکا دے کر پیچھے کیا

تو تم بتاؤ مجھے شاہ میر جو اتنا عرصہ میں نے قید کا کاٹا وہ کس سزا کی قید تھی

تم سے محبت کرنے کی یا تمہارا انتظار کرنے کی

ہاں وہ ایک دم سے اپنے بال نوچتے ہوئے چیخی

تم گئے تو مجھے لگا میری زندگی میری سانسیں میرا وقت آزادی سب چلی گئی

ہر آزادی کے باوجود تمہاری محبت کی قید میں تھی

ہر پل ہر لمحہ سسک سسک کر گزارا تمہارا انتظار کیا دم گھٹتا تھا میرا تنہائی جان لیتی تھی میری کوئی نہیں تھا کوئی بھی نہیں کتنا پکارا میں نے کتنا چیخی چلائی لیکن سب چلے گئے مجھے انتظار تھا تمہارا کہ آؤ تاکہ میں سانس لے سکو

میں یہ زندگی جی سکو اور تم دیا ایک دم سے اس کی طرف بڑھی جو بت بنے کھڑا تھا اور اس کا کالر دونوں ہاتھوں سے دبوچا

تم مجھے بیوفا کہہ رہے ہو تو ہوں میں بیوفا

کیونکہ تم سے وفا نبھانا بہت مہنگا پڑا مجھے

وہ وہی بیٹھتی چلی گئ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر ابھی اسے اٹھاتا کہ اس کے ہاتھ کی انگلی میں وہ رنگ دیکھ اشتعال کی ایک شدید لہر وجود میں سرایت کر گئی

جو دکھ تکلیف کچھ دیر پہلے تھی وہ ایک دم سے ختم ہو گئی

شاہ میر نے دیا کا ہاتھ اپنی سخت گرفت میں لیا

تو یہ کیا ہے دیا اکرام شاہ

شاہ میر ایک دم سے دھاڑا تو دیا نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو

پھر تلخ سا مسکرائی

ابھی بتایا تو بیوفا ہوں میں

کتنا عجیب شخص تھا خود کہاں تھا کیوں نہیں رابطہ کیا اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہہ رہا تھا اور اس پر مسلسل الزام لگائے جا رہا تھا

شاہ میر نے دیا کہ ہاتھ کو اتنی زور سے دبایا کہ اسے لگا اس کا ہاتھ ٹوٹ جائے گا رنگ اسے اپنی انگلیوں میں گڑھتی محسوس ہوئی

اگر تم چاہتی ہو میں تمہارے اس دو ٹکے کے عاشق کو زندہ نا گاڑ دوں تو مجھے سچ سچ بتاؤ دیا

شاہ میر پھر سے دھاڑا کہ دیا کا چہرہ ڈر سے سفید پر گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نن۔ نہیں اسے کچھ نہیں کہو گے سنا تم نے اگر اسے کچھ ابھی دیا اسے کچھ کہتی کہ دیا کے بال شاہ میر کی گرفت میں تھے

وہ** شاہ میر نے اسے گالی دی تو دیا کی آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئی

اس روپ میں کب دیکھا تھا اسے

وہ میری محبت میرا جنون میرے اتنا سالوں کے انتظار

کا حاصل مجھ سے چھین رہا ہے اور میں کچھ کہو بھی نا

تم صرف میری ہو دیا صرف اور صرف میری اس جسم پہ روح پہ اور ان آتی جاتی سانسوں پر صرف

صرف شاہ میر شاہ کا حق ہے

صرف اور صرف میرا

اگر شوہر ہے تو عدت پوری ہونے تک کا انتظار کرو گا

اگر منگیتر ہے تو یہ زحمت اب نہیں کرو گا

تو بتاؤ بے بی گرل

کیا رشتہ ہے تمہارا

شاہ میر نے دیا کے بال سہلاتے ہوئے کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کک۔۔کزن ہے میرا او۔۔اور یہ رنگ اس نے کسی کو پرپوز کرنے کے لیے لی تھی

لیکن یہ مجھے پسند آگئی تو میں نے رکھ لی بس اور کچھ نہیں شاہ میر

دیا نے ہچکیوں سے روتے ہوئے جواب دیا

تو شاہ میر کو سکون ہوا

لیکن اب اس نے دیا کو سمجھنے کا موقع دیے بنا وہ رنگ اس کے ہاتھ سے کھینچی تکلیف سے دیا کی چیخ نکل گئی

شاہ میر وہ رنگ لے کر کھڑکی کے پاس گیا

اور اسے باہر پھینک دیا

اب وہ موبائل نکال کر کسی کو کال کر رہا تھا

اگلے دس منٹ میں اس لوکیشن پر پہنچوں قاضی اور گواہ لے کر

سوال مت کرو

جلدی پہنچو

\----------

وہ دیا کی طرف بڑھا تو دیا ایک دم سے کھڑی ہو کر پیچھے کو قدم لینے لگی

دیکھو شاہ میر میں بالکل بھی نکاح نہیں کرو گی

سمجھے تم

دیا نے انگلی اٹھا کر شاہ میر کو وارن کرنے کے انداز میں بولی

جیسے شاہ میر دیا کی طرف بڑھ رہا تھا ویسے ویسے ہی دیا پیچھے ہوتی جا رہی تھی کہ ایک دم سے وہ دروازے کے ساتھ جا لگی

اپنے پیچھے دروازا محسوس کر کے دیا نے جلدی سے پلٹ کر اسے کھولنا چاہا کہ شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور دیا کو ایسے ہی دروازے کے ساتھ لگا دیا

مجھے تم سے تمہاری محبت اور قربت سے مطلب ہے دیا

نکاح نہیں کرنا تو نا کرو

لیکن آج تم مجھے روک نہیں پاؤ گی

اپنے ہجر اور محبت کی داستان تو اب میں تمہارے وجود پر لکھ کر رہو گا

اور تمہیں آج میری شدتیں برداشت کرنی پڑے گی

پھر چاہے تم راضی ہو یا نا ہو

کیونکہ اب دوبارا نہیں کھو سکتا میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو اپنی گردن پر شاہ میر کی گرم سانسیں محسوس ہو رہی تھی

دیا کا رخ ایک دم سے اپنی طرف کر کے شاہ میر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا

کتنی دیر وہاں اپنی شدتیں لٹانے کے بعد جب اسے دیا کی بند ہوتی سانسوں کا احساس ہوا تو اسنے اپنے لب آرام سے دیا کے لبوں سے جدا کیے

دیا شاہ میر کے کالر کو پکڑے اپنی بے ترتیب ہوئی دھڑکنیں سنبھال رہی تھی

جب شاہ میر نے پھر سے اس کی گلاب کی پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا اور اپنی سانسیں اس کی سانسوں سے الجھا دی

اپنی مرضی کرنے کے بعد وہ پیچھا ہٹا تو دیا سرخ چہرہ اور آنکھیں لیے اسے گھور رہی تھی

لیکن وہ بنا اثر لیے اس کے گردن پر جھک گیا

شاہ میر ہٹو پیچھے

دیا نے دھکا دینا چاہا لیکن وہ تو اپنی جگہ سے ذرا بھی نہ ہلا

کیسے اپنی منمانیاں کر رہا تھا

اور اس کی کوئی بات ہی نہیں سن رہا تھا

ایک بار تو کہہ دیتا کہ میں پیار کرتا ہوں دیا میں نے انتظار کیا لیکن نہیں دیا بس یہ سوچ ہی سکی

اب تم بتاؤں کیا اب بھی نکاح نہیں کرنا

شاہ میر نے ایسے ہی گردن میں منہ چھپائے سوال کیا

تو دیا کا دل کیا اس کا گلا دبا دے

کیا اب اس کے پاس کوئی آپشن بچ رہا تھا جس کی بنا پر وہ اس جلاد سے رہائی حاصل کر سکے

نہیں اب ہٹو پیچھے

تو شاہ میر ایسے پیچھے ہٹا جیسے سب باتیں اسی کی تو مانتا آیا

ہے

اب بے شرموں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا

بے بی گرل مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ اتنے ٹائم بعد ملو گی تو ڈائریکٹ ہماری گولڈن نائٹ ہو گی

شاہ میر کی بے شرمی پر وہ ہمیشہ کی طرح دانت کچکچا کر رہ گئی

بھاگنے کا سوچنا بھی نہیں دیا

اگر ایسا کیا تو مجھ سے نرمی کی امید بھول جانا

ایک دم سے اس کے تاثرات بدلے اور اپنی بات کہہ کر باہر چلا گیا

جب کی دیا وہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ خوش ہو یا روئے وہ ہمیشہ کے لیے اس کی ہو رہی تھی اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا

لیکن وہ پکچرز

وہ بدگمان نہیں ہونا چاہتی تھی لیکن وہ سوچنے سے خود کو روک بھی نہیں پا رہی تھی

شاپنگ کے دوران اس کا دیہان جب شاہ میر پر گیا تو وہ اسے کہی نہیں دکھا

رضا نے کالز کی تو اس نے فون بند کر دیا رضا نے فون کو گھور کر دیکھا جیسے وہ شاہ میر ہو

پھر اس نے سوچا شاید اکیلے کھانے بیٹھ گیا ہو

اتنے عرصے میں یہی عادت تھی جو ابھی تک سلامت تھی

وہ اس سائیڈ آیا تو اسے شاہ میر تو کہی نظر نہیں آیا لیکن واپس پلٹتے رضا کی غیر ارادی نظر سامنے اٹھی تو غصے سے خون کھول اٹھا

فجر کل والے لڑکے کے ساتھ بیٹھی ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی

شاید رضا کی نظروں کی تپش ہی تھی جو اس نے گردن گھما کر اپنے دائیں طرف دیکھا

رضا کو دیکھ کر پہلے شاید وہ ٹھٹھکی پھر اس نے اپنے سامنے بیٹھے لڑکے کو زبردستی اپنے ہاتھ سے کچھ کھلانے کی کوشش کی جس پر وہ فجر کا ہاتھ پکڑ کر روکنے کی کوشش کر رہا تھا

اور رضا بس یہی تک برداشت کر سکتا تھا

\----------

فجر جو حماد کو دیکھ کر ہنس رہی تھی کیونکہ وہ سپائیسی کھانا نہیں کھاتا تھا
اب فجر نے بریانی منگوائی جو نارمل تھی لیکن اسے کھاتے بھی حماد کی ناک آنکھیں سرخ ہو چکی تھی
ہاہاہا پتہ چلا ہم کیسے آپ لوگوں کے پھیکے کھانے کھاتے تھے
بس میری بہن میری توبہ
افففف بہت مرچی تھی یار
فجر کو ایسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس نے نظر گھما کر دیکھا رضا کو دیکھ کر وہ دھک سے رہ گئی
لیکن اس کی لال انگارا نظریں دیکھ کر ٹھٹھکی پھر اسے محسوس ہوا کہ وہ حماد کو دیکھ کر غصہ ہو گا تو اسے جیلس فیل کروانے کے لیے وہ زبردستی حماد کو اپنے ہاتھ سے کھلانے لگی
لیکن وہ شاید بھول چکی تھی کہ وہ دونوں دوست کتنے بے شرم اور ڈھیٹ تھے جن کا مقابلہ وہ کبھی نہیں کر سکتی تھی
تبھی رضا تن فن کرتا اس کے سر پر پہنچا تو حماد نے چونک کر دیکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ کل والا آفیسر تھا جو راستے میں ملا تھا

حماد اسی وقت پہچان گیا تو سلام کرنے میں پہل کی

السلام و علیکم آفیسر

جب کہ رضا فجر کو گھور رہا تھا

وعلیکم السلام حماد کے سلام کرنے پر وہ حماد کی طرف مڑا

ابھی حماد کچھ کہتا کہ رضا نے فجر کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا

معذرت بھائی صاحب میں کچھ دیر کے لیے اپنی فرینڈ سے بات کرنا چاہتا ہوں

آپکی بہن کو بحفاظت آپ تک پہنچا دوں گا یہ ایک فوجی کا وعدہ ہے

حماد یا فجر روکتے یا کچھ کہتے وہ اپنی سنا کر فجر کا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گیا

\----------

وہ پارکنگ میں آیا تو وہاں کار نہیں تھی

تب اس کا دیہان گیا کہ فجر کے ساتھ دیا بھی نہیں تھی مطلب کہ اس کا دوست پہلے ہی اپنی دلہنیا لے کر بھاگ چکا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ کچھ سوچتا کہ فجر نے پوری طاقت سے اس کے ہاتھ پر کاٹا جس پر رضا نے فوراً سے اس کا ہاتھ چھوڑا

تو فجر باہر کی طرف بھاگی

رضا نے اس کے بھاگنے پر دانت کچکچائے

جنگلی عورت چھوڑو گا نہیں

رضا اس کے پیچھے بھاگتا

کہ اسے فجر واپس اس کی طرف آتی نظر آئی فجر گرتی پڑتی رضا کے پاس آئی اور اس کا بازو پکڑ کر بامشکل کھڑی ہوئی

رضا کچھ سمجھتا کہ فجر نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

رضا کتا فجر نے ہانپتے ہوئے رضا سے کہا تو اس کا حیرت سے منہ کھل گیا

مطلب ان کا بہت مزاق تھا ایک دوسرے کو تنگ بھی کرتے تھے لیکن اب وہ آرمی آفیسر تھا اس سے عمر میں بڑا بھی اور وہ کیسے منہ پھاڑ کر اسے کتا بول رہی تھی

رضا کتا فجر نے روہانسی آواز میں کہا تو رضا نے غصے سے اسے گھورا

شٹ اپ فجر مانا میری غلطی تھی لیکن تم ایسے گالی نہیں دے سکتی مجھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر نے حیرانگی سے دیکھا کہ کب گالی دی ابھی وہ کچھ کہتی کہ پیچھے سے کتے کے بھونکنے کی آواز آئی تو وہ رضا کے پیچھے چھپ گئی

رضا کو اب سمجھ آئی بات تو وہ کبھی سامنے سے آتے کتے کو دیکھ رہا تھا اور کبھی اپنی پیچھے چھپی فجر کو

کتا ان کے نزدیک آتا کہ رضا نے فجر کا ہاتھ پکڑ کر دوڑ لگائی وہ اتنا بھاگ تو نہیں سکتے تھے اسے لیے رضا نے فجر کو اٹھا کر وہاں کھڑی کار کی چھت پر بٹھایا اور خود بھی اوپر چڑھ گیا

اب وہ دونوں اوپر بیٹھے تھے

جب کہ کتا نیچے کھڑا ان کو گھور رہا تھا

اب کیا کریں گے رضا فجر نے رونی روہانسی آواز میں رضا سے کہا تو

وہ بس اس کی شکل دیکھ کر رہ گیا کہا وہ معافی مانگنا چاہتا تھا اور کہا اس لڑکی نے اس کے پیچھے کتا لگا دیا

یہاں بیٹھ کر اپنا گھونسلہ بنائے گے رضا نے دانت پیس کر کہا

اور نیچے کتے کو دیکھا جو ابھی بھی خون خوار نظروں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا

تم نے کہا کیا تھا جو یہ پیچھے لگ گیا رضا نے کتے کی طرف دیکھتے فجر سے پوچھا

میں نے کیا کہنا کتے سے فجر منہ میں منمنائی تو رضا نے گھوری ڈالی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہاں وہاں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا نا کہ تم آؤ اور پھر یہ بھاگنے کی پریکٹس کرے نا رضا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے نیچے دھکا دے دے اب کوئی ایسے دیکھ لیتا تو کیا عزت رہ جاتی اس کی

وہ میں جب بھاگ رہی تھی نہ تو سامنے چھوٹو سے پتھر تھا جس پر ٹھوکر لگی تو وہ اس کتے کو لگ گیا یہ سو رہا تھا وہاں تو شاید اسے لگا میں نے جان بوجھ کر مارا ہے

جب یہ اٹھا تو میں واپس بھاگ آئی تو یہ بھی پیچھے پیچھے آ گیا

فجر نے آنکھیں پٹپٹا کر جواب دیا تو رضا کا دل کیا خود کو شوٹ کر لے پیچھے آ گیا تو ایسے کہہ رہی تھی جیسے کوئی انسان کا بچہ تھا

رضا نے موبائل نکالا اور کسی کو کال کی

ہاں اشرف گاڑی لے کر آؤ لوکیشن سینڈ کرتا ہوں

رضا کا ڈرائیور کار لے آیا تو تب تک کتا چلا گیا تھا

لیکن فجر ابھی بھی اوپر ہی بیٹھی تھی

فجر اب نیچے اترو

کیوں تم جاؤ

اکیلے جانا ہی ہوتا تو اتنی دیر یہاں بیٹھتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب نیچے اترو

فجر منہ بناتی نیچے اتری اور اس کی کار میں جا کر بیٹھ گئی

اشرف گھر کون کون تھا

کوئی نہیں صاحب جی اور بیگم صاحبہ تو کسی فنکشن کے لیے گئے ہیں رات تک آئیں گے

ٹھیک ہے یہ پیسے لو تم رکشہ کروا کر آجانا

میں پرانے گھر جا رہا ہوں کوئی پوچھے تو کہنا دوستوں کے ساتھ ہوں

رضا نے پیسے نکال کر دیے اور کار میں آکر بیٹھا فجر کی طرف دیکھا جو باہر دیکھنے میں مصروف تھی

\----------

وہ فجر کو لے کر اپنے پرانے گھر آیا جس کی چابیاں ہمیشہ اس کے پاس ہوتی تھی

یہ اس کے دادا دادی کا گھر تھا جہاں اس کی ماں آنا پسند نہیں کرتی تھی

رضا کا زیادہ وقت یہی گزرتا تھا یا شاہ میر کے ساتھ

وہ فجر کو لیے اندر گیا

اور اسے لاؤنج میں بٹھا کر خود کچن میں چلا گیا

فریج سے دو کولڈ ڈرنکس نکال کر لایا ایک فجر کے سامنے رکھی ایک خود پینے لگا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جب کہ فجر اپنا موبائل نکال کر اس پر بزی ہو گئی رضا کولڈ ڈرنک پیتا مسلسل اس کی حرکات نوٹ کر رہا تھا جب فجر نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں

تو رضا نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر صوفے پر اچھال دیا تو فجر نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا جیسے اسے امید ہو کہ وہ ایسا ہی کرے گا

رضا کچھ دیر اسے گھور کر دیکھتا رہا پھر اٹھ کر فجر کے پاس نیچے صوفے پر بیٹھ کر اس کے ہاتھ تھام لیے چڑیا ایم سوری یار مجھے وہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا ان الفاظ نے صرف تمہیں ہی تکلیف نہیں دی ہر گزرتے دن کے ساتھ مجھے ان پر پہلے سے زیادہ افسوس ہوا ہے

تم تو دوست بھی ہو نا کیا دوستوں کو بھی صفائی دی جاتی ہے کہ وہ مزاق تھا یا نہیں

رضا نے فجر کی آنکھوں میں دیکھا تو وہاں صرف سرد مہری تھی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو

میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے چڑیا یار تم ناراض ہو جاؤ لڑو جھگڑوں مگر ایسے نا کرو

تمہیں پتا ہے رضا تم نے کہا تھا جیسا دیس ویسا بھیس فجر کی بات پر رضا نے چونک کر دیکھا

محبت کے بارے میں تمہارے ڈیفینیشن مجھے کافی بھائی تو میں نے لندن جا کر جیسا دیس ویسا محبت کی سمجھ رہے ہو نا تم وہاں میں نے ابھی وہ بات پوری کرتی کہ رضا ایک دم سے دھاڑا

بکواس بند کرو فجر ورنہ زبان کاٹ دوں گا تمہاری

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا ایک دم سے ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا

ہاہاہا کیوں دکھ ہو رہا ہے کہ ویسی محبت تم سے کیوں نہیں نبھائی

تو آفر دیتی ہوں اب بالکل تمہارے بھیس جیسی محبت نبھاؤں گی فجر کی بات پر رضا کا ہاتھ اٹھا اور فجر کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا

تم۔۔۔ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو فجر مجھے برا بھلا کہتی لیکن خود کو ذلیل کیوں کر رہی ہو پاگل لڑکی

رضا نے کندھوں سے پکڑ کر فجر کو جھنجھوڑا تو اس نے رضا کے ہاتھ جھٹک دیتا

کیونکہ یہ ذلالت اس سے کم ہے جو تم نے کی تھی میری رضا سمجھے تم نہیں بھولتی مجھے

تم جیسے کہو گی میں معافی مانگنے کو تیار ہوں جو کہو گی وہ کرو گا فجر لیکن یار ایسے نا کرو نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر بہت نامکمل ہوں میں یار پلیز فجر

رضا نے بے بسی سے کہا تو فجر نے چہرے کا رخ موڑ لیا

فجر ادھر دیکھو یار میں بہت کم وقت کے لیے آیا ہوں میں چاہتا ہوں اب تمہیں اپنے نام کر لو تا کہ اگر میں تم سے دور بھی ہو تو میرے دل کو سکون ہو کہ تم میری ہو واپس آؤ گا تو تمہیں اپنا منتظر پاؤں گا بس ایک بار یقین کر لو میں مر جاؤ گا لیکن یہ یقین نہیں توڑو گا تم میری ہو جاؤ نا یار میں سب ٹھیک کر دوں گا میں وعدہ کرتا ہوں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا نے ملتجی انداز میں کہا تو فجر نے اس کی طرف دیکھا

مجھ سے محبت ہے رضا فجر نے اپنا ہاتھ رضا کے گال پر رکھ کر

کہا تو رضا نے فوراً سے ہاں میں سر ہلایا

تو یہ ناٹک چھوڑ دو رضا کیونکہ بہت جلد شادی کرنے والی ہوں میں تمہاری سو کالڈ محبت کی ضرورت نہیں ہے مجھے

فجر کی بات پر پل میں رضا کی آنکھیں سرخ ہوئی اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کر کے اس نے اپنا غصہ کنٹرول کیا

جسٹ شیٹ اپ فجر اب ایک لفظ اور کہا تو زبان گدی سے کھینچ دوں گا تم ساتھ ہی ہوتی تھی نا میرے تو بتاؤ کتنی لڑکیوں سے باتیں کرتا تم نے دیکھا ہاں کبھی تمہیں جیلس کرنے یا چڑھانے کے لیے بھی میں نے کسی لڑکی کا سہارا نہیں لیا کبھی کسی دوسری لڑکی کا ذکر ہمارے درمیان نہیں لایا کبھی کسی لڑکی چھیڑا ہو میں نے تو بتاؤ محبت تھی میری تم دوست بھی تھی مزاق کر لیا تو کونسا قیامت آگئی

اندازہ تھا مجھے کے وہ مزاق کرنے لائق نہیں تھا تو پچھتایا بھی بہت ہوں میں لیکن تم دماغ سے پیدل لڑکی مزاق کو تو سچ سمجھ رہی ہے لیکن میری پاگلوں کی طرح محبت نظر نہیں آرہی

بتاؤ مجھے یہاں کوئی ہے نہیں نا تو اتنی دیر تمہاری منتیں نا کر رہا ہوتا بلکہ اپنا مقصد پورا کرتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر کو کندھوں سے تھام کر رضا دھاڑا تو فجر سے اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال ہو گیا

وہ اتنے غصے میں تھا کہ فجر سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا ایک دم سے رضا کے دھکا دینے سے فجر پیچھے پڑے صوفے پر اوندھے منہ گری رضا دھاڑ سے دروازا بند کرتا چلا گیا

کہاں تھے تم کب سے کال کر رہا ہوں رضا نے باہر آ کر شاہ میر کو کال ملائی جو اس بار اٹھا لی گئی

نکاح کر رہا تھا اسی لیے مصروف تھا شاہ میر کے آرام سے جواب دینے پر رضا کا دل چاہا سر پھاڑ دے اس کا جو اتنے آرام سے نکاح کا بتا رہا ہے اور مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا تم نے رضا نے دانت پیس کر کہا جس پر دوسری طرف کچھ دیر خاموشی چھا گئی

بالکل نہیں تم یاد ہی نہیں آئے لیکن شاہ میر کی بات سن کر وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا

تو اسی مولوی کو سمیت گواہوں کے میرے پرانے گھر بھیج دو کیونکہ ابھی وہ بات مکمل کرتا کہ شاہ میر نے اوکے کہہ کر فون بند کر دیا

تو رضا موبائل کو گھور کر رہ گیا اب وہ وہی باہر بیٹھا مولوی کا انتظار کر رہا تھا اندر جاتا تو فجر نے مزید دماغ خراب کرنا تھا

محبت مجھے چڑیا سے ہوئی تھی لیکن دماغ اس میں کیسے گدھی کا آ گیا شاید چھوٹے سائز کا ہو رضا نے کندھے آچکا کر سوچا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

\----------

وہ روم میں آیا تو دیا کچھ تلاش کر رہی تھی

اگر موبائل تلاش کر رہی ہو تو یہ رہا کار میں رہ گیا تھا پاسورڈ نہیں لگا تھا تو میں نے تمہارے کزن برادر کو میسج کر دیا کہ تم آج رات اپنی فرینڈ کی طرف رہو گی شاہ میر نے موبائل دیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جسے جھپٹنے کے انداز میں دیا نے پکڑا دیا اپنا موبائل چیک کر رہی تھی جب شاہ میر بیڈ پر جا کر دراز ہو گیا اور اب وہ استحقاق بھری نظروں سے دیا کو دیکھ رہا تھا جو شاید کوئی میسج ٹائپ کر رہی تھی

شاہ میر نے اٹھ کر دیا کو کلائی سے کھینچا تو دیا جس کا بالکل دیہان اس طرف نہیں تھا اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی اور شاہ میر کے سینے پر گری شاہ میر نے اپنا بازو دیا کہ کمر میں حائل کیا اور اسے لیے ایسے ہی بیڈ پر لیٹ گیا

جب دیا نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے کی کوشش کی تو شاہ میر نے دوسرا ہاتھ بھی اس کی کمر پر لپیٹ کر اسے مزید قریب کر لیا

آج فرار نا ممکن ہے بے بی گرل شاہ میر نے اس کی بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا

دیکھو شاہ میر دیا نے کچھ کہنا چاہا تو شاہ میر نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروا دیا

شش دیکھ ہی تو رہا ہوں لیکن تم مجھے ڈسٹرب کر رہی ہو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے دیا کا سر نیچے جھکا کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تو دیا اپنی سانس تک روک گئی

تم سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے میر دیا نے پھر سے کچھ کہنا چاہا تو شاہ

میر نے یک دم سے کروٹ بدلی اب دیا شاہ میر کی جگہ جب کہ شاہ میر دیا کہ اوپر جھکا ہوا تھا

یہ سمجھنے سمجھانے والا معاملہ ساڑھے تین سال پہلے تک تھا بے بی گرل اب میں ان فضول باتوں میں وقت نہیں برباد نہیں کرنا چاہتا اور تم چپ چاپ خود کو میرے حوالے کر دو ورنہ اپنی مرضی تو میں کرو گا ہی

شاہ میر نے دیا کے بال سہلا کر جواب دیا تو وہ اسے گھورنے لگی جس پر شاہ میر کھلا کھلا کر ہنسا کتنی دیر بعد دیا نے اسے ایسے دیکھا تھا وہ بے خودی میں شاہ میر کو دیکھتی چلی گئی چونکی تو تب جب وہ پوری شدت سے اس کی گردن پر جھک چکا تھا

دیا نے شاہ میر کو دھکا دیا تو وہ جو اسے محسوس کرنے میں مدہوش تھا دیا کے دھکا دینے پر حیران نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جو اپنی سانسیں بحال کر رہی تھی دیا ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھ کر جانے لگی کہ شاہ میر نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیا

تم مجھے خود سے دور کر دو اس کی اجازت تو تب تمہیں نہیں دی تھی جب کوئی رشتہ نہیں تھا تو اب تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے فراک کے پیچھے لگی ڈوری کو ایک جھٹکے سے کھینچا کہ وہ ٹوٹ گئی اور اب وہاں وہ اپنا جان لیوا لمس چھوڑ رہا تھا

دیا نے بگڑے تنفس کے ساتھ رخ موڑ کے شاہ میر کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھے

اپنے سینے پر رکھے دیا کے ہاتھوں کو شاہ میر نے دیکھا اپنے ہاتھوں میں دیا کے ہاتھ قید کر کے شاہ میر نے جھک کر ہونٹوں سے چھوا تو دیا کے روح تک کانپ گئی

شاہ میر نے دیا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں پر رکھا تو دیا نے شاہ میر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا

شاہ میر نے جب کوئی ردِ عمل ظاہر نا کیا تو کے دیا نے پلکیں اٹھا کر دیکھا تو شرم سے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا کیونکہ شاہ میر اپنی بے باک نظروں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

دیا نے گھبرا کر نظروں کا رخ پھیرنا چاہا لیکن اس سے پہلے شاہ میر نے اپنی سانسیں دیا کی سانسوں سے الجھا دیں دیا کی کمزور مزاحمتیں شاہ میر کی شدتوں کے آگے دم توڑتی چلی گئی

\----------

رضا اپنے سامنے چیزیں پٹختی فجر کو دیکھ رہا تھا

جسے ڈرا دھمکا کر نکاح تو کر لیا اب وہ اپنا غصہ اس کے گھر کا سامان توڑ کر رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ مزید نقصان کرتی کہ رضا ایک دم سے اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کی طرف بڑھا

فجر جو رضا کو اپنی طرف آتے دیکھ رہی تھی ارد گرد کوئی چیز تلاش کرنے لگی تا کہ اسے مار سکے لیکن اس سے پہلے ہی رضا نے اسے سمجھنے کا موقع دیے بنا اپنے کندھے پر اٹھا لیا

چھوڑوں جنگلی انسان آج میں تمہارا قتل کر دوں گی اپنے ہاتھ اور پاؤں سے رضا کو مارتے ہوئے مسلسل وہ چیخ رہی تھی

لیکن رضا نے ڈھیٹ بنا اسے روم میں لایا اور پاؤں کی مدد سے دروازا بند کر دیا ابھی وہ فجر کو نیچے اتارتا کہ وہ مزید اس کے ساتھ چپک گئی

رضا نے دوبارا کوشش کی لیکن فجر نے اپنا حصار تنگ کر دیا

فجر اتر و نیچے رضا کو پتا تھا اس کی محبت میں تو وہ چپک نہیں رہی ضرور اس کی شامت آنی ہے

اور دوسری طرف فجر جسے اب یاد آیا کہ رضا اسے آج تھپڑ مار چکا ہے تو بدلہ لیے بنا کیسے رہتی

رضا فجر نے اتنے پیار سے سرگوشی کی کہ رضا کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

حکم جانِ رضا اپنا حصار فجر کے گرد تنگ کر کے جذبات سے چور آواز میں کہا تو ایک پل کو فجر رہ بھی گڑبڑا گئی لیکن بدلہ تو لینا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسی لیا آرام سے اپنا چہرا رضا کے سامنے کیا تو نظریں رضا کی جذبات سے سرخ ہوتی نظروں سے ٹکرائی تو فجر تو ہمت کر کے رضا کے کالر پر ہاتھ پھیرا

فجر کی اس حرکت پر رضا نے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس کیا

اپنے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر اس نے فجر کے حرکت کرتے ہاتھوں کو دیکھا جو اب اس کا دوسرا بٹن کھول رہے تھے

رضا کو فجر سے اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی فجر کے گرد اپنا حصار اور تنگ کیا تو وہ بالکل اس کے سینے سے آ لگی

اتنے قریب ہونے پر فجر کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا لیکن ہمت کر کے اس نے دو بٹن تو کھول لیے تھے لیکن آگے کا ارادہ کینسل کر دیا ڈر تھا کہی خود پر ہی بھاری نا پر جائے بدلہ

اپنی مخمور ہوتی نظروں سے دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا فجر کو اپنے پاؤں پر کھڑا رہنا محال لگ رہا تھا لیکن ہمت کر کے رضا کی گردن پر جھکی تو رضا اپنی سانسیں تک روک گیا فجر کے لمس کو محسوس کر کے رضا نے اپنی آنکھیں بند کی لیکن ایک دم سے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں جب اسے فجر کے عمل میں شدت محسوس ہوئی اور پھر رضا کی چیخیں تھی اور فجر کے قہقہے کیونکہ فجر نے رضا کی گردن پر جا بجا اتنی

زور سے کاٹا تھا کہ خون نکلنے لگ گیا اب وہ فجر کو پیچھے کر رہا تھا فجر کو خود سے دور کرنے پر وہ بھاگ کر شیشے کے پاس گیا فجر نے موقع دیکھتے خود کو واشروم میں لاک کر لیا

اتنی آسانی سے تو تمہارے ہاتھ نہیں آؤ گی میں

\----------

رات کہ کسی پہر دیا کی آنکھ کھلی تو شاہ میر کمرے میں نہیں تھا وہ کمرے سے باہر آئی تو وہ اسے کہی نا دکھا ایک کمرے کا دروازا کھلا محسوس کر کے دیا اس میں داخل ہوئی تو وہ وہاں بھی نہیں تھا

ابھی دیا پلٹتی کہ اس کی نظر روم کے فرش پر پری جس پر چوڑائی کی شکل کا سوراخ تھا دیا اس کے پاس آئی تو نیچے جانے کا راستہ تھا

جاؤ یا نا اگر شاہ میر یہاں نا ہوا تو اور اگر یہ خود سے بند ہو گیا تو نہیں میں نہیں جاؤ گی یہاں بیٹھ کہ ویٹ کرتی ہوں اگر شاہ میر آ گیا تو اس سے پوچھو گی وہ وہاں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی لیکن پھر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ نیچے اترنے لگی

جیسے جیسے وہ نیچے جا رہی تھی اسے کسی کے سسکنے کی آوازیں آ رہی تھی

جیسے ہی وہ وہاں پہنچی اگلا منظر دیکھ کر اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل لگا

\----------

شاہ میر نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے لے کر ہاتھ کی ہتھیلیوں تک گلوز جیسی کوئی چیز پہن رکھی تھی جس کے آگے تیز دھاڑ لوہے کے ناخن بنے تھے جو شاہ میر کی انگلیوں جتنے ہی لمبے تھے وہ ان ناخنوں کو سامنے لیٹے شخص کے جسم پر پھیر رہا تھا جس پر وہ شخص تکلیف کے باعث اپنا سر پٹک رہا تھا

تو تم نہیں بتاؤ گے سناٹے میں شاہ میر کی آواز گونجی تو اس شخص نے اپنا سر جلدی سے ہاں میں ہلایا

تو شاہ میر نے اس کے منہ سے ٹیپ ہٹائی

پلیز میں بتاتا ہوں بتاتا ہوں لیکن مجھے مت مارو اس نے شاہ میر کے ہاتھ کی طرف اشارا کیا جو مسلسل اس کے جسم کو چیڑ رہا تھا

نہیں مارو گا اگر تم میرے کام کی انفارمیشن دو تو

میں بتا رہا ہوں

تو جلدی بتاؤ شاہ میر ایک دم سے دھاڑا

وہ۔۔وہ اسے ہم نے نہیں دیکھا بس اتنا پتا ہے وہ تین سال پہلے ہمارے پرانے باس کے پاس آیا تھا وہ اکیس بائیس سال کا لڑکا تھا شاید اس نے کوئی بدلہ لینا تھا کسی سے لیکن وہ لوگ کافی پاور فل تھے دو لوگ بیرون ملک کے تھے اسے مدد چاہیے تھی تب ہمارے باس نے اس کے ساتھ ڈیل کی وہ ڈیل کیا تھی ہم نہیں جانتے لیکن اتنا پتا ہے کہ اس نے لڑکیوں کی اسمگلنگ سے منع کیا تھا تو باس نے ہامی بھر دی لیکن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کچھ عرصہ پہلے باس نے اس سے چھپ کر لڑکیاں اسمگل کی تھی جس کی خبر اسے ہو گئی تو اس نے باس کا قتل کر دیا اور خود ان کی سیٹ سنبھال لی لیکن ابھی تک اسے کسی نے نہیں دیکھا

اس کی بات کے مکمل ہوتے ہی شاہ میر نے اپنے ہاتھ کا پنجا اس کے دل کے مقام پر کھونپ دیا اور دوسرا ہاتھ اس کہ منہ پر رکھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا

سینے سے دل نکال کر شاہ میر نے پاس پڑے جار میں رکھا اور وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا

وہ جیسے ہی اپنا کام ختم کر کے پلٹا تو وہاں دیا کو بیہوش گرے ہوئے پایا

وہ اس کا وہاں آنا تو محسوس کر چکا تھا یہ بھی جانتا تھا کہ وہ دیکھ چکی تھی اسی لیے اپنا کام جاری رکھا

شاہ میر نے گہری سانس بھری اور پیچھے پلٹ کر دیکھا اور پھر اپنے ہاتھوں کو جو خون سے بھرے تھے اپنے ہاتھوں سے گلوز اتار کر وہاں بنے سنک پر اپنے ہاتھ دھوئیں اور پھر دیا کی طرف بڑھا

دیا کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر روم میں لایا

دیا کو آرام سے بیڈ پر لٹانے کے بعد جلدی سے واشروم گیا شاور لے کر ٹراوزو پہن کر جلدی سے باہر آیا

اتارے ہوئے کپڑے لے کر پھر اسی جگہ گیا وہاں کپڑے پھینک کر راستہ اچھے سے بند کر کے واپس آیا تو دیا ابھی بھی بیہوش تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے دروازا لاک کیا اور آکر دیا کے ساتھ لیٹ گیا ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اس کا سر اپنے کندھے پر رکھ کر دیا کے گرد اپنا حصار باندھ کر خود بھی نیند کی وادیوں میں گم ہو گیا

\----------

فجر نے تھوڑا سا دروازا کھول کر دیکھا تو رضا کو بیڈ پر سوتے ہوئے پایا

آہستہ سے قدم لیتی وہ باہر آئی کبرڈ کے پاس جا کر پیچھے دیکھا تو رضا ویسے ہی سو رہا تھا

پھر آہستہ سے کبرڈ کھول کر اس میں سے رضا کی شرٹ اور ٹراوزر لے کر پھر سے واش روم میں غائب ہو گئی

شاور لے کر باہر آئی گیلے بالوں سے ٹاول نکال کر وہی فرش پر پھینک دیا کیونکہ نیند سے برا حال تھا اور اب تو کنگھی کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی

بیڈ کے پاس آکر رضا کو دیکھا جو شرٹ لیس تکیہ بانہوں میں دبوچے سو رہا تھا

فجر بیڈ پر بیٹھ کر آہستہ سے رضا کی طرف جھکی اور تکیہ پیچھے کر کے اس کی گردن دیکھنی چاہی جس پر جابجا فجر کے دانتوں کے نشان واضح تھے

دل میں تھوڑی شرمندگی بھی ہوئی تو رضا کے چہرے طرف دیکھا ماتھے پر لائٹ براؤن بال بکھرے ہوئے تھے

سوتے ہوئے کتنا پیارا لگ رہا ہے جاگتا ہے تو بندر لگتا ہے فجر نے ماتھے سے بال سمیٹتے ہوئے سوگوشی کی پھر اپنی انگلی اس کے گال پر پھیری پھر ہونٹوں تک آئی تو دل میں گدگدی سی ہونے لگی چہرا شرم سے لال ہو گیا

چہرے پر رکھا ہاتھ کانپ گیا تو فجر نے ایک دم سے پیچھے کھینچ لیا اور خود بھی اٹھ کر بیٹھ گئی

افففف کیا ہوا شوہر ہے میرا پرسنل پراپرٹی ہے میری جیسے مرضی دیکھو فجر نے خود کو تسلی دی اور پھر سے جھک گئی رضا کو دیکھا جو ویسے ہی سویا ہوا تھا

یہ سچ میں اتنی گہری نیند سوتا ہے یا اسے مجھ سے محبت ہی نہیں میں اتنے پاس ہوں اسے محسوس ہی نہیں ہو رہا مجھ سے زیادہ نیند عزیز ہے ایک دم سے فجر کو اس کی نیند پر غصہ آیا

اب نظر اپنے دیے نشانوں پر پری تو ان پر آہستہ آہستہ اپنی انگلی پھیرنے لگی ایک نظر رضا کو دیکھا اس کی نیند کا یقین کر کے آہستہ سے ان زخموں پر جھک گئی

ابھی وہ پیچھے ہٹتی کہ رضا نے کمر پر دونوں ہاتھوں سے اپنا حصار باندھ کر کروٹ بدلی کہ فجر نے بامشکل اپنی چیخ روکی

تم۔۔جاگ رہے تھے فجر نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے رضا سے پوچھا جو آنکھوں میں ڈھیروں جذبات لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جی بالکل---کیونکہ مجھے اپنی چڑیا سے بے حد محبت ہے اور میں اس کی پہلی آہٹ پر ہی جاگ چکا تھا جب وہ میرے کپڑے چوری کر کے لے جا رہی تھی رضا نے اپنی ٹی شرٹ کی طرف دیکھ کر طنز کیا تو فجر گڑبڑا گئی تو جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا

تو اب میرا بھی حق ہے نا بس نکاح کا شوق تھا خرچے کون پورے کرے گا فجر نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا تو رضا کو اپنے دل پر قابو کرنا مشکل لگا وہ ایک دم سے ان آنکھوں پر جھکا اور اپنا لمس چھوڑ کر پیچھے ہٹا

رضا کے لمس پر فجر کانوں کی لو تک سرخ ہو گئی اپنے ہاتھ رضا کے کندھے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا تو رضا نے اپنی انگلیاں فجر کی انگلیوں میں الجھا دی

صرف خرچے نہیں میں ناز نخرے دل و جان سے اٹھانے کو تیار ہوں میری چڑیا رضا نے جذبات سے چور آواز میں کہا تو فجر نے اپنی پلکیں آہستہ سے اٹھا کر اسی کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا فجر کے ہاتھوں کو اپنی گردن کے گرد رکھا تو فجر نے اپنا حصار تنگ کر دیا جس سے رضا فجر کی طرف جھک گیا

اجازت ہے مسسز رضا نے فجر کی آنکھوں میں اپنی سرخ ہوتی آنکھیں ڈال کر کہا جس پر فجر نے شرما کر اپنی نظریں جھکا دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا کی نظریں فجر کے گلابی بھرے بھرے ہونٹوں پر گئی تو وہ پوری شدت سے ان پر جھک آیا

تھوڑی دیر بعد جب وہ پیچھے ہٹا تو فجر گہرے سانس لے رہی تھی رضا نے گردن سے گیلے بال پیچھے کیے اور جھک کر ان کی خوشبو کو محسوس کرنے لگا

فجر کے ہاتھ کندھوں سے سرک کر رضا کے سینے تک آئے اور آہستہ سے رضا کو پیچھے کرنا چاہا جس پر رضا نے دوبارا اپنی انگلیاں فجر کی انگلیوں سے الجھا کر انہیں بیڈ سے لگا دیا اور خود اپنی محبت سے فجر کو پور پور بھگونے لگا

\----------

دیا صبح اٹھی تو رات کا سارا نظر آنکھوں کے سامنے لہرا گیا

وہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی اپنے دائیں طرف دیکھا تو شاہ میر کو سوتے ہوئے پایا تو وہ جلدی سے بستر سے اٹھ کر ساتھ والی روم میں آئی

لیکن وہاں رات جیسا کچھ بھی نہیں تھا

دیا نے ہر طرح سے فرش کو کھولنے کھینچنے ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ ایک عام فرش جیسا ہی تھا

تو وہ تھک ہار کر روم میں واپس آگئی

کیا وہ وہم تھا میر اویسا کچھ نہیں تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کی نظر شاہ میر پر پری تو وہ ویسے ہی سو رہا تھا

شاہ میر اٹھو مجھے گھر چھوڑ کر آؤ دیا نے شاہ میر کو کندھے سے ہلا کر اٹھایا لیکن وہ ویسے ہی سو تا رہا

شاہ میر اٹھ بھی جاؤ اتنا ٹائم ہو رہا ہے دیا نے اس کا چہرا اپنی طرف کرتے کہا لیکن وہ ویسے ہی سو تا رہا

اچھا ٹھیک ہے میں خود چلی جاتی ہوں ابھی دیا اٹھتی شاہ میر نے کمر پر اپنی بازو ٹکا کر اسے اپنی طرف کھینچا

دیا پوری اس کے اوپر جھک گئی

میں نے اجازت دی تمہیں وہ ایک دم سے سخت لہجے میں بولا تو دیا اہم گئی کہا وہ رات اتنی محبت دکھا رہا

تھا اور اب

پل میں دیا کی آنکھیں نم ہوئی

شاہ میر نے ایک دم سے کروٹ بدلی اب دیا نیچے اور شاہ میر اس کے اوپر جھکا ہوا تھا

بے بی رو کیوں رہی ہوں اپنی ناک دیا کے گال پر سہلاتے ہوئے مخمور آواز میں کہا تو دیا نے زور سے

اپنی آنکھیں میچ لی

مم۔مجھے گھر جانا ہے میر

شاہ میر کو رات والی ٹون میں واپس آتا دیکھ کر کپکپاتی آواز میں کہا لیکن وہ سن ہی کب رہا تھا

میر دیا نے اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجوڑا جو اس کی گردن پر جھکا دیا کی خوشبو کو خود میں اتار رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کی آواز پر شاہ میر نے اپنی جذبات سے سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

لیکن میر اایسا کوئی ارادا نہیں دیا کو کچھ سمجھنے کا موقع دیے بغیر وہ پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا دیا کے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو اپنی انگلیوں میں قید کر کے سر کے اوپر لاک کر دیا

اپنی شدتیں لٹانے کے بعد آہستہ سے پیچھے ہٹا اور دیا کی گردن پر اپنی شدت کا نشان دیکھا جو کل رات اس نے دیا تھا

اور پھر دیا کی طرف دیکھا جو شاہ میر کے ایسے دیکھنے پر نظریں جھکا گئی کتنے ہی رنگ دیا کے چہرے پر آئے جنہیں شاہ میر نے مبہوت ہو کر دیکھا

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے جھکتا کہ کسی کی کال آنے پر بدمزا ہوتا پیچھے ہٹا

دیا نے موقع دیکھ کر واش روم کی طرف دوڑ لگائی

جبکہ شاہ میر نے اس کی اتنی سپیڈ پر حیرت سے دیکھا لیکن جب بات سمجھ آئی تو کمرے میں اس کا قہقہہ گونجا جسے واشروم میں دیا نے سن کر اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا لیا

\----------

وہ گاڑی میں تھے جب فارس کی کال آئی تو دیا نے چور نظروں سے شاہ میر کو دیکھا جو ڈرائیونگ کرنے میں مصروف تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو دیا نے کال اٹینڈ کر کے کان سے لگائی

جی

کیا جی کب سے کال کر رہا ہوں ریسیو کیوں نہیں کر رہی تھی تم دیا

اور کس دوست کی طرف تھی اور وہ فجر بھی اگر تم دونوں کا پلین تھا تو ایٹلیسٹ ہمیں تو بتا دیتی کتنا پریشان ہو رہا تھا میں تمہارے بارے میں اب کچھ بولو بھی

دیا بچاری کیا بولتی جو نواب اتنے مصروف تھے کال اٹینڈ کرتے ہی گاڑی روک کر بنا دیا کو سمجھنے کا موقع دیے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر سپیکر پر لگا چکے تھے

اب فارس کی باتوں کے ساتھ ساتھ شاہ میر کے ماتھے کے بلو میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

مم۔میں گھر آ کر بات کرتی ہوں فارس دیا نے گڑبڑاتے ہوئے جواب دیا لیکن شاید آج اس کا برا وقت تھا تبھی وہ پھر سے شروع ہو گیا

گھر آ کر نہیں ابھی بتاؤ پتا کتنا مس کر رہا ہوں تمہیں میں نے تو ابھی تک بریک فاسٹ بھی نہیں کیا تم آؤ تو ساتھ کرتے ہے

سویٹی جلدی آ جاؤ یار ابھی فارس کچھ اور گوہر افشانی کرتا کہ شاہ میر نے کال بند کر کے موبائل سامنے ڈیش بورڈ پر مارا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا تو ڈر کے کھڑکی کے ساتھ جا لگی جبکہ شاہ میر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر غصہ کم کرنا چاہا جب نا ہو سکا تو

دیا کو کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تکلیف سے دیا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی

اگر یہ شخص مجھے تمہارے ارد گرد بھی دکھانا دیا تو وہی اس کی قبر کھود دوں گا

شاہ میر ایک دم سے دھاڑا کے فرشتے کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے

اور کچھ کا پتا نہیں یہ شخص مجھے بہرا کر کے چھوڑے گا یہ بات وہ اسے تو کہہ نا سکی بس دل میں ہی سوچ سکی

کل ریڈی رہنا رشتہ لے کر آؤ گا اور اس ہفتے میں رخصتی ہے ہماری اپنی کہہ کر اب وہ فرشتے کو دیکھ رہا تھا جو حیران نظروں سے شاہ میر کر دیکھ رہی تھی

اتنی جلدی فرشتے نے بے بسی سے استفسار کیا وہ کیوں ہر بات میں اپنی کرتا تھا اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہا تھا

سب کچھ ہو تو گیا ہے شاہ میر زو معنی انداز

میں بولا تو دیا کے رخسار اس کی بات پر ٹمٹما پرے

اپنا سرخ ہوتا چہرہ اس نے شاہ میر کے وار فتگیاں لٹاتی نظروں سے چھپانے کی کوشش کی

تمہیں آج اس لیے چھوڑنے کا رہا ہوں تا کہ پر مینیٹلی لا سکو اور اس کے بعد کہی نا جانے دو

تو بے بی گرل رخصتی تک آزاد ہو تم دیا کا گال تھپتھپا کر کار سٹارٹ کی

اور ایک نظر دیا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی اپنا گلابی پر تا چہرا جھکائے بیٹھی تھی دیا کو ایسے دیکھ کر شاہ میر کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی

\----------

یہ ایک بیسمنٹ کا منظر تھا جہاں ہر طرف اندھیرا تھا بس ہلکی ہلکی روشنی تھی

جہاں سامنے کرسی پر وہ شخص بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا

کہ تبھی اس کا خاص بندا وہاں آیا

کیا خبر ہے اپنے دھواں فضا کے سپر کر کے سرد آواز میں اپنے آدمی سے پوچھا

سر دو دن پہلے آپ کی بہن پاکستان آئی تھی

اس بات پر سامنے بیٹھے شخص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

پھر لیکن اپنی مسکراہٹ کو چھپا کر سرد آواز میں استفسار کیا تو اس کے خاص آدمی نے گھبرا کر بات جاری کی

اور کل انہوں نے کیپٹن شاہ میر شاہ سے نکاح کیا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور سب سے بڑے بات یہ وہی کیپٹن ہے جسے اے ایس پی نے اس کیس میں اپنی مدد کے لیے بلایا ہے

اے ایس پی اور وہ کافی سالوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں

اور اس کیپٹن نے آنے سے پہلے ہی ہمارے کافی اڈوں کو ختم کر دیا ہے اب وہ ہمارے کافی قریب ہیں

ہمم اتنی باتیں سننے پر سامنے بیٹھے شخص نے اتنا ہی کہا

ہم تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا اس نے اپنے آدمی سے استفسار کیا

اگر وہ کسی بھی ایسے بندے کو پکڑ لے جو آپ کو جانتا ہو تو سب ختم ہو جائے گا

کیونکہ وہ کیپٹن عجیب ہے شاخوں کو نہیں دیکھتا سیدھا جڑ تک جاتا ہے جڑ ختم کرنے کے بعد شاخوں کو جلا دیتا ہے

ابھی بھی اس نے ایسا ہی کیا ہے اس نے صرف انہیں اڈوں کو ختم کیا جس سے اے ایس پی کو خطرہ ہو سکتا تھا اور جس سے وہ سب پر ظاہر ہو لیکن خود کا پلین نہیں شروع کیا ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ سامنے بیٹھے شخص نے اسے ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا

اس کے جانے کے بعد اپنا سر کرسی کی ٹیک سے لگا کر بیٹھ گیا

اور اپنی زندگی کے بارے میں سوچنے لگا

عمر شیر ازی کے قتل کے بعد جب اس نے باقی لوگوں کا پتا لگوایا تو وہ کافی پاور فل لوگ تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دولت تو ماہر کے پاس بھی تھی لیکن طاقت نہیں تھی

اکیس بائیس سال کا لڑکا کر بھی کیا سکتا تھا کسی کے توسط اسے ایک گینگ کا پتا چلا جب وہ اس آدمی سے ملنے گیا تو اس نے ماہر سے ڈیل کی

\----------

ماضی

تو اس کے بدلے ہمیں کیا ملے گا سامنے بیٹھے شخص نے ماہر سے پوچھا

جتنے پیسے مانگو گے میں دوں گا لیکن یہ لوگ مجھے زندہ سلامت چاہیے کیونکہ قتل میں اپنے ہاتھوسے کرو گا ماہر کر جواب پر وہ کچھ دیر سوچ میں پڑ گیا

پیسے نہیں چاہئیے ہمیں ایک ڈیل کرتے ہیں

کیسی ڈیل ماہر نے آبرو آچکا کر استفسار کیا تو وہ آدمی بولا

ہمیں پروٹیکشن چاہیے مطلب لوگوں کے سامنے عام انسانوں جیسی زندگی اور اس زندگی کے پیچھے ہماری درندگی

اس شخص نے کندھے آچکا کر جواب دیا

صاف صاف بات کرو ماہر نے اکتا کر جواب دیا وہ بلاوجہ اس کا ٹائم برباد کر رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مطب صاف ہے ہم تمہارے بزنس میں پارٹنر بنیں گے تم لوگوں سے ہمیں اپنا پارٹنر متعارف کرواؤ گے

لیکن ہم بزنس سے ایک روپیہ نہیں رکھے گے سارا پروفٹ تمہارا ہو گا لیکن ہم اپنا بلیک بزنس جاری رکھے گے اس بزنس کی آڑ میں ڈرگز، ہتھیار وغیرہ

ماہر نے پشت سے ٹیک لگا کر اس کی بات سنی

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے لیکن یہ لوگ مجھے جلد از جلد چاہیئے

اور پھر وہ اس دلدل میں پھنستا چلا گیا

کہ واپسی کا کوئی راستہ ہی نہیں بچا لیکن اب تک اس نے گرلز سمگلنگ سے روکے رکھا تھا اور جب اسے پتا چلا کہ اس سے چھپ کر یہ کام کیا گیا تب اس نے باس کو ختم کر کے اس کی جگہ سنبھال لی اور واپسی کے سارے راستے بند کر دیے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد کر کے وہ کرسی سے اٹھا اپنا کوٹ ہاتھ میں پکڑا اور گھر کی طرف نکل پڑا

\----------

وہ گھر پہنچا تو منہا ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی

ماہر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے دیکھ کر ماہر کو اپنے جسم میں سکون کی لہر دوڑتی محسوس ہوئی

اپنا کوٹ صوفے پر پھینک کر وہ سیدھا منہا کے پاس پہنچا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے لگایا اور اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

I missed you soo much

منہا نے بھی اپنی بانہوں کا حصار اس کے گرد باندھ کر سر ماہر کے سینے سے ٹکا دیا

جب اس نے عمر شیر ازی کی موت کی خبر سنی تو اس کی بہن کا بیان سن کر سکون محسوس کیا کہ اس کا کہنا تھا کہ گھر پر چور گھس آئے تھے پھر ان کی عمر شیر ازی سے ہاتھا پائی ہوئی جس کے دوران اس کا قتل ہو گیا

ورنہ منہا کو شک ماہر پر گیا تھا وہ بھی تو رات کو غائب تھا

لیکن جب وقفے وقفے سے اسے باقی لوگوں کے قتل کی خبریں سنی تو اسے یقین آ گیا

اس سے پہلے وہ ماہر سے پوچھتی رات ماہر لیٹ آیا اور ہمیشہ کی طرح گیسٹ روم میں گیا لیکن منہا اس دن جاگ رہی تھی

جب وہ اس کے پیچھے روم میں گئی اور اسے خون سے بھرے کپڑوں میں دیکھا تو اپنے حواس کھو بیٹھی

جس کے بعد ماہر کے لیے کافی مشکل ہو گیا تھا اسے سنبھالنا

لیکن جس بات کی منہا کو زیادہ تکلیف تھی وہ یہ تھی اگر ماہر کو پولیس لے گئی پھر جس پر ماہر نے اسے یقین دلایا کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا

ان تین سال میں وہ ماہر کو اس کا حق نہیں دے سکی وجہ اس کا ڈپریشن میں چلے جانا تھا

وہ خود کو نقصان پہنچانے لگی تھی وہ جتنا نارمل خود کو شو کرواتی تھی اتنی تھی نہیں کیونکہ وہ اس بات کا بھی خود کو قصوروار سمجھتی تھی کہ ماہر اس کی وجہ سے قاتل بنا

لیکن ماہر نے ہمت سے کام لے کر آہستہ آہستہ اسے نارمل کرنے میں کامیاب ہوا اسی دوران جب اس کی طبیعت زیادہ بگڑی تب دیہان بٹانے کو ماہر نے دیا سے بات کروادی اور اسے بتایا کہ ایمرجنسی میں شادی کرنی پڑی اب جب ماہر گھر نہیں ہوتا تو وہ دیا اور فجر سے باتیں کر لیتی تھی

\----------

بھوک نہیں ہے مجھے کمرے میں چلیں ماہر نے منہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر کہا

جس کی انگلی پر کٹ کا نشان تھا جو بلیڈ کے پکڑنے کی وجہ سے تھا جس سے ماہر کو اندازہ ہو گیا کہ آج پھر خود کو نقصان پہنچایا ہو گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا نے اپنی تھوڑی ماہر کے سینے پر ٹکا کر سر اٹھا کر ماہر کی طرف دیکھا مجھے بھی نہیں بھوک منہا کی بات پر ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

لیکن میرا میٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے نا ماہر نے اپنا انگھوٹھا منہا کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا جس پر منہا نے شرما کر اپنا سر جھکا لیا

ایسے نہیں چلے گا مسسز ماہر نے اس کا چہرا اوپر اٹھایا تو منہا کا چہرا اس کی نظروں کی تپش سے سے ٹمٹما رہا تھا

ماہر بے خود ہوتا اس کے ہونٹوں پر جھکا تو منہا نے اپنی بانہوں کو ماہر کی گردن کے گرد لپیٹ دیا منہا کی پیش قدمی پر ماہر نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کر لیا

منہا کو کمر سے تھامے ماہر نے اسے ٹیبل پر بٹھایا آہستہ سے اپنے لبوں کا جدا کیا

اپنا سر منہا کے سر کے ساتھ ٹکا کر آنکھیں موندلی منہا ماہر کے کالر کو تھامیں اپنی بے ترتیب ہوئی سانسیں کو سنبھال رہی تھی

جبکہ ماہر کی بھاری سانسیں اور ان کی تپش اسے اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی

کچھ دیر ایسے ہی منہا کو محسوس کرنے کے بعد ماہر نے اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا جس پر منہا نے گڑبڑا کر ماہر کو دیکھا تو وہ آنکھوں میں تپش لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو منہا نے اپنی پلکوں کو جھکا لیا جس پر ماہر نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا اور سیڑھیاں چڑھتا اسے لیے روم میں آیا

پاؤں کی ٹھوکر سے دروازا بند کر کے وہ منہا کو لیے بیڈ کے پاس آیا آرام سے اسے بیڈ پر بٹھا کر واپس جا کر دروازا بند کیا

منہا اپنے دل پر ہاتھ رکھے اپنی بے ترتیب ہوئی دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی جب کمرے میں ایک دم اندھیرا چھانے پر سر اٹھا کر دیکھا

مم۔ماہر۔کک۔۔کہاں ہیں آپ۔ابھی منہا وہاں سے اٹھتی کے پیچھے سے ماہر نے اپنی حصار میں لیا۔ششش میں یہی ہوں زندگی منہا کے بال ایک سائیڈ پر کر کے ماہر نے اپنی تھوڑی اس کے کندھے پہ ٹکائی

مجھے ڈر لگ رہا ہے ماہر لائٹ اون کریں ماہر کا حصار توڑنے کی کوشش کرتے منہا نے کہا جب کے ماہر اسے ایسے ہی حصار میں لیے پیچھے کو نیم دراز ہو گیا

کیا میری قربت میں اتنا سکون نہیں کہ وہ تمہارے ڈر پر حاوی ہو جائے منو ماہر نے جذبات سے چور لہجے میں سرگوشی کی تو منہا کہ جسم میں ایک سرد لہر دوڑ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا نے خاموشی سے کروٹ بدل کر ماہر کے سینے میں منہ چھپا لیا جس پر ماہر کے ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آئی اپنا حصار منہا کے گرد تنگ کر لیا اور آہستہ سے اپنے لب اس کے بالوں پر ٹکا دیے

تھوڑی دیر بعد منہا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے اسے یقین ہو گیا کہ وہ سو چکی ہے تب ماہر خاموشی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا کبرڈ کھول کر فرسٹ ایڈ باکس نکالا

زخموں پر لگانے والی ٹیوب لے کر منہا کے قریب آ کر بیٹھا

اپنے موبائل کی ٹارچ آن کر کے بیڈ پر موبائل رکھ دیا

اب وہ بغور منہا کا چہرا دیکھ رہا تھا جس پر وہ دنیا جہاں کی معصومیت سمائے سو رہی تھی ماہر کی آنکھوں میں وہ لمحہ آ بسا جب اسے پہلی بار دیکھا تھا جیسے جیسے وہ قریب آ رہی تھی ماہر کو اس کا ہر قدم اپنے دل پر پرتا محسوس ہوا تھا وہ پورے حق سے اس کے دل پر براجمان ہو چکی تھی ماہر کو اندازہ ہی نا ہوا کب وہ دل سے اس کی رگوں تک بس چکی تھی

منہا کہ بنا شاید وہ سانس بھی نا لے سکے

ماہر نے ٹراؤزر کو منہا کی پنڈلیوں سے اوپر کیا تو وہاں نیا کوئی نشان نہیں تھا

دونوں ٹانگوں کو دیکھنے کے بعد اس نے دایاں بازو دیکھا لیکن وہاں بھی نہیں تھا جب اس نے بائیں بازو سے کپڑا اوپر کیا تو کہنی کے نیچے سے لے کر ہاتھ سے تھوڑا اوپر تک بے شمار چھوٹے مگر گہرے کٹ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تھے جنہیں دیکھ کر ماہر کی آنکھیں ایک دم سے نم ہوئی جھک کر آہستہ سے ان نشانوں پر اپنے لب رکھے پھر ٹیوب لگا کر لائٹ آف کی

کچھ دیر اندھیرے میں دیکھنے کے بعد ہاتھ بڑھا کر منہا کو اپنے حصار میں لے لیا نیند تو شاید نہیں آنی تھی لیکن منہا کی قربت میں سکون ضرور مل جاتا تھا

اب بھی اسی سکون کو محسوس کرتے سونے کی کوشش کی

\----------

دیا کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ رضا کو لیے اسی جگہ واپس آیا

تو کیا بتایا اس نے رضا نے لاش کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا

وہی جو ہمیشہ ہوتا ہے کوئی بزنس مین ہے اس کام کے پیچھے دنیا کے سامنے عام انسان اور حقیقت میں ایک درندہ شاہ میر نے حقارت سے کہا جس پر رضا نے سر جھٹکا

پلین کیا ہے رضا نے استفسار کیا جس پر شاہ میر نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا جیسے وہ اسے بتا دے گا

شاہ میر کے دیکھنے پر رضا نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا اگر نہیں بتانا تھا تو مجھے ساتھ کیوں انوالو کیا اچھی بھلی چھٹیاں گزرنی تھی اب وہ بھی تمہارے اس کیس کی نظر ہو جانی ہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ٹائم پاس کرنے کے لیے جو کام میرے کرنے کے نہیں ہوگے وہ تم کروگے جیسے اس لاش کو ٹھکانے لگانا

شاہ میر نے کندھے آچکا کر جواب دیا تو رضا نے اسے گھور کر دیکھا

گھور کیا رہے ہو جب پتا ہی ہے روتے دھوتے تم نے ہی یہ کام کرنا ہے تو اس کا فائدہ شاہ میر نے وہاں پری چیئر پر جھولتے جواب دیا تو رضا نے جھک کر لاش کا چہرا آگے پیچھے کر کہ دیکھا جس کا وہ ستیاناس کر چکا تھا

رضا کے جھکنے پر اس کی شرٹ کا گلا نیچے کو ہوا تو شاہ میر کی تیز نظریں نے اسی وقت وہ نشان دیکھ لیے ایک سیکنڈ کا عمل تھا لیکن شاہ میر کی آنکھوں سے پوشیدہ نہ رہ سکا وہ ایک دم سے چیئر سے اٹھ کر رضا کے قریب آیا

شاہ میر کے اپنے پاس آنے پر رضا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو اب کیا

لیکن وہ ایک دم سے بھونچکا رہ گیا جب شاہ میر نے اس کی شرٹ کو گلے سے نیچے کرنا چاہا رضا نے گڑبڑا کر شاہ میر کے ہاتھوں کو پکڑا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کیا کر رہے ہو دماغ خراب ہے تمہارا اگر ہو بھی گیا تو میرا نہیں ہوا میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تم میری عزت کے ساتھ نہیں کھیل سکتے ابھی رضا اپنی بکواس جاری رکھتا کہ منہ پر پڑنے والے مکے سے اس کی بولتی بند ہو گئی

گدھے میں دیکھ رہا ہوں تو اپنی عزت کس کے پاس لٹا کر آیا ہے دکھا مجھے ذرا شاہ میر نے پھر سے کالر سے پکڑنا چاہا لیکن رضا نیچے کو جھک گیا

دیکھو میر یار یہ پرسنل ہے تم ایسے نہیں کر سکتے رضا نے منت بھرے انداز میں کہا

اگر وہ دیکھ لیتا تو ساری عمر اس کا ریکارڈ لگاتا تھا لیکن شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور رضا کے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر پیچھے لاک کیا اور اگلے ہاتھ سے اس کا کالر کھینچا جس پر اس کے بٹن ٹوٹتے چلے گئے اور وہ نشان واضح ہوئے جنہیں دیکھ کر شاہ میر کے قہقہے اس خوفناک کمرے میں گونجے تو رضا کی رونے جیسے شکل ہو گئی

شاہ میر اٹھ کر رضا کو دیکھ کر مسلسل قہقہے لگا رہا تھا جو اس کمرے میں عجیب خوفناک سا منظر پیش کر رہے تھے

رضا کو وہ سچ میں ایک جن ہی لگا خون پینے والا جن

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ جائز نشان ہے میری بیوی کو محبت ہی بہت ہے مجھ سے رضا نے اپنا بھرم رکھنے کو کہا جس پر شاہ میر نے تالی بجائی

جی بالکل یقین ہو گیا ہے مجھے شاہ میر نے طنزاً کہا جس پر رضا وہاں سے باہر نکلتا چلا گیا ورنہ جتنی دیر رہتا وہ اس کا مزاق بنانے سے باز نا آتا

\----------

تم صبح صبح کہاں جا رہی ہو

فجر نے دیا کو تیار ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا

میں نہیں تم بھی جا رہی ہو دیا نے اپنی لپ گلوز لگا کر جواب دیا تو فجر حیران ہوئی

کیا مطلب ہم کہاں جائے گے فجر کے حیرت سے استفسار کرنے پر دیا نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

دماغ بھی اپنا کیا اس بندر کو دے آئی ہو

نن۔ نہیں تو رضا کہ ذکر پر وہ ایک دم سے گڑبڑا گئی

گھر جانا ہے بھائی کے پاس اور منہا سے بھی تو ملنا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور ایک سرپرائز بھی ہے دیا نے بیگ میں اپنا سامان رکھتے ہوئے کہا تو فجر نے بھی ڈریسنگ کی طرف دوڑ لگائی

اپنا بیگ گھسیٹ کر لائی اب اس میں پٹک پٹک کر چیزیں رک رہی تھی تم بہت سیلفش ہو دیا خود تیار بھی ہو گئی اور مجھے ٹائم ٹائم پر بتا رہی ہو فجر نے منہ بنا کر کہا تو دیا نے اپنی مسکراہٹ چھپائی

اور سرپرائز کیا ہے فجر سرپرائز والی بات یاد کر کہ بولی

وہ تو وہی جا کر پتا لگے گا

اب جلدی آجانا میں نیچے ویٹ کر رہی ہوں دیا اپنا بیگ نیچے لے گئی جب کہ فجر منہ بنا کر پیکنگ کرنے لگ گئی

\----------

میں چھوڑ آتا ہوں تم لوگوں کو فارس نے دیا کے جانے کی بات سن کر کہا

نہیں میں اکیلے جانا چاہتی ہوں اگر بھائی ڈانٹے بھی تو ہماری عزت افزائی ہوتے تم نا دیکھ سکو دیا نے ٹالتے ہوئے کہا اگر فارس وہی رک جاتا اور شاہ میر دیکھ لیتا تو ایک نئی مصیبت بن جانی تھی

ویسے کہو کہ نہیں لے کر جانا فارس نے تو مزاق میں کہا لیکن دیا سچ میں گڑبڑا گئی

نن۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں تم کل آجانا دیا نے جلدی سے کہا کہی اس کا جھوٹ پکڑا ہی نا جائے

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہیں ہم کل چلیں گے مجھے آج ایک کام ہے اس کے سلسلے میں جانا ہے تم بھی ساتھ چلنا حماد نے فارس اور دیا کی گفتگو میں مداخلت کرتے ہوئے کہا تو فارس نے سر ہلا دیا جبکہ دیا نے سکھ کا سانس لیا

فجر کو آتا دیکھ کر دیا اپنی کرسی سے اٹھی او کے بھائی ہم چلتے اب دیا نے حماد کی طرف دیکھ کر کہا اور ساتھ ہی فجر کو باہر چلنے کا اشارہ کیا جس پر فجر حماد اور فارس کو خدا حافظ کہہ کر اپنا بیگ لے کر باہر کی جانب چلی گئی

ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا اور کل پرسوں تک ہم بھی چکر لگائیں گے

\----------

شاہ میر گھر آیا تو اسے ندا بیگم اور عمران صاحب لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے ندا بیگم کی جیسے ہی نظر شاہ میر پڑی ور روتے ہوئے آکر اس کے گلے لگ گئی

کیسی ہیں آپ چچی

اپنے بیٹے کو دیکھ لیا اب ٹھیک ہوں انہوں نے شاہ میر کی پیشانی چوم کر کہا تو وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا سامنے عمران صاحب اپنے موبائل میں مصروف تھے جیسے ان کے علاوہ وہاں کوئی اور ہونا جبکہ ندا بیگم انہیں گھور رہی تھی جنہیں کوئی پرواہ ہی نہیں تھی بیٹا اتنی دیر بعد گھر آیا ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے اپنا رخ ندا بیگم کی طرف کیا اپنا بازو ان کے کندھے پر پھیلا کر چچی آپ سے بات کرنی تھی وہ اتنے شیری لہجے میں بولا کہ ندا بیگم واری صدقے ہو گئی جبکہ عمران چپکے سے اس کی طرف دیکھتے انہیں پتا تھا کوئی مطلب ہی ہو گا اس جاہل کے پاس

میر ابیٹا ایک کیا سو باتیں کرو ہم تمہاری نہیں سنے گے تو کس کی سنے گے انہوں نے نم آنکھوں سے کہا شاہ میر انہیں دیکھ ہولے سے مسکرایا کتنی کمزور ہو گئی تھی وہ بیٹیوں کا غم کتنا بڑا تھا لیکن پھر بھی وہ شاہ میر کو کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتی تھی

وہ دراصل آپ کے لیے بہو ڈھونڈلی ہے آج رشتہ لے کر جانا ہے

ابھی شاہ میر بات مکمل کرتا عمران صاحب بھڑک پڑے دیکھا--- دیکھا بیگم تم نے یہ بہو پسند کر آیا تو بتا رہا ہے

مجھے تو حیرت ہے اس نے شادی کر کے کیوں نہیں بتایا ساتھ ایک دو بچے لاتا اور لا کر کہتا اب بہو آپ لے آئے وہ ایک دم کھڑے ہو کر گرجے کہ ندا بیگم تو ڈر گئی البتہ شاہ میر ویسے ہی ہونٹوں پر ہاتھ کی مٹھی رکھے انہیں دیکھ رہا ہو جیسے بہت دلچسپ مووی لگی ہو

شاہ میر کے ایسے دیکھنے پر وہ جز بز تو ہوئے ہی لیکن غصے والے تاثرات ہنوز چہرے پر سجائے رکھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اب دیکھو بے شرم دیکھ کیسے رہا ہے اب پھوٹو بھی کچھ کہ لڑکی کہا کی ہے گھر بار کیسا ہے یا کسی جنگل سے اٹھالائے ہو وہ پھر سے بھڑک کر بولے تو شاہ میر آہستہ سے اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ان کے پاس آکر کھڑا ہوا جب کہ عمران صاحب کا اب دل ہول رہا تھا اب تو ان کا دل اتنا نازک تھا کہ برتن میں چمچ کی آواز سے کانپ جاتا تھا اگر اس نے آج پھر کچھ کر دیا تو انہیں تو اگلا موقع بھی نہیں ملے گا ابھی وہ کچھ سمجھتے کہ شاہ میر نے انہیں اپنی بانہوں میں بھر کر زمین سے اوپر اٹھالیا

آئی لو ویو سو مچ چاچو

شاہ میر کے ایسے رد عمل پر وہ حیران ہوتے چلائے

چھوڑ مجھے جاہل ڈنگر انسان میری پسلیاں ٹوٹ جانی

جبکہ ندا بیگم مسکراتے ہوئے کچن میں چلی گئی

جب شاہ میر نے انہیں زمین پر کھڑا کیا تو وہ ہانپ رہے تھے لیکن انہیں گلے لگائے رکھا

ویسے کتنا جانتے ہیں نا آپ مجھے شاہ میر نے سرگوشی کی تو وہ حیران ہوئے

کیا مطلب انہوں نے بے چینی سے استفسار کیا کہی سچ میں تو بچے پیدا نہیں کر رکھے

ہاہاہا میرے معصوم چاچو مطلب یہ کہ آپ کی پیشن گوئی تھوڑی غلط باقی ٹھیک تھی شاہ میر نے ویسے ہی پھر سرگوشی کی تو انہوں نے دانت پیسے

پیچھے ہٹ کر بکواس کرو کیا کہنا ہے انہوں نے اسے پیچھے کرنا چاہا لیکن وہ ڈھیٹوں کی طرح ویسے ہی چپکا رہا

نہیں مجھے شرم آئے گی بتاتے ہوئے تو ایسے ہی بتاتا ہوں

میں سوچ رہا تھا ڈائریکٹ ولیمہ کرتے ہیں

کیا بکواس کر رہے ہو ولیمہ کیا نکاح سے پہلے کر لے گے پڑھے لکھے جاہل انسان

انہوں نے ویسے ہی دبی دبی آواز میں چیخ کر کہا کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے ندا بیگم سنے اور پھر ان پر الزام لگائے کہ وہ ان کے بیٹے سے پیار نہیں کرتے

ہاہاہا میں نے کہا نا آپ کی آدھی پیشن گوئی ٹھیک تھی آپ کو دادا تو نہیں بنایا ابھی لیکن جلد ہی بن جائے گے کیونکہ شادی اور گولڈن نائٹ منا کر آرہا ہوں شاہ میر کی اتنی بے شرمی پر ان کا چہرا ایک دم سے سرخ ہوا وہ تو شکر تھا اس بے شرم نے واقع یہ بات ان کی منہ پر نہیں کی ورنہ اسے تو شرم آتی یا نا آتی وہ خود نظریں کیسے ملاتے اپنی بات کہہ کر وہ انہیں وہی چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

یہ آپ کا چہرا اتنا لال کیوں ہو رہا ہے ندا بیگم جب کچن سی آئی تو ان کا اتنا سرخ چہرا دیکھ کر فکر مندی سے پوچھ بیٹھی

اپنے بھائی کہ جلدی دنیا سے جانے پر رب کی مصلحت اب سمجھ آگئی اور اپنے گناہ یاد کر رہا تھا جس کی ایسی سزا مل رہی انہوں نے اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کہا جبکہ ندا بیگم حیران پریشان ان کی پیٹھ دیکھ رہی تھی پھر سر جھٹک کر شاہ میر کہ کمرے میں چلی گئی تا کہ اسے کھانے کے لیے بلا سکیں

\----------

دیا اور فجر گھر پہنچی تو ماہر گھر نہیں تھا جبکہ وہ منہا کے ساتھ بیٹھی اتنے سالوں کی اکٹھی ہوئی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی

یار منہا اتنا ٹائم ہو گیا شادی کو ہمیں خالہ کب بناؤ گی یار بہت دل کرتا کوئی چھوٹو سا بے بی آئیں اور میں اس کے ساتھ کھیلوں

فجر نے منہا کا روم دیکھتے ہوئے کہا وہ جب سے آئی تھی کبھی ایک چیز لے کہ بیٹھ جاتی اور اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیتی اسے سچ میں ماہر کی چوائس بہت پسند آئی تھی

لیکن فجر کی بات پر منہا کے چہرے پر ایک دم سایہ لہرا کر گزرا

دیا نے منہا کی فق ہوتی شکل دیکھی اور فجر کو ٹوکنا چاہا جو دوسرے طرف منہ کیے اپنی ہی ہانکی جا رہی تھی

تمہیں نہیں پتا میرا بھائی بہت شدت پسند ہے اپنی محبت میں شراکت نہیں برداشت کر سکتا اسی لیے وہ بے بی پلین نہیں کر رہا ہو گا تاکہ اپنی مسسز کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ٹائم سپینڈ کر سکے دیا نے فجر کی بات کا اثر زائل کرنے کو کہا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ انجانے میں اسے پھر سے تکلیف دے گئی شراکت کی بات پر منہا کی آنکھوں کے سامنے اپنا خوفناک ماضی گھوم گیا بامشکل اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھ کر دیا کی بات پر اس نے سر ہلایا اور پھر وہاں سے اٹھ گئی

منہا یار بھائی کو منا لینا تمہیں سب بتا تو چکی ہوں اور شاہ میر کا تمہیں پتا ہے نا کتنا جذباتی ہے تو پلیز تم کوئی سیٹنگ کر دینا دیا نے پیچھے سے منہا کو حصار میں لے کر کہا تو وہ مسکرا دی

اور اگر تمہارے بھائی نے میری بھی نا مانی

تمہاری کوئی بات وہ رد ہی نہیں کر سکتے دیا پر یقین لہجے میں کہا تو منہا کو انجانی سی خوشی ہوئی واقع وہ شخص کتنی محبت کرتا تھا اس سے

میں منا لوں گی تم فکر نا کرو

اور فجر تم اپنی مما سے بات کرو یار انہیں مناؤ دیا کہ ساتھ تمہاری بھی رخصتی ہو جائے تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا منہا نے فجر سے کہا

مم۔میں رضا سے بات کر لو پہلے کہ وہ اپنی فیملی سے بات کر لے پھر مما سے کرتی ہوں فجر نے گڑبڑا کر جواب دیا تو منہا نے اسے گھوری سے نوازا

تبھی کمرے کا دروازا کھلا اور ماہر اندر آیا ماہر کو دیکھ کر منہا کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا جسے فجر اور دیا نے دیکھ کر دل میں ماشاءاللہ بولا

لیکن ماہر دیا کو دیکھ کر سرد تاثرات لیے واشروم میں چلا گیا

تو دیا نے بے بسی سے منہا کی طرف دیکھا جس نے اشارے سے سب ٹھیک ہو گا کہا

ہم جاتے ہیں تم بھائی کو منا لینا دیا فجر کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی

\----------

ماہر غصے میں واشروم تو آ گیا تھا لیکن کپڑے تو غصے میں لایا نہیں

منہا میرے کپڑے پکڑاؤں یار ماہر نے آواز دے کر منہا سے کہا تو وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی

جج۔جی میں دیتی ہوں منہا نے جلدی سے جواب دیا اور کبرڈ کی طرف بڑھی ماہر نے باہر صرف منہا کی موجودگی محسوس کر کے سر باہر نکال کر دیکھا تو واقع فجر اور دیا چلی گئی تھی جس پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ لیں ماہر منہا نے ہاتھ اندر کر کے کپڑے پکارنا چاہے جب ماہر نے اسے کلائی سے پکڑ کر اندر کھینچ لیا منہا اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی

جب کہ ماہر اب منہا کی کمر میں اپنا حصار تنگ کر چکا تھا جب منہا نے بوکھلا کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرنا چاہا لیکن اسے شرٹ لیس دیکھ کر سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لیں

جس پر ماہر نے اپنا حصار بالکل تنگ کر دیا اور منہا بالکل اس کے سینے سے جا لگی منہا کی گرم سانسوں کا اتراؤ چڑھاؤ ماہر کو اپنے سینے پر محسوس ہو رہا تھا جب کہ منہا ماہر کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن کی جلد پر محسوس کر رہی تھی

آنکھیں کھولو منہا ماہر نے سنجیدہ آواز میں کیا تو منہا نے اور سختی سے بند کر لی

اگر تم چاہتی ہو کہ میں تمہاری دوست کی بات مان جاؤ تو آنکھیں کھولو ماہر کی بات پر جھٹ سے منہا نے آنکھیں کھولیں تو ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی

آپ مان جائیں نا وہ بہت خوش رہے گی ماہر منہا نے ہمت کر کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اور ہم -- ہم کب خوش ہوگے زندگی تمہیں احساس ہے کہ ہم اتنے پاس ہو کر بھی کتنے دور ہیں تمہیں ان کی محبت خوشی کی پرواہ ہے اور میری محبت میری خوشی

ہم کب تک ایسے ادھورے رہے گے کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں تمہیں پا کر بھی کھو چکا ہوں منہا مجھے ہمارا یہ ادھورا رشتہ اندر سے مار رہا ہے ماہر کی بات پر منہا نے جلدی سے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا جس پر ماہر نے اپنا شدت بھرا لمس چھوڑ کر اس ہاتھ کو اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھ کر اپنے ہاتھ میں قید کر لیا

منہا کا ہاتھ کانپ گیا جسے ماہر نے بھی محسوس کیا

مجھے ڈر لگتا ہے ماہر مجھے لگتا مم۔میں بھیگی آواز پر قابو پا کر بات جاری رکھی ماہر بھی چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کی باتیں اس سے کرے تبھی بولنے دیام۔مجھے لگتا میں آپ کو کھو دو گی میں مر جاؤں گی ماہر وہ ایک دم سے سسک پڑی تو ماہر نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے

ادھر دیکھو منہا میں نے کہا میری طرف دیکھو ماہر نے سرد آواز میں کہہ کر منہا کا چہرا اپنے ہاتھوں میں بھرا

تم کبھی مجھے نہیں کھو سکتی ماہر شاہ پہلے دن سے تمہارا تھا اور قیامت تک تمہارا ہی رہے گا موت پر زور نہیں لیکن تمہیں اتنا یقین ہونا چاہیے مجھ پر کہ اگر کبھی تمہارا دل نا دھڑکا تو سانسیں میں بھی نہیں لے سکوں گا تمہیں لگتا ہے تم مر جاؤ گی اور میں یہ خبر سن کر غم سے نڈھال ہوں گا تو میرا وعدہ ہے تم سے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں خبر سے پہلے تم تک پہنچ جاؤ گا وہ اتنی شدت سے بولا کہ منہا کو اپنا رواں رواں کانپتا محسوس ہوا اپنی بات کہہ کر منہا کے گرد سے اپنا حصار ختم کر کے پیٹھ کر کہ کھڑا ہو گیا

اپنے اشتعال پر بامشکل قابو پایا منہا کے منہ سے مرنے کا سن کر اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا اور سچ ہی تو تھا کیا وہ موت سے لڑ سکتا تھا شاید نہیں اور وہ اسے بھی کوئی جھوٹی تسلی نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اسے یقین تھا کے وہ اس کے بغیر زندہ نہیں رہ پائے گا

ابھی وہ انہیں سوچو میں گم تھا کہ اسے اپنی سینے پر نرم گرم ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا ماہر نے چونک کر دیکھا تو منہا نے اپنا کمزور سا حصار اس کے گرد باندھا تھا اور سر اس کی پیٹھ سے ٹکا دیا ایک خوشی کی لہر ماہر کو اپنے رگ وپے میں سرایت کرتی محسوس ہوئی

اگر آپ مان جائیں گے تو بدلے میں آپ کو مسسز منہا ماہر شاہ ملے گی منظور ہے منہا نے سرگوشی سے بھی کم آواز میں کہا اگر ماہر کا سارا دیہان اس کی طرف نا ہوتا تو شاید وہ سن بھی نہیں پاتا ماہر نے پلٹ کر اسے اپنے حصار میں قید کر کے ایک دم سے منہا کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھا دی منہا کی سانسوں کی خوشبو کو پوری شدت سے وہ خود میں جذب کرنے کی کوشش کر رہا تھا

جبکہ منہا نے اپنے ہاتھ ماہر کے کندھوں پر رکھ دیے جب ماہر کافی دیر دور نا ہوا تو منہا نے اپنے نازک ہاتھوں سے اس کے کندھوں پر مکے برسائے لیکن وہ تو جیسے برسوں کی پیاس بجھانے میں مصروف تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنی منمانی کرنے کے بعد ماہر پیچھے ہوا تو منہا نے اپنا سر اس کے کندھے سے ٹکا دیا جبکہ ماہر اس کی پیٹھ سہلا کر اس کے بے ترتیب ہوئی سانسوں کو ہموار کر رہا تھا جبکہ ہونٹوں پر نا ختم ہونے والے مسکراہٹ تھی

منہا نے ایک دم سے ماہر کا حصار توڑ کر پیچھے کیا

یہ سب مان جانے کے بعد کہا تھا آپ تو ابھی سے شروع ہو گئے منہا بڑبڑاتی ہوئی باہر چلی گئی جبکہ ماہر خوشی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا

اچھا سنو کپڑے تو دے جاؤ یہ تو نیچے گرا دیے یا میں ایسے ہی باہر آ جاؤ ماہر نے پیچھے سے ہانک لگائی جو مرضی کرے میں جا رہی ہوں منہا نے جواب دے کر ٹھک سے دروازا بند کر کے باہر چلی گئی

\----------

شام میں عمران صاحب اور ندا بیگم ڈھیر سارے تحائف لے کر آئے

انہوں نے آ کر ڈائریکٹ شادی کی ہی بات کی عمران صاحب کا کہنا تھا ان کے بیٹے کی واپسی جلدی ہے اسی لیے وہ جلد از جلد شادی کرنا چاہتے ہیں

ماہر نے اپنا ولیمہ پلین کیا اور اسی دن دیا کی رخصتی کا کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن دیا کا کہنا تھا وہ اپنے بھائی کی شادی اچھے سے دیکھنا چاہتی ہے پھر ماہر کہ ولیمہ پر دیا اور شاہ میر کی مہندی اور اگلے دن بارات طہ پائی عمران صاحب اور ندا بیگم دیا کو ڈھیروں دعائیں دے کر رخصت ہو گئے

رات میر ا انتظار کرنا مسسز سود سمیت سارے حساب بے باک کرنے ہیں ماہر نے صوفے پر بیٹھی منہا کے کان میں جھک کر سرگوشی کی اور اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب چلا گیا جبکہ رات کا سوچتے ہی منہا کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہونے لگی

\----------

یہ کیا بکواس ہے ہمارے درمیان ایسی کوئی ڈیل نہیں ہوئی میں بہت پہلے ہی لڑکیوں کی سمگلنگ سے منع کر چکا ہوں ماہر نے دھاڑ کر اپنے سامنے بیٹھے ریچرڈ سے کہا

یہ ڈیل تمہارا پہلا باس کر چکا ہے اور ہم معاوضہ بھی دے چکے ہیں اور صرف لڑکیاں ہی نہیں وہ ہمیں چھوٹے بچے بھی سمگل کرنے والا تھا

ریچرڈ کی بات پر ماہر نے اپنے خاص آدمی کو خونخوار نظروں سے دیکھا

سس۔۔ سر جب آپ باس بنے تھے اس سے پہلے سے بچوں کو کیڈنیپ کرنا شروع کر دیا تھا ہم مجبور تھے آدمی نے منمنا کر کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کتنے بچے ہیں اور کہاں ہیں اب اور لڑکیاں ماہر نے سرد آواز میں پوچھا

سر نیچے بیسمنٹ میں آج ہی شفٹ کی گئی ہیں ماہر نے غصے سے اپنے جبڑے بھینچ لیے

دیکھو ہمارے ساتھ غداری کی سزا بہت بری ہو گی اگر یہ بچے اور لڑکیاں نا پہنچی تو اپنے اور ان بچوں کے نقصان کے زمہ دار تم خود ہو گے یہ ڈیل پوری کرو بعد میں چاہے ہم سے کوئی ڈیل نا کرنا وہ تم لوگوں کا مسئلہ ہے

ان کو تمہارے حوالے کرنے سے کیا یہ نقصان سے بچ جائے گے ماہر نے خونخوار لہجے میں کہا وہ جتنا یہ سب ختم کرنا چاہتا تھا اتنا ہی اس دلدل میں دھنستا جا رہا تھا اسے پتا تھا آج یہ سمگلنگ ہو گی تو کل پھر وہ کسی طرح مجبور کر دیا جائے گا اور پھر یہ سب اس کے مرتے دم تک جاری رہے گا

نہیں یہ محفوظ تو نہیں ہو گی لیکن میرے لوگوں کی مزید درندگی سے بچ جائیں گے اب دن بتاؤ کس دن یہ مال پہنچے گا

ہفتہ کی رات کو سب مال پہنچ جائیں گا اس کے بعد ہمارا کونٹریکٹ ختم سمجھے ماہر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ریچرڈ سر ہلا کر وہاں سے چلا گیا

اب دکھاؤ مجھے کہا ہیں وہ بچے اور لڑکیاں ماہر دھاڑا تو اس کا خاص آدمی راشد جلدی سے نیچے کی طرف بھاگا تو ماہر اس کے پیچھے آیا

بیسمنٹ میں پہنچ کر ماہر کو لگا اس کے پیروں سے زمین کھینچ لی گئی ہو وہ چاہے اس سب کا حصہ تھا لیکن کبھی یہ سب دیکھا نہیں تھا وہ ڈرگز اور ہتھیاروں تک ہی محدود رہا تھا

اور اب وہ اپنے سامنے پانچ سے لے کر پندرہ سال تک کے بچوں کو دیکھ رہا تھا جو ابتر حالت میں لیٹے ہوئے جنہیں نشے کے انجیکشن لگائے گئے تھے اور کچھ بچوں کو اپنی درندگی کا نشانہ بھی بنایا گیا تھا

اور لڑکیاں ماہر نے اپنی آواز پر قابو پا کر کہا تو راشد اسی کمرے میں بنی دیوار کے پاس آیا ایک بٹن پریس کیا تو وہ کھلتی گئی جہاں چالیس سے زیادہ لڑکیاں نیم برہنہ حالت میں پڑی ہوئی تھی ماہر کے لیے وہاں کھڑے رہنا محال ہو گیا تھا

\----------

وہ تیار ہونے کے لیے اپنی طبیعت خرابی کا بہانہ بنا کر جلدی روم میں آگئی تھی

اب وہ کبرڈ کھولے رات کے لیے پہننے کے لیے ڈریس دیکھ رہی تھی کہ اسے کچھ عرصہ پہلے ماہر کی دی گئی ساڑھی یاد آئی جسے تب منہا نے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا تھا اب اس نے جلدی سے کبرڈ کے نیچے والا حصہ کھولا جس میں وہ گفٹ پڑا تھا جسے ان پیک شاید ماہر نے ہی کیا تھا اسے دکھانے کے لیے اور کہا تھا وہ اسے اس ساڑھی میں دیکھنا چاہتا ہے تب تو منہا نے ٹال دیا اور اسے ویسے ہی رکھ دیا تھا

منہا اس پیکٹ کو لے کر بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی اس نے جلدی سے پیکٹ کھول کر ساڑھی باہر نکالی وہ بلیڈ ریڈ کلر کی ساڑھی تھی جس کے بارڈر پر گولڈن کام ہوا تھا لیکن جس بات پر منہا کا چہرہ سرخ ہوا وہ اس ساڑھی کا گلا تھا جو آگے اور پیچھے سے کافی گہرا تھا اور ساڑھی کا بلاؤز بھی شاید اس کی کمر کو ڈھانپنے سے ناکام ہی رہے گا ماہر کی اتنی بولڈ چوائس دیکھ کر منہا کی ہتھیلیاں ابھی سے بھیگنا شروع ہو گئی وہ کیسے یہ ساڑھی پہن کر اس کے سامنے جائے گی

جلدی سے اٹھ کر اس ساڑھی کو کبرڈ میں رکھنا چاہا تو ماہر کی سرگوشی کان میں گونجی تو واپس وہی ساڑھی لے کر بیڈ پر آ بیٹھی

\----------

شاور لے کر جب وہ ساڑھی پہن کر باہر آئی تو خود کو دیکھ کر شرم سے نظریں جھک گئی ڈرا کھول کر ریڈ کلر کی کانچ کی چوڑیاں نکال کر بھر بھر کر اپنی دونوں کلائیوں میں پہنی گولڈن اور ریڈ کو مینیشن کے ایر رنگز پہن کر میک اپ کیا ہونٹوں پر بلیڈ ریڈ کلر کی لپ سٹک لگا کر اپنا جائزہ لیا تو مبہوت ہو کر وہ کافی دیر اپنا یہ روپ دیکھتی رہ گئی ماہر کی بے باک نگاہوں اور لمس کا سوچ کر اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنی خوشی اس سے سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی وہ آج مکمل طور پر ماہر کی ہو جائے گی یہ احساس کتنا خوش کن تھا کہ ایک دم اس کی مسکراہٹ سمٹی ایک دفعہ پہلے بھی تو ان سب کی خوشیاں ان سے سنبھالی نہیں جا رہی تھی اور پھر سب ختم ہو گیا

نن۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا اب سب ٹھیک ہے اپنے خیالات کی نفی کرتے سر جھٹکا اور اپنے بالوں کا میسی سا جوڑا بنایا خود پر تنقیدی نظر ڈال کر گھڑی کی طرف دیکھا جو دس بجا رہی تھی

منہا نے روم کی لائٹس آف کر کے کینڈلز جلا دیں اور خود صوفے پر بیٹھ کر ماہر کا انتظار کرنے لگی گھڑی دس سے گیارہ اور پھر ایک تک پہنچ گئی لیکن ماہر ابھی تک نہیں آیا تھا

منہا پر نیند حاوی ہونے لگی تو وہ وہی صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند گئی

\----------

بے مقصد سڑکوں پر گاڑی چلاتے جب وقت کہاں احساس ہوا تو گھر کی طرف گاڑی موڑ لی گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے ہاتھ کی انگلیوں میں کوٹ پکڑ کر اپنے کندھے پر لٹکایا اور تھکے ہوئے قدموں سے گھر میں داخل ہوا

منہا کی تلاش میں نظریں گھمائی تو دماغ میں صبح کی اپنی بات کلک ہوئی تو حیرت سے گھڑی دیکھی جو رات کے تین بجنے کا بتا رہی تھی اپنی غفلت پر جی بھر کر غصہ آیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تو سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگائی دو دو سیڑھیوں کو ایک ساتھ پھلانگ کر فاصلہ طہ کیا جو کے صدیوں کے برابر لگ رہا تھا دل الگ ہی انداز میں دھڑک رہا تھا اگر اس نے انتظار نا کیا پھر اگر ناراض ہوئی پھر کئی سوال ایک دم سے دماغ میں گردش کرنے لگے دروازے کے پاس پہنچ کر گہری سانس لی اور ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو دروازا کھلتا چلا گیا

\----------

کمرے کا فسوں خیز ماحول دیکھ کر خوشی بھی ہوئی اور اپنی غفلت پر غصہ بھی آیا نظریں بھٹک کر سامنے صوفے پر لیٹے وجود پر گئی تو پلٹنا ہی بھول گئی

جہاں اس کی زندگی تمام تو حشر سامانیوں سمیت اپنے حسن سے لاپرواہو کر نیند کی وادیوں میں گم تھی ماہر کو اپنا سانس سینے میں اٹکتا محسوس ہوا ماہر آہستہ آہستہ قدم لیتا اس کے قریب گیا اور وہی اس کے قدموں میں بیٹھ کر جی بھر کر اسے دیکھنے لگا

ماہر کی نظروں کی ہی تپش تھی کہ منہا نے کسمکسا کر آنکھیں کھولیں جو سیدھا ماہر کی آنکھوں سے ٹکرائی کالی جھیل سی آنکھیں جن میں کاجل کی لکیر کھینچی گئی تھی نیند کی وجہ سے سرخ ڈورے لیے جب ماہر کی طرف اٹھی اسے اپنا آپ ان میں ڈوبتا محسوس ہوا

تم پہلے اس دل پر راج کرتی تھی لیکن آج تم نے اس دل سمیت ماہر اکرام شاہ کو چاروں خانے چت کر دیا ہے زندگی ماہر نے جھک کر اپنا لمس منہا کے ماتھے پر چھوڑتے ہوئے کہا تو وہ دم بخود سی ماہر کو دیکھنے لگی لیکن اپنی حالت پر نظر پڑتے ہی جلدی سے اٹھنا چاہا

مم۔۔میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں وہ ابھی وہاں سے جاتی کے ماہر نے منہا کو پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر اس کے بالوں سے اٹھتی دلکش خوشبو کو گہری سانس لے کر محسوس کیا

کھانے سے زیادہ اس وقت مجھے تمہارے طلب ہیں اور یہ طلب شاید ساری زندگی پوری نا ہو

منہا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر منہا کی مٹھی کو کھولا جسے وہ سختی سے بند کیے ہوئی تھی ابھی تو میں نے کچھ کیا نہیں اور میری جان کو ابھی سے پسینے آرہے ہیں ماہر نے منہا کی پسینے سے تر ہتھیلیوں کو دیکھ کر کہا

ہاتھوں سے سرکتے ہوئے ماہر کے ہاتھ آہستہ آہستہ اوپر آئے تو منہا نے اپنا سانس تک روک لیا ابھی ماہر آگے کا فاصلہ طے کرتا کے منہا نے وہاں سے بھاگنا چاہا تو ماہر نے اپنا ہاتھ منہا کے پیٹ پر رکھ کر اسے پیچھے کو کھینچا تو وہ ماہر کے سینے سے آلگی

زندگی شرط بھول رہی ہو تم منہا کا جوڑا کھول کر بال پشت پر بکھیر دیے اور بال گردن سے ایک سائیڈ پر کرتے وہاں اپنا لمس چھوڑتے کہا تو ایک سرد لہر منہا کے وجود میں سرایت کر گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے پیٹ پر ماہر کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے منہا نے اپنا ہاتھ ماہر کے ہاتھ پر رکھا جس کا ہاتھ اب پلو کے نیچے سے اس کے پیٹ پر رینگ رہا تھا

ماہر پلیز منہا نے منمنا کر کہا جس پر ماہر نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا

آج نہیں منو آج تمہیں یہ شدتیں برداشت کرنی پڑیں گی کیونکہ آج میں بتانا چاہتا ہوں یہ دوری کتنی جان لیوا تھی میں نے کہاں کہاں خود پر ضبط کیا ہے

منہا کا چہرا ہاتھ کے پیالوں میں بھر کر ماہر نے شدت سے کہا تو منہا کو اپنا رواں رواں کانپتا محسوس ہوا ماہر کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا جھلستا محسوس ہو رہا تھا

تبھی ماہر کا ہاتھ رینگتا ہوا ساڑھی کی ڈوریوں سے الجھا تو منہا نے تڑپ کر ماہر کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں خمار لیے منہا کو ہی دیکھ رہا تھا آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جسے دیکھ کر منہا نے نظریں جھکا لی ایک ہی جھٹکے میں ڈوری کھینچنے سے موتی ٹوٹ کر جا بجا بکھر گئے

اور شرٹ کندھے سے ایک طرف سرک گئی بلیڈ ریڈ کلر کی لپ سٹک سے سجے ہونٹ ماہر کو بھٹکا رہے تھے انگھوٹھے کی مدد سے شدت سے ہونٹوں پر لگی سرخی کو رگڑا تو وہ بکھر گئی منہا نے کانپتے ہاتھوں سے ماہر کا کالر دبوچا تو ماہر بنا منہا کو سمجھنے کا موقع دیے پوری شدت سے ہونٹوں پر جھک آیا اپنی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سانسیں منہا کی سانسوں سے الجھا کر اس میں اپنی سانسیں انڈیلنے لگا ہر گزرتے لمحے میں ماہر کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا

اپنے کالر پر کھینچاؤ محسوس کر کے ماہر نے آہستہ سے اپنے لب جدا کیے تو منہا کے ہونٹوں پر اپنی شدت کی وجہ سے لگے کٹ پر نظر پڑی تو آہستہ سے جھک کر وہاں اپنا لمس چھوڑا

جب کہ منہا بگڑے تنفس کے ساتھ ماہر کے کندھے سے سر ٹکا گئی ماہر کے ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے منہا ایک جھٹکے سے رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی جس پر ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

اپنی شرٹ کے بٹن کھول کر اسے اتار کر دور اچھالا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتا منہا کے پیچھے آ کھڑا ہوا منہا کے بالوں کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے سر کو پیچھے کر کے اس کی گردن پر جھک گیا منہا کو اپنا آپ انہیں لمحات میں بہکتا ہوا محسوس ہوا تو رخ بدل کر ماہر کے سینے میں پناہ لینا چاہی تو ماہر نے شدت سے خود میں بھینچ لیا ماہر کے سینے سے اٹھتی اس کی ڈارک پرفیوم کی خوشبو منہا کو اپنے حواس مشتل کرتی محسوس ہوئی

منہا کو ایک جھٹکے میں اپنے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ کی طرف بڑھا

ماہر کا رخ بیڈ کی طرف دیکھ کر منہا نے اپنی گرفت گردن پر سخت کر دی جب ماہر نے بیڈ پر لیٹانے کی کوشش کی تو منہا نے اپنا حصار اور تنگ کر دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں ایسے بھی کام چلالوں گا ماہر کی سرگوشی پر منہا کی گرفت ڈھیلی ہوئی تو ماہر نے اسے لٹایا اور خود اس پر جھک آیا ماہر کے مضبوط کسرتی جسم کے نیچے منہا کو اپنا آپ دبتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے ماہر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا

جس پر ماہر نے اپنی انگلیاں منہا کی انگلیوں سے الجھا کر سر کے اوپر لاک کر دی اور خود منہا کے کندھے پر جھک گیا منہا کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر کے دوسرے سے اس کا پلو ہٹا کر دور پھینکا اپنا لمس منہا کی گردن پر جا بجا چھوڑتے ماہر ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا تو منہا نے کی نظر ماہر کی طرف اٹھی تو ڈھیروں شرم کا بوجھ منہا کی پلکوں پر آن گرا کیونکہ ماہر بے باک نظروں سے مسکراتے ہوئے منہا کو دیکھ رہا تھا اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کو اپنے دیے ہوئے گردن کے نشان پر پھیرتے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا

جس پر منہا نے اس کا ہاتھ جھٹک کر کروٹ بدل لی ماہر نے مسکرا کر بلینکٹ کھول کر اپنے اور منہا پر سائے کی طرح پھلا کر دونوں کے وجود کو اس میں گم کر دیا

منہا کی کمر پر اپنا شدت بھرا لمس بکھیرنے کے بعد اس کا رخ اپنی طرف کیا منہا نے اپنے لب بری طرح دانتوں سے کچلے تو ماہر نے ہاتھ بڑھا کر انہیں انگوٹھے کی مدد سے آزاد کیا اور اپنا انگوٹھا منہا کے نیچے والے ہونٹ کے نشان پر پھیرا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

It's all my right zinDagi

لیکن تم یہ حق مجھ پر رکھتی ہو بندہ آف بھی نہیں کرے گا منہا نے کانپتے ہاتھوں سے شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچا کہ ماہر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنا لمس چھوڑنے لگا قطرہ قطرہ منہا کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتے ہوئے وہ شاید برسوں کی پیاس بجھا رہا تھا

اور گزرتی رات میں ماہر نے اپنی شدتوں کی بارش میں منہا کو پور پور بھگویا جس سے منہا کو آپنا آپ بہت خاص محسوس ہوا وہ رب کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم تھا کیونکہ ماہر کی محبت وقت کے ساتھ ساتھ اسے بڑھتی ہوئی ہی محسوس کی تھی

دیا اور منہا نے مل کر فجر کی ماما سے بات کر کے انہیں راضی کیا

اور جب فجر کی ماما نے فجر سے بات کی تو اپنی بیٹی کی آواز میں دنیا جہاں کی خوشی اور چہرے پر بکھرنے والے رنگ دیکھ کر انہوں نے جھٹ سے ہاں کر دی کیونکہ

اپنی بیٹی کو پہلے والے روپ میں دیکھ کر وہ کافی خوش تھیں رات کی فلائٹ سے وہ پاکستان آئے تو رضا بھی اپنی مما اور پاپا کے ساتھ آ گیا تو دیا اور ماہر کی شادی کے ساتھ ہی ان کی شادی طہ پائی

اب جمعہ والے دن ماہر کا ولیمہ اور فجر اور دیا کی مہندی اور ہفتہ والے دن ان کی رخصتی تھی

\----------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وقت کیسے گزرا انہیں احساس تک نا ہوا اور آج مہندی کا دن آن پہنچا تھا

شاہ میر جو اس دن کا گیا پلٹ کر خبر تک نا لی دیا کا غصے اور ناراضگی سے برا حال تھا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے ہوتا اور وہ اس کا سر پھاڑ دیتی لیکن وہ سامنے تو کیا کال پر بھی نہیں بات کر رہا تھا

وہ تینوں اس وقت دیا کے روم میں تیار ہو رہی تھیں جب بیوٹیشن منہا کو تیار کر کہ پیچھے ہٹیں تو دیا اور فجر نے بے ساختہ ماشاءاللہ کہا کیونکہ وائٹ باربی فراک میں وہ کوئی آسمان سے اتری نازک سی پری ہی لگ رہی تھی

کہ فجر اور دیا کو نظریں ہٹانا مشکل لگ رہا تھا وہ کبھی تیار جو نہیں ہوئی تھی اور اب جب انہوں نے اسے تیار ہونے کے بعد دیکھا تو انہیں ڈر تھا کہ اسے نظر ہی نا لگ جائے

منہا ماشاءاللہ سے تم بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ تمہیں بری نظر سے بچائیں اور بہت خوشیاں دے دیا نے منہا کی بلائیں لیتے کہا وہ اس کی اکلوتی بھابھی تھی اس کے بھائی کی محبت وہ خوبصورت نا بھی ہوتی تو اسے قبول تھی

اور یہ تو پھر کوئی پری ہی معلوم ہو رہی تھی دیا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ منہا کو خود میں بھینچ لے جبکہ منہا اس کی اتنی محبت اور تعریف پر جھنپ سی گئی

اور میں کیسی لگ رہی ہوں وہ بھابھی ہے تو میں بھی دیورانی ہوں اس نے ساری عمر ہمارے ساتھ نہیں رہنا بلکہ ہم دونوں نے رہنا ہے فجر نے منہ بناتے رضا اور شاہ میر کے یارانے کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کبھی کبھی مزاق میں کہی باتیں کیسے رنگ لاتی ہیں

تم بھی ماشاءاللہ سے بہت پیاری لگ رہی ہو دیا نے فجر سے کہا جو دیا جیسی ہی یلو پاؤں کو چھوتی فراک پہنے لائٹ میک اپ کے ساتھ ہاتھوں میں گجرے پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی

ولیمہ کے ارینجمنٹس نیچے لان میں ہی کیے گئے تھے جس میں منہا کی فیملی فجر کے ممی پاپا اور شاہ میر کے چچا چچی اور رضا کے والدین شامل تھے فارس اور حماد لوگ شامل تھے فارس پہلے تو بہت ناراض ہوا دیا سے لیکن پھر اس کے منانے پر مان بھی گیا

ماہر نے اپنے کسی دوست کو بلانا ضروری نہیں سمجھا

اس کا دوست کوئی تھا ہی کب بزنس پارٹنر ہی تھے جنہیں وہ ویسے ہی ڈنر یا لنچ کروا کر ٹریٹ دینے کا ارادہ رکھتا تھا

وہ بس اپنوں کے ساتھ ہی خوشیاں منانا چاہتا تھا

لیکن رضا اور شاہ میر دونوں کو آنے کی اجازت نا تھی جس پر وہ دونوں منہ بسور کر رہ گئے تھے

\----------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر کی ممارم میں آئی تو تینوں کو دیکھ کر ماشاءاللہ کہا اور جلدی سے کئی نوٹ ان سے وار کر صدقہ دیا وہ ان تینوں کو لے کر نیچے آئی تو درمیان میں منہا اور اس کے دائیں بائیں فجر اور دیا تھی

دیا کو آتے دیکھتے ندا بیگم نے دل ہی دل میں اپنے شاہ میر کی بیوی کی بلائیں لے ڈالی اور جلدی سے آگے بھر کر دیا کا ہاتھ تھاما

جبکہ دوسری طرف رضا کی مما نے آکر اپنی بہو کو تھاما اور لا کر تینوں کو سٹیج پر بٹھا دیا

ماہر جو کوئی کال اٹینڈ کر کے واپس آیا تو منہا پر نظر پڑتے وہی منجمد ہو گیا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی لگ تو وہ بھی بہت پیارا رہا تھا بلیک پینٹ کوٹ میں وائٹ شرٹ پہنے جس کے پہلے دو بٹن کھلے ہوئے تھے نیلی آنکھیں جذبات لیے تھیں

اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ وہ قدم قدم چلتا منہا کے پاس آیا جس پر منہا نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو دھک سے رہ گئی کیونکہ ماہر لوح دیتی نظروں سے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

اس ہفتے میں کتنا تنگ کیا تھا اس شخص نے اسے ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوا تھا جنہوں نے منہا کی نازک جان کو بوکھلائے رکھا تھا

اور اب پھر وہ اسے ویسے ہی تاڑنے میں مصروف تھا کی منہا نے بامشکل اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالا

جب وہ اس کے ساتھ ہی بر جمان ہو گیا

منہا نے اپنا سانس تک روک لیا جب پشت پر ماہر کی انگلیوں کو رقص کرتے محسوس کیا

وہ اس کی فراک کی زپ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا جس پر منہا نے اپنے کانپتے ہاتھ کو ماہر کے ہاتھ پر رکھ کر التجائی نظروں سے روکنے کی کوشش کی جس پر وہ کھل کر مسکرایا

تو منہا کو اتنا پیار الگا دل چاہا سب سے چھپا لے اپنی بے اختیاری کا تب احساس ہوا جب فجر نے قہقہہ لگایا

منہا تھوڑی دیر جانو صبر کو لو ہماری رسم ہو جائے تو روم میں بھیج دے گے تمہیں فجر نے کھکھلاتے ہوئے کہا تو دیا بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی جبکہ منہا نے خجل ہو کر سر جھکا لیا

اپنے ہاتھ پر رکھے منہا کے ہاتھ کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ماہر منہا کی طرف جھکا

ڈونٹ وری ابھی کچھ نہیں کرتا رات کو کنٹینیوں کریں گے ماہر کی سرگوشی پر منہا نے جھکے سر کو اور جھکا لیا جس پر فجر کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا تو اس کی مما نے اتنی دیر بعد اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر دل میں ماشاء اللہ کہا

اور پھر مہندی کی رسم شروع ہوئی تو سب نے دیا اور فجر کو مہندی لگائی

منہا نے بھی رسم کی تو شاہ میر کی چچی نے اسے تیل لگانے سے منع کر دیا کہ کہی اس کے کپڑے خراب نا ہو جائے جس پر وہ مٹھائی کھلا کر اور پیسے وار کر پیچھے ہو گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رات کے بارہ ہوئے تو سب نے رسم ختم کرنے کا کہا

شاہ میر کی چچی دیا کو اس کے روم میں جبکہ فجر کی والدہ منہا کو ماہر کے روم میں اور فجر کو اس کی ساس فجر کو دیے ہوئے روم میں چھوڑنے چلی گئی

ماہر مہمانوں کو چھوڑنے کے بعد اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اس کا فون بجا تو وہ نمبر دیکھتا الٹے قدموں گھر سے چلا گیا

\----------

دیا تھکن سے چور اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی دوپٹہ اتار کر ویسے ہی پھینکا ہوا تھا

افف ہمت ہی نہیں ہو رہی کہ چینج ہی کر لوں ابھی وہ کروٹ بدل کر سیدھی ہوتی کہ ایک بھاری وجود کا وزن اپنی پیٹھ پر محسوس ہوا تو دیا نے چیخ مارنے کے لیے جیسے ہی منہ کھولا کہ اس سے پہلے ہی اس کہ منہ پر ہاتھ رکھ کر چیخ کا گلا گھونٹ دیا گیا

کہو تو میں کروا دوں ہیلپ شاہ میر کی سرگوشی سن کر دیا نے جھرجھری لی

جس پر شاہ میر نے ہستے ہوئے اس کے کان کی لو کو اپنے دانتوں میں دبا کر چھوڑ دیا اب اٹھ کر وہ اپنے ساتھ لائی ابٹن کی پلیٹ تک گیا جو آتے ہوئے وہ لان سے اٹھا لایا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا جیسے ہی سیدھی ہوئی تو نظر شاہ میر کے ہاتھوں میں تھامی پلیٹ پر گیا جسے تھامے وہ اس کی طرف ہی آرہا تھا

بالکل نہیں شاہ میر میں پہلے ہی پیلا پھول بنے بیٹھی ہو اب مزید نہیں دیا نے اپنے پاؤں اوپر کرتے پیچھے کو کھسکتے ہوئے کہا

تو شاہ میر نے جھٹ سے دیا کو پاؤں سے کھینچ کر واپس بیڈ کے کنارے پر کیا

اپنا ایک پاؤں بیڈ پر ٹکا کر وہ دیا کہ اوپر جھکا

کیوں نہیں بیگم میرے نام کی مہندی ہے تو میرے ہاتھوں سے لگانا بھی تو بنتی ہے شاہ میر نے دانتوں میں لب دبا کر کہا تو دیا نے گھور کر دیکھا

شاہ میر پلیز سمجھو بہت ٹھنڈ لگ رہی تھی پہلے ہی اب یہ ٹھنڈی ہو گئی ہو گی باہر پڑی تھی کب سے دیا نے منمنا کر کہا

جب میرے ہاتھوں کے گرم لمس سے یہ لگے گی تو بالکل ٹھنڈ نہیں لگے گی بلکہ میرے سلگتے جذبات تمہیں بھی بھی سلگا دے گے دیا کی تھوڑی کو اپنی انگلیوں کی مدد سے اوپر اٹھا کر کہا جس سے دیا کی نظریں شاہ میر کی نظروں سے ٹکرائی تو دیا نے فوراً سے نظریں جھکالی

اپنے ہاتھ سے دیا کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور اس کی پیچھے آکر کھڑا ہو گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے دونوں ہاتھوں میں ابٹن لگا کر دیا کے ہاتھوں سے شروع کر کے آہستہ کندھے کے پاس آیا تو دیا نے جذبات سے بھاری ہوتی اپنی آنکھیں بند کر کے شاہ میر کے لمس کو محسوس کرنے لگی

جب شاہ میر کے ہاتھ کو اس نے اپنے کندھے سے گردن تک محسوس کیا تو دیا نے پلٹ کر شاہ میر کے سینے میں اپنا منہ چھپا لیا

دیا کو شاہ میر کی انگلیوں کا رقص اپنی کمر کے اوپر محسوس ہو رہا تھا ڈیپ گلا ہونے کی وجہ سے اب شاہ میر وہاں ابٹن لگا رہا تھا دیا اپنی بھاری ہوتی سانسوں کے ساتھ سختی سے شاہ میر کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچ گئی

اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر شاہ میر کی طرف دیکھا تو دیا کی نظریں خود پر محسوس کر کے شاہ میر نے بھی اپنی مخمور آنکھیں دیا کی آنکھوں میں گاڑھ دی

دیا نے ہاتھ بڑھا کر ابٹن اپنے ہاتھ میں لیا اور آہستہ سے شاہ میر کی دونوں گالوں پر لگا دیا جس پر شاہ میر نے اپنی آنکھیں بند کر لی

اب میری باری دیا کے ابٹن لگانے پر شاہ میر نے سرگوشی کی اور دیا کے بالوں کو اپنی مٹھی میں بھر کر اسے اپنی جانب کھینچا جس پر دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس طرح کھینچنے سے رہا سہا فاصلہ بھی ختم ہو گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو اپنی چہرے پر شاہ میر کی تیز ہوتی سانسوں کی تپش کا احساس ہوا تھا چہرا خون چھلکانے لگا

شاہ میر نے اپنا اوبٹن لگا گال پوری شدت سے دیا کی گال سے رب کیا

سی شاہ میر کی ہلکی بیرڈ کی چھبن سے دیا کی سسکی نکل گئ جس پر شاہ میر نے دوسری طرف پہلے سے زیادہ شدت سے رب کیا تو دیا نے زور سے اپنی مٹھی میں شاہ میر کے بال پکڑ لیے جس پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

شاہ میر نے دیا کہ گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو دیکھا جو کانپ رہے تھے اور پھر ہمیشہ کی طرح اسے موقع دیے بغیر ان پر جھک آیا

پوری شدت سے وہ ان ہونٹوں پر جھکا دیا کی سانسیں پینے میں مصروف تھا جب دیا نے اپنا حصار شاہ میر کی گردن کے گرد باندھ کر اس کی شدتوں میں اس کا ساتھ دینا شروع کیا تو شاہ میر پہلے تو حیران ہوا جلد ہی اپنی حیرانی پر قابو پا کر دیا کو کمر سے تھام کر بیڈ پر نیم دراز ہوا اپنے ہاتھوں سے اس کی بیک زپ کھول کر شرٹ کندھوں سے سرکائی اور لمحوں میں ہونٹوں سے کندھے تک کا سفر طے کیا جابجا اپنی محبت کے نشان چھوڑتے وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا گیا

اور کھڑکی سے جھانکتا چاند مسکرا کر بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا جب کہ قسمت نے تلخی سے مسکرا کر سر جھٹکا

\----------

میں نے کہا تھا کہ سب تیاری خود کر لینا جس دن سمگلنگ کرنی ہوئی تو میں خود آؤ گا تو اب کیا موت پری ہے ماہر کھڑا اپنے ملازم پر دھاڑ رہا تھا

سر وہ ایک لڑکی کم ہو گئی ہے راشد نے منمنا کر کہا تو ماہر نے حیرت سے دیکھا

کیا مطلب لڑکی کہا گئی ماہر نے حیرت سے استفسار کیا

کیونکہ لڑکی کا گم ہونا ان کے لیے مشکل پیدا کر سکتا تھا اگر وہ جا کر کسی کو اس جگہ کا بتا دیتی وہ تو اس ٹائم اتنے بچوں اور لڑکیوں کو کہی اور شفٹ بھی نہیں کر سکتے تھے

اور اگر مر جاتی تو ریچرڈ نئی مصیبت لے آتا

نہیں سر بھاگی نہیں ہے یہی ہے راشد نے منمنا کر جواب دیا

تو پھر کیا مسئلہ ہے راشد ماہر پھر سے دھاڑا تو راشد اپنی جگہ سے اچھل پڑا

وہ سر وہ لڑکی کافی بتمیزی کر رہی تھی راشد نے منمنا کر کہا تو ماہر نے گھور کر اسے دیکھا

صاف صاف بتاؤ مجھے راشد تمہاری پہلیاں بوجھنے کا وقت نہیں میرے پاس

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سر ہماری نیت خراب ہو گئی تو ہم نے بس تھوڑا سا مزہ لینا چاہا لیکن اس کی طبعیت زیادہ بگڑ گئی راشد نے ایک ہی سانس میں اپنے ساتھ دو دیو نما آدمیوں کو دیکھ کر کہہ ڈالا تو ماہر نے غم اور حیرت سے اس کی طرف دیکھا

وہ جانتا تھا جہاں وہ جائے گی وہاں بھی یہ سب ہو گا

لیکن نا جانے کیوں اس کا دل کانپ گیا

کہاں ہے وہ لڑکی ماہر نے کانپتی آواز میں کہاں تو راشد نے پیچھے بنے روم کی طرف کیا

ماہر بھاری ہوتے قدموں کے ساتھ وہاں گیا تو لڑکی کی حالت دیکھ کر اس کا دل کیا چیخیں مار کر روئے جو برہنہ حالت میں زخموں سے چور جسم لیے تکلیف سے تڑپ رہی تھی

ماہر کی آہٹ محسوس کر کے اس نے اپنی سوجھی آنکھوں کو کھولا تو وہاں ایک اور آدمی کو دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسوں بہنا شروع ہو گئے

ماہر جانتا تھا یہ آنسوؤں کس وجہ سے بہے ہیں آپنا وجود بھی اسی غلاظت سے بھرا محسوس ہوا ایک دم سے اٹھ کر جانے لگا کہ لڑکی کی آواز نے پاؤں وہی زمین میں جکڑ لیے

اللہ ت۔۔تم۔۔لو۔گو۔۔ں سے۔تم۔ہا۔را۔سب کک۔کچ۔ھ۔چھی۔۔ن۔۔ل۔۔ے

غا۔۔رت کر دے تم۔لو۔۔گو۔۔ں کو

ا۔۔نص۔اف۔۔کر۔۔ے

ماہر اس لڑکی کے خاموش ہونے پر جلدی سے پلٹ کر اس کے پاس آیا دیکھو ایسا نا کہو مم۔میں یہ سب ختم کر دوں گا

میں نہیں ہوں یہاں کا حصہ۔۔مم۔۔میں نہیں بننا چاہتا تھا آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھر گئی لیکن وہ لڑکی ماہر کی طرف دیکھتی اس دنیا سے جا چکی تھی

آج رخصتی کا دن تھا منہا ساری رات ماہر کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آیا

اور ابھی بھی وہ گھر نہیں آیا تھا بس میسج کر دیا تھا کہ وہ وقت پر پہنچ جائے گا کوئی ضروری کام ہے جس پر منہا نے غصے میں کوئی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اب وہ اپنی تیاری پوری کر کے گھر اور دیا کو دیکھنے جا رہی تھی کہ ایک دم سے کھانسی کا دوڑا پڑا پانی پینے سے بھی ٹھیک نہیں ہوا تو وہ واش روم آ گئی مسلسل کھانس کھانس کر جب اس نے اپنا ہاتھ دیکھا تو وہ خون سے بھر چکا تھا

جسے دیکھ کر منہا کی سانس سینے میں اٹک گئی کئی آنسوؤں پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ نکلیں اپنی سسکیوں کو بامشکل روک کر جلدی سے ہاتھ دھو کر

وہ باہر نکل آئی اپنا میک اپ ٹھیک کر کے فجر اور دیا کے کمرے کا رخ کیا دل کو عجیب دھڑکا سا لگ گیا تھا آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں

وہ اندر داخل ہوئی تو نظر ان دونوں کے سجے سنورے روپ پر گئی

ان دونوں کو دیکھ کر اپنی تکلیف اسے بھول گئی

ماشاءاللہ سے تم دونوں بہت پیاری لگ رہی ہو منہا نے دیا اور فجر کی نظر اتارتے ہوئے کہا تو وہ دونوں خوشدلی سے مسکرا دیں

میں بھی نیچے جا کر انتظام دیکھ لوں بارات آنے والے ہی ہو گی اور تمہارے بھائی بھی ابھی تک نہیں آئی

منہا نے انہیں تیار دیکھ کر کہا کیونکہ اب اسے ارینجمنٹس کی فکر لاحق ہو گئی تھی کیونکہ ماہر تو تھا نہیں ملازموں نے پتا نہیں کیا کیا ہو گا

سیدھی طرح کہو نا کہ بھائی کو دیکھنا ہے فجر نے اپنا کندھا منہا کے کندھے سے ٹکراتے ہوئے کہا تو ایک شرمیلی سی مسکان نے اس کے ہونٹوں کا احاطہ کیا

نہیں مجھے یہ دیکھنا ہے تمہاری بولتی بند کرنے والا کب تک آ رہا ہے منہا نے بھی حساب بے باک کیا تو دیا نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا جب کہ فجر نے دونوں کو گھوری سے نوازا

ایسا کچھ نہیں وہ میری نہیں بلکہ میں اس کی بولتی بند کر دیتی ہوں فجر نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا تو منہا بھی مسکرا دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ تو کل پتا چلے گا کہ کس نے کس کی بولتی بند کی منہا نے پھر سے کہا تو فجر منہ بناتی چیئر پر جا بیٹھی

اچھا تم دونوں آرام کر لو پھر سارا دن بیٹھ بیٹھ کر کمر درد کرنا شروع ہو جائیں گی اور میں نیچے دیکھ آؤ

\----------

ان دونوں کا آرام کا کہہ کر منہا نیچے آئی تو سب انتظام ہو چکے تھے پورچ میں ماہر کی گاڑی نظر آئی تو دل عجب لہہ میں دھڑکا تو منہا نے جلدی سے رخ کمرے کی طرف کیا

کمرے کا دروازا کھول کر وہ اندر آئی تو ماہر کبرڈ کھولے کپڑے نکال رہا تھا آہستہ آہستہ قدم لیتی منہا اس کی پیٹھ پیچھے جا کر کھڑی ہو گئی

ماہر منہا کو موجودگی محسوس کر کے پلٹتا اس سے پہلے منہا نے اپنا حصار ماہر کے گرد باندھ لیا

جس پر ماہر کا دل ایک پل کے لیے ساکت ہو گیا

کہاں تھے آپ میں نے کتنا انتظار کیا آپ کا منہا نے اپنا چہرہ ماہر کی پیٹھ سے ٹکا کر کہا تو وہ جیسے ہوش میں آیا

اپنے سینے پر بندھے نازک سے ہاتھوں کو دیکھا

اور انہیں تھام لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کچھ ادھورے کاموں کو مکمل کرنے میں مصروف تھا ماہر نے ایسے ہی ہاتھ تھامیں کہا تو منہا نے اپنی گرفت تنگ کر دی

کام مجھ سے زیادہ ضروری تھا میرے انتظار کی کوئی اہمیت نہیں منہا نے ناراضگی کا اظہار کیا تو ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

اک تمہاری ہی تو اہمیت ہے میری زندگی اور یہ کام ہونا ضروری تھا

تاکہ میں ہمیشہ کے لیے تمہارے پاس پلٹ آؤں اور پھر کبھی ہمارے درمیان انتظار کرنے والے لمحیں نا آئیں

ماہر نے آہستہ سے رخ بدل کر منہا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی

میں بھی چاہتی ہوں آپ ہمیشہ کے لیے بس میرے پاس رہ جائے آپ میں اور ہماری چھوٹی سی دنیا جہاں آپ ہر وقت میری نظروں کے سامنے رہے

منہا نے ماہر کے سینے پر اپنی تھوڑی ٹکا کر کہا تو ماہر نے منہا کا چہرا اپنے ہاتھ کے پیالوں میں بھر لیا

اور پھر کھانے کے پیسے کہاں سے آئیں گے اگر گھر بیٹھ گیا تو ماہر نے بات مزاق میں اڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن لاکھ کوشش کے باوجود بھی مسکرا نا سکا تو منہا نے ماہر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر لیا

اس کی فکر ہم کیوں کرے اللہ ہے ناوہی ہمیں عطا کرے گا آپ بس میرے پاس رہیے ماہر منہا نے نم آواز میں کہا تو ماہر نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

میں ہمیشہ تمھارے پاس ہی رہوں گا زندگی ان سانسوں میں تمہاری دھڑکنوں میں تم ہمیشہ ہر احساس میں مجھے اپنے پاس ہی پاؤ گی ماہر کی بات پر منہا طمانیت سے مسکرا دی

جلدی ریڈی ہو جائے بارات بھی آنے والی ہو گی

ہمم منہا کو چھوڑ کر ماہر کپڑے لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا جب کہ منہا کافی دیر ان طلسماتی لمحات کر اثر میں کھڑی رہی

\----------

بارات آئی تو دیا اور فجر کو شاہ میر اور رضا کے ساتھ لا کر بٹھا دیا گیا

رضا کی تو بتیسی ہی اندر نہیں ہو رہی تھی جبکہ ماہر سنجیدہ چہرا لیے موبائل میں مصروف تھا دیا نے گھونگھٹ سے ماہر کو دیکھنا چاہا تو اس کا سارا دیہان موبائل میں دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا

کل کیسے وہ اپنی منمانی کر کے گیا تھا صبح روشنی کے ہوتے کتنی منتوں سے بھیجا تھا دیا نے لیکن اب وہ کیسے انجان بنا بیٹھا تھا

چڑیا یار بھوک لگی ہے کیا رضا نے فجر کی طرف جھک کر کہا جس پر فجر نے اسے گھوری سے نوازا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یار نہیں لگی تو بتاؤ نا تاکہ میں رخصتی کا بولو ان سب کا کھانا تو ختم نہیں ہو نا رضا نے گھڑی کی طرف دیکھ کر بے چینی سے کہا

جبکہ فجر اس کے اتاولے پن پر دانت پیس کر رہ گئی

پھر اللہ اللہ کر کہ رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا

جب دیا ماہر کے اور فجر اپنے ماما پاپا کے گلے لگ کر روتی ہوئی رخصت ہو گئی

\----------

بارات کے جاتے ہی ماہر منہا کا ہاتھ پکڑ کر روم میں لایا

منو یار رونا بند کرو کل ہم جائیں گے نا ان سے ملنے ماہر نے مسلسل روتی منہا سے کہا

جس نے شکوہ کناں نظروں سے ماہر کو دیکھ کر رخ پھیر لیا

جس پر ماہر اپنا سر کھجا کر رہ گیا

منو میری زندگی ماہر نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا جس پر منہا نے ذرا دیہان دینا ضروری نہیں سمجھا

اچھا سنوں ایک کام ہے بہت ضروری میں اسے کر کے جلدی گھر آ جاؤ گا میرا ویٹ کرنا سونا جانا

ماہر کی بات پر منہا جھٹکے سے پلٹی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایسا بھی کیا کام ہے ماہر آپ کل بھی گھر نہیں آئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھے وہ لڑاکا بیویوں کی طرح پھولے گالوں کے ساتھ بولی تو ماہر کا قہقہہ بے ساختہ تھا

ان تین سالوں میں آج کی نا بیویوں والی بات ماہر نے اس کا پھولا گال کھینچ کر کہا تو منہا نے خفگی سے اس کا ہاتھ جھٹکا

اور اب تک میں کونسی باتیں کر رہی تھی آپ سے منہا نے آبرو آچکا کر کہا

تو ماہر مسکراتے ہوئے تھوڑا سا جھکا

نہیں اس سے پہلے بھی ایک دن بیوی بیوی لگی تھی جب وہ لال ساڑھی پہن کر تم میری با—ابھی وجملہ پورا کرتا کہ منہا نے جلدی سے اپنا ہاتھ ماہر کے ہونٹوں پر رکھ دیا

جائے اب جانا نہیں اپنے منہا نے گھورتے ہوئے کہا تو جس پر ماہر نے مسکرا کر سر ہاں میں ہلایا اور باہر کی طرف جانے لگا

میرا انتظار کرنا زندگی جلدی آجاؤ گا دروازے پر رک کر ماہر نے کہا تو منہا کے دل نے ایک بیٹ مس کی

اور ماہر دروازا بند کر کے چلا گیا

منہا کا دل کیا وہ اسے روک لے لیکن وہ پتا نہیں کیوں اپنی جگہ سے ہل بھی نا سکی

\----------

وہ کب سے یہاں بیٹھی شاہ میر کا انتظار کر رہی تھی جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا گھڑی کی طرف دیکھا جو ایک کے ہندسے کو پار کرنے والی تھی

اپنی نم پلکیں لیے ہاتھوں سے لہنگا سنبھال کر ابھی وہ بیڈ سے اترنے ہی لگی تھی کہ دروازا کھلنے کی آواز آئی جس پر دیا کا دل دھک سے رہ گیا ابھی وہ انہی سوچوں میں تھی کہ اترے یا واپس بیٹھ جائے جب اس کی نظر شاہ میر پر گئی جو موبائل پر مصروف تھا

تو ایک دم شدید غصے کی لہر دیا کے وجود میں سرائیت کر گئی پہلے اپنی منمانیاں کرنے سے باز نہیں آتا تھا اور آج جب وہ پورپور اس کے لیے سجی تھی تب اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا دیا ایک جھٹکے میں بیڈ سے اٹھ کر شاہ میر کے سامنے جا کھڑی ہوئی جو موبائل پر مصروف تھا

دیا کی موجودگی کو محسوس کر کہ جونہی سر اٹھایا تو کئی لمحوں تک پلکیں نا جھپک سکا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی

لال عروسی جوڑے میں پورپور سجی وہ سیدھا اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی

شاہ میر نے موبائل بیڈ پر اچھال کر ایک ہی جھٹکے میں دیا کو اپنی بانہوں میں بھر لیا

جس پر دیا ایک دم بوکھلا گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور شاہ میر کو ایک دم سے دھکا دیا تھا جو مخمور آنکھوں سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا

دیا کے دھکا دینے پر سارے جذبات بھک سے اڑے شاہ میر نے جذبات اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے سرخ ہوتی آنکھوں سے دیا کہ طرف دیکھا

ایک پل کو تو دیا بھی گڑبڑا گئی

لیکن ہمت کر کے قدم پیچھے لیے

م۔ مجھ سے بات نا کرو اپنے موبائل میں ہی مصروف رہو پہلے جب اپنا دل کیا اپنی منمانی کی اپنی زد اور جنون میں جب دل چاہا استعمال کر لیا

اور جب آج میں یہاں پوری کی پوری تمہاری لیے سجی بیٹھی کب سے انتظار کر رہی ہوں تو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا اتنی جلدی دل بھر گیا اپنے غصے اور جذباتی پن میں منہ میں جو آیا بولتی گئی

اور دیا کہ ایک ایک لفظ پر شاہ میر کی آنکھوں کا رنگ خون چھلکانے جیسا ہو گیا اپنی کہہ کر دیا نے جو نہی نظریں اٹھا کر شاہ میر کو دیکھا تو دھک سے رہ گئی اب اپنے بولے الفاظ پر غور کیا تو ڈر سے دل کانپ گیا کیونکہ شاہ میر مٹھیاں بھینچے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا

ابھی دیا وہاں سے بھاگ کر واشروم میں بند ہوتی کہ شاہ میر نے پیچھے سے اس کی کلائی پکڑ کر ایک ہی جھٹکے میں اپنی طرف موڑا اور اس کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچا

How dare you dia Shah Meer Shah

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یوں میرے جذبات میری محبت کو گالی دینے کی دل تو کر رہا ہے یہی زمین میں زندہ گاڑھ دوں تمہیں وہ ایک دم سے دھاڑا تو دیا کو اپنے پاؤں سے جان نکلتی محسوس ہوئی جن سے دل بھرنے ہو یا بہلانے ہو وہ بازاروں میں دستیاب ہوتی ہیں ان کے لیے انتظار کی سولی پر لٹکنا نہیں پڑتا اور جنہیں استعمال کیا جاتا ہے نا وہ کسی کوڑے کے ڈھیر سے ملتی ہیں میں اس ملک کا محافظ ہوں اور تم مجھے اپنی ہی عزت کو استعمال کرنے والا کہہ رہی ہو وہ پھر سے دھاڑا تو دیا نے اپنا چہرا ہاتھوں میں چھپا لیا

ہاتھ ہٹاؤ دیا اور میری طرف دیکھو ہاتھ ہٹاؤ اپنے دیا کے ہاتھ نا ہٹانے پر وہ پھر سے چیخا تو دیا نے جلدی سے اپنے ہاتھ ہٹا کر سر شاہ میر کے سینے پر ٹکا دیا اس کے غصے سے بچنے کا یہی طریقہ اسے ٹھیک لگا

مم۔میں مم۔میر وو۔۔وہ مطلب نہیں تھا۔۔تم نے اتنے دن پہلے غائب تھے کک۔کل آئے مجھے ناراضگی بھی ظاہر نہیں کرنی دی آج بھی نہیں دیکھا میری طرف مجھے تکلیف ہوئی تھی تم مجھے اگنور نہی کر سکتے شاہ میر کے سینے سے لگے روتے ہوئے اپنی بات کہتے سسکیوں سے رونا شروع کر دیا

شاہ میر کا غصہ تو اس کے اپنے ہی سینے میں پناہ لینے سے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا اور یہ سن کے تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی کہ اسے غصے سے زیادہ اگنور کرنے کا دکھ ہے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو کندھوں سے پکڑ کر آہستہ سے اپنے سامنے کیا اور اپنے ہاتھ سے اس کے آنسوؤں صاف کیے

تمہیں میں کیسے اگنور کر سکتا ہوں بے بی گرل میں کہی بھی مصروف ہوں میرے دیہان کے سبھی دھاگے تمہاری طرف ہی ہوتے ہیں

میں تب بھی جانتا تھا جب تم گھونگھٹ سے مجھے دیکھ رہی تھی اب بھی تمہاری طرف ہی تھے

میرے جاب تمہارے سامنے ہی ہے میں مصروف ہو سکتا ہوں تم سے غافل نہیں آئیندہ تم میری محبت کو ایسے بے مول نہیں کر سکتی کیونکہ شاید تب میں تمہیں معاف نا کر سکوں

لیکن آج تم مکمل طور پر میری ہو گئی ہو میرے گھر میرے روم میں ہو اسی خوشی کی وجہ سے معاف کیا

شاہ میر نے ہستے ہوئے اپنا سر دیا کے سر سے ٹکراتے ہوئے کہا

اس کا سر تھوڑا اوپر کر کہ اس کی سانسوں کو انہیل کرنے لگا اپنے چہرے پر شاہ میر کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے دیا نے اپنے ہاتھ شاہ میر کے کندھوں پر رکھ دیے

,وہ جھکتا کہ اس کا موبائل بجنے لگ گیا جس پر وہ سیکنڈز میں دیا سے دور ہوا اور جلدی سے فون اٹھایا

ٹھیک ہے تم تیاری رکھوں آرہا ہوں میں

بنا دیا کی سنے وہ ڈریسنگ روم میں گم ہو گیا جب کہ دیا بے چینی سے اس کا انتظار کرنے لگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دس منٹ بعد وہ آرمی یونیفارم میں باہر آیا تو شاہ میر کو یونیفارم میں دیکھ کر دیا کے دل نے ایک بیٹ مس کی

لیکن اس کے جانے کا سوچ کر وہ جلدی سے اس کی طرف بڑھی اور بازو پر ہاتھ رکھ کر شاہ میر کا رخ اپنی طرف کیا

میر کہاں جا رہے ہو دیا نے نم آنکھوں سے استفسار کیا تو شاہ میر نے رخ بدل کر اپنا سامان بیگ میں ڈالا اگر وہ رکتا تو جانا اور بھی مشکل ہو جاتا

اڈر آیا ہے دیا جانا ہو گا لیکن میں جلد لوٹنے کی کوشش کروں گا ویسے ہی جھکے ہوئے جواب دیا تو دیا کی آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھر گئی

اپنا بیگ کندھے پر ڈال کر بنا دیا کی طرف دیکھے کمرے سے باہر چلا گیا دیا چلتی ہوئی دروازے کے پاس آئی اور نم نظروں سے شاہ میر کو جاتے ہوئے دیکھنے لگی

اپنے پیچھے دیا کہ موجودگی محسوس کر کہ جیسے ہی پلٹ کر دیکھا تو اس کا سانس رک گیا

وہ عروسی لباس میں روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اسے بے بس کر رہی تھی

شاہ میر ایک ہی جست میں دیا تک پہنچا اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر اس اندر کی جانب کھینچ کر دروازا بند کیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو درازے سے پن کر کہ بنا اسے سمجھنے کا موقع دیا اس کے ہونٹوں پر شدت سے جھک آیا
اپنی سانسوں سے دیا کی سانسیں پوری شدت سے الجھا کر دیا کو بے بس کر گیا
دیا نے آنکھیں بند کر کے اپنا حصار شاہ میر کے گرد مضبوطی سے باندھ لیا
اور شاہ میر کی بڑھتی ہوئی شدت کو برداشت کرنے لگی دیا کی سانسوں کی خوشبو کو پوری شدت سے خود میں جذب کرنا چاہا
کمر پر گرفت سخت کر کے دیا کو اپنے سینے میں بھینچ لیا
جب دیا کی اکھڑتی سانسوں کا احساس ہوا تو اپنے لب آہستہ سے جدا کر کہ سر دیا کہ سر سے ٹکا دیا
اپنی بھاری ہوتی سانسوں کی تپش دیا کے چہرے پر چھوڑتے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا
آنکھیں کھول کر دیا کے بھیگے لبوں کو دیکھا جن پر لگی لپ اسٹک اس کی شدتوں کی وجہ سے بکھر گئی تھی
میں بہت جلد آؤ گا بے بی گرل اپنا خیال رکھنا اپنا لمس دیا کے ماتھے پر چھوڑ کر دروازا بند کر تا گھر سے نکلتا چلا گیا

\----------

رضا کو تو اتنی دیر اس کے کزن گھیر کر بیٹھے رہے اتنی مشکلوں سے جان چھڑا کر وہ روم میں آیا تو اپنے سامنے کھڑی اپنی شریک حیات کو دیکھ کر ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ آئی

فجر جو ڈریسنگ کے سامنے تصویریں بنانے میں مصروف تھی چونکی تو تب جب رضا نے پیچھے سے آ کر اپنے حصار میں لیا

تو فجر نے کیمرے میں اسے دیکھ کر منہ بنایا

مل گئی فرصت ابھی بھی وہی بیٹھے رہنا تھا فجر نے رضا کو دھکا دے کر کہا تو وہ مدھم سا قہقہہ لگا اٹھا

مجھے پتا نہیں تھا میری چڑیا اتنی شدت سے میرا انتظار کر رہی ہو گی تو میں جلدی آ جاتا رضا جذبات سے بھکی آنکھوں سے فجر کو دیکھ کر بولا تو فجر اس کے ایسے دیکھنے پر سٹپٹا گئی

جواب اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا

فجر کے جوڑے کو ڈوپٹے سمیت اپنے ہاتھ میں لے کر سر کو پیچھے کو جھکایا

جھک کر فجر کی خوشبو میں لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو روح میں اتارا تو رضا کے اس عمل پر فجر کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

اپنے لب فجر کی شہ رگ پر رکھ کر اپنا لمس وہاں چھوڑا

جب کی فجر کو رضا کے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس ہو رہا تھا

جس پر فجر نے رضا کو کندھوں سے تھاما جو جا بجا فجر کی گردن پر اپنی جنونیت ظاہر کر رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کمرے میں فجر اور رضا کی بھاری ہوتی سانسوں کا مدھم سا شور تھا اپنے ہاتھ سے فجر کا دوپٹا اتار کر دور اچھال کر رضا نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

رضا فجر نے اپنی جزبات میں سرخ ہوتی نظروں سے رضا کی طرف دیکھتے ہوئے پکارا تو رضا نے اپنی مخمور ہوتی نظروں سے اس کی طرف دیکھا دونوں کی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا سمندر تھا جس میں دونوں بہنے کے لیے تیار تھے

ہمم رضا نے اپنا انگھوٹھا فجر کے ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا

ابھی فجر کچھ کہتی جب رضا نے اسے اپنی دونوں بانہوں میں بھر کر گھما دیا

افففف میری چڑیا فائنلی ہمارا ابھی آفیشل گھونسلہ بن گیا افففف میں بہہت خوش ہوں فجر کو ایسے ہی گھماتے ہوئے رضا نے خوشی سے چلاتے کہا تو فجر نے بھی کھکھلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کی گردن کے گرد باندھ دیے

رضا نے فجر کو اوپر اٹھایا تو اس نے اپنا سر رضا کے سر سے ٹکا دیا فجر کی گرم نرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر کے رضا کو خود کے جذبات پر قابو پانا مشکل لگا ابھی وہ فجر کے ہونٹوں پر جھکتا کہ اس کے موبائل پر مسلسل کسی کی کال آنے لگی

رضا نے بدمزہ ہوتے فجر کو نیچے کھڑا کر کے موبائل نکال کر دیکھا تو بھک سے جزبات اڑ گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کال اٹینڈ کر کے وہ ٹیرس پر آیا اتنی ہی تیزی سے واپس آ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا

تھوڑی دیر میں جب وہ بیگ کندھے پر ڈالے یونیفارم میں باہر آیا تو فجر اسے وردی میں دیکھ کر رو پڑی

یعنی وہ اسے چھوڑ کر جا رہا تھا

رضا ابھی کچھ کہتا کہ فجر آ کر اس کے سینے سے لگ گئی مت جاؤ رضا پلیز فجر کی سسکی پر رضا نے اپنے جبڑے بھینچ لیے

آرام سے اسے خود سے جدا کر کے اس کے آنسوؤں صاف کیے

میں جلد لوٹ آؤ گا فجر ایسے میرے ارادوں کو کمزور مت کرو

رضا نے بے بسی سے کہا تو فجر نے اپنی نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا

تو رضا نے ان پر اپنا لمس چھوڑ کر بنا رکے وہاں سے نکلتا چلا گیا

جبکہ فجر بیڈ پر اوندھے میں گر سسکنے لگی

\----------

ماہر بیسمنٹ میں اکیلے بیٹھا سگریٹ سلگا رہا تھا جب اس کا فون بجا

کال اٹینڈ کر کے موبائل سپیکر پر لگا کر موبائل سامنے پر ٹیبل پر رکھ دیا

جبکہ موبائل سے اس کے خاص بندے کی آواز آ رہی تھی جو شاید بھاگ رہا تھا

سر یہاں ریڈ پر گئی ہیں سارا مال پولیس اور اس آرمی والے نے پکڑ لیا ہے ہمارے اڈوں پر بھی حملہ ہوا ہے وہ ہانپتا ہوا اپنی بات پوری کر رہا تھا

بیسمنٹ والے اڈے پر پہنچوں ماہر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا

لیکن سر اگر وہاں بھی ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا

میں یہی ہوں کچھ نہیں ہوتا یہاں پہنچو راشد ماہر نے کہہ کر دھواں ہوا کے سپرد کیا

ماہر نے سکون سے اپنی آنکھیں موند لی

جب تھوڑی دیر بعد راشد وہاں آیا

ابھی وہ ماہر کے قریب پہنچتا جب اپنے سینے پر لگنے والی گولی سے منہ کے بل جا گرا

ماہر چھوٹے چھوٹے قدم لیتا اس کے پاس آیا

گھٹنوں کے بل جھک کر تڑپتے ہوئے راشد کو سیدھا کیا

باس آپ نے

ششش ماہر نے پسٹل کی نوک اس کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش رہنے کا کہا

میں صرف بدلہ لینے آیا تھا ان درندوں کو ختم کرنا تھا راستہ غلط تھا لیکن مجبور تھا میں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پولیس کے پاس گیا تو انہوں نے وجہ پوچھیں کیس فائل کرنے کی جو نہیں بتانا چاہتا تھا میں لیکن انصاف کے لیے بتا بھی دیا تو پتا آگے سے کیا سننے کو ملا

انہوں نے کہا میری منہا خراب ہو گی جو اتنے دن رہنے کے بعد واپس آگئی

وہاں سے جا کر ہر طرح سے انصاف مانگنے کی کوشش کی کچھ نے پیسے مانگیں اور کچھ نے ماہر نے اپنے ہونٹ بھینچ لیے

پتا اس پولیس والے کو کیوں مارا تھا

راشد کی آنکھوں میں وہ لمحہ لہرایا جب اندھیری رات میں پولیس کی گزرتی گاڑی میں بیٹھے ایس ایچ او کو گولی مار کے قتل کیا تھا

راشد کے پوچھنے پر ماہر نے تب کوئی جواب نہیں دیا تھا

اس نے کہا عزت تو چلی گئی اگر انصاف چاہتے ہو تو اس لڑکی کو کہو ہمیں بھی خوش کر دے

ہر طرف سے میں انصاف حاصل کرنے کے الگ الگ تقاضے سن کر یہاں آیا

اپنی بے بسی پر کتنا تڑپا صرف میں جانتا ہوں

تم مجھے یہاں لائے تھے نا میں نے ڈیل کی پیسے دینے تھے نا میں نے

لیکن تم نے مجھے اس دلدل میں پھنسا دیا

جس جس چیز سے منع کیا تم مجھے دھوکہ دے کر مجھے انہیں کاموں میں دھکیلتے گئے

تو میں نے بھی ڈبل گیم کھیلی تمہارے باس کو مارنے کے بعد آہستہ آہستہ ثبوت آرمی والوں تک پہنچاتا رہا شاید تمہارا اختتام یہاں نا ہوتا اگر کل تم اس لڑکی کے ساتھ درندگی نا کرتے

گناہ گار بنا دیا تم نے مجھے ماہر ایک دم سے دھاڑا تو اس خاموشی میں ارتعاش پیدا ہوا

جب کہ راشد تو شاید کب کا مر چکا تھا

\----------

یہ سب تو کلئیر ہو گئے اب مین جگہ پر کب اٹیک کرنا ہے رضا نے لاشوں کے ڈھیر کو دیکھ کر کہا

پہلے تو ان بچیوں اور بچوں کو سیف جگہ پر پہنچانا ہے اس کے بعد ہم آج ہی وہاں اٹیک کرے گے

شاہ میر نے ایک بچے کو اسٹریچر پر ڈالتے ہوئے کہا

یہاں سبھی روم تم نے اچھے سے دیکھ لیے نا رضا کوئی سیکرٹ پلیس تو نہیں تھی

نہیں میں سب دیکھ چکا ہوں کچھ نہیں تھا

اے ایس پی اب ان بچوں کو جلد از جلد ہاسپٹل پہنچاؤ

کیا مطلب ہم نہیں جائیں گے اے ایس پی نے حیرت سے پوچھا کیونکہ آپریشن تو کمپلیٹ ہو گیا تھا

ان کو پہنچاؤ پھر بتاتا ہوں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا کدھر گیا ابھی وہ باتیں کر رہے تھے جب شاہ میر نے رضا کی غیر موجودگی محسوس کر کے کہا

شاہ میر نے اندر کی جانب قدم لیے تیز تیز قدموں سے وہ آگے بڑھ رہا تھا کہ فائر کی آواز پر اس کے قدم لڑکھڑائے

رضا سرگوشی میں رضا کا نام شاہ میر کے لبوں سے ادا ہوا

اپنے بے جان ہوتے جسم کے ساتھ اس نے دیوار کا سہارا لیا اور بھاگنے کے انداز میں آواز کی سمت بھاگا

شاہ میر جیسے ہی پچھلے دروازے پر پہنچا رضا کو کسی کے سر پر کھڑا دیکھ کر سکون محسوس کیا

جو گرے ہوئے آدمی کو سیدھا کر رہا تھا

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے جیسے ہی پسٹل لیے مڑا سامنے شاہ میر کو دیکھ کر ہلکے سے مسکرا دیا

یہ شاید چھت پر تھا پولیس والوں نے اوپر کا ایریا دیکھا تھا شاید یہ تب چھپ گیا تھا پیچھے سے شور کی آواز سن کر آیا تو لگا شاید کوئی بچہ نا ہو لیکن یہ بھاگ رہا تھا تو جہنم واصل کر دیا

رضا نے مسکراتے ہوئے شاہ میر سے کہا اور آہستہ آہستہ چلتے وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا

کہ ایک دم سے پھر سے دو فائر ہوئے یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ شاہ میر کو بھی سمجھنے کا موقع نہیں ملا جو رضا کو اپنے سامنے بالکل محفوظ دیکھ کر دل میں شکر ادا کر رہا تھا فائر کی آواز پر چونکا تو

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جیسے ہی آواز کی سمت میں اس نے نشانہ لیا نقاب پہنے آدمی زمین بوس ہو گیا

یہ بھی شاید چھت کی طرف سے آیا ہے ہمیں اوپر کا جائزہ لے لینا چاہیے شاہ میر نے اپنے دیہان میں کہا

اسے لگا ان کا نشانہ چونک گیا

لیکن اپنے پیچھے گرتے وجود کی آواز پر جیسے ہی شاہ میر پلٹا تو اسے اپنے پاؤں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی

رضا کو منہ کہ بل زمین پر گرے دیکھ کر وہ سیکنڈز میں اس تک پہنچا اور اسے سیدھا کیا

رضا آنکھیں کھول یار ادھر دیکھ شاہ میر نے اسے جھنجوڑتے ہوئے کہا رضا کا سینہ خون سے لت پت ہو گیا تھا جسے دیکھ کر یہی لگ رہا تھا کہ گولی سینے پر لگی ہو گی

تبھی اے ایس پی وہاں پہنچا رضا کو زخمی دیکھ کر اس نے شاہ میر کو پیچھے کیا اور رضا کو اپنے کندھے پر ڈال کر باہر کی طرف دوڑ لگا دی

باہر ایمبولینس میں رضا کو ڈال کر اسے ہاسپٹل روانہ ہو گیا

اور واپس شاہ میر کے پاس آیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جو خون سے رنگے اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں مصروف تھا شاہ میر ہمیں ہاسپٹل چلنا چاہیے باقی ان شاءاللہ فتح ہماری ہو گی یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو اے ایس پی بات پوری کرتا کہ شاہ میر نے اپنی سرخ انگارا آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا

پہلے یہ تمہارا معاملہ تھا اب یہ میرا ہے آگے میں نے تمہاری بھی سنی لیکن اب جو بھی کرنا ہے میں خود کرو گا شاہ میر نے سرد آواز میں کہا

ابھی اے ایس پی کچھ کہتے وہ انہیں ٹوک گیا

آج اپنی غفلت کی وجہ سے اپنے دوست کو اس حال میں پہنچا چکا ہوں تمہیں مجرم چاہیے میں دوں گا اسے جیسے لانا ہے اور کب یہ میں خود دیکھو گا تم جاؤ

رضا کہ ہوش میں آنے سے پہلے میں آجاؤ گا

شاہ میر کی سرد آواز پر اے ایس پی نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا

شاید غلطی ان کی ٹیم کی تھی جب شاہ میر نے کہا تھا چیکنگ وہ خود کرے گا تب انہوں نے کہا تھا کہ اس کی ٹیم ہے نا وہ کوئی غلطی نہیں کرے گی

اور ان کے ٹھیک سے چیکنگ نا کرنے کا نتیجہ وہ دیکھ چکے تھے

اسی لیے خاموشی سے چلے گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر جیسے ہی بیسمنٹ والے اڈے پر پہنچا تو وہاں کوئی نہیں تھا لیکن جو انفارمیشن اس کے پاس تھی اس کے مطابق سب اڈو کا ہیڈ یہی جگہ تھی

جہاں سب مال آتا اور چیکنگ کر کے مختلف اڈو میں تقسیم کر دیا جاتا اور پھر ان اڈو سے مطلوبہ جگہ پہنچا دیا جاتا

وہ دبے پاؤں اوپر والا سارا ایریا دیکھ کر جیسے ہی نیچے آیا تو اسے کسی کو باتوں کی آوازیں آنا شروع ہوئی آہستہ آہستہ قدم لیتے جیسے ہی وہ مین دروازے کے پاس پہنچا تو اندر سے آتی آوازوں نے اسے اسی جگہ منجمد کر دیا

\----------

رضا فجر ایک چیخ کے ساتھ اٹھی وہ جو روتے روتے وہی سو چکی تھی اب خواب میں رضا کو خود سے دور جاتے دیکھ ڈر کہ اٹھ بیٹھی تھی

پورا جسم پسینے سے تر تھا

گھڑی پر نگاہ گئی تو صبح کے پانچ بج رہے تھے

فجر نے جلدی سے اٹھ کر اپنا موبائل نکالا اور دیا کو کال کی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ جو روتے روتے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر بیٹھی تھی نا جانے کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اب مسلسل فون کے بجنے پر کسملندی سے آنکھیں کھول کر ارد گرد کا جائزہ لینا چاہا

نئی جگہ کا احساس ہوا تو رات کے سبھی لمحے آنکھوں کے آگے لہرا گئے تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

متلاشی نگاہیں موبائل کی تلاش میں گھمائی تو بیڈ کی سائیڈ میں پڑا نظر آیا

شاہ میر کی کال کا سوچ کر جلدی سے موبائل تک پہنچی اور کال اٹینڈ کر کے کان سے لگایا

ابھی وہ کچھ کہتی کہ فجر کی آواز کانوں میں پڑی ساری خوشی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی دل مسوس کر وہی بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی

دیا کیا شاہ میر بھائی بھی گئے ہیں کہی رضارات کو کسی کی کال آنے پر چلا گیا میرا بہت دل گھبرا رہا ہے میں نے کال بھی کی لیکن موبائل آف جا رہا ہے فجر نے نم آواز میں کہا تو دیا کو بھی رونا آنے لگا

فکر مت کرو فجر وہ خیریت سے ہونگے دیا نے اپنی نم ہوتی آواز پر قابو پا کر کہا

لیکن دیا میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے اپنی بات کرتے فجر نے رونا شروع کر دیا تو

دیا کے بھی ہاتھ پاؤں پھول گئے فجر یار رو کیوں رہی ہو مجھے بھی ڈر ارہی ہو کچھ نہیں ہوتا یار ان شاءاللہ وہ خیریت سے واپس آجائیں گے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم نماز پڑھ کر دعا کروان کے لیے دیا نے بے بسی سے لب کاٹتے فجر کو چپ کراتے کہا دل تو اس کا بھی کانپ رہا تھا

ہمم ٹھیک ہے اگر بھائی کی کال آئے تو رضا کا پوچھ کہ مجھے بتا دینا فجر نے نم آواز میں کہا تو دیا نے اوکے کہہ کر فون رکھ دیا اپنا لہنگا سنبھال کر کبرڈ کے پاس آئی

کبرڈ جیسے ہی کھولی سامنے اپنے لیے اور شاہ میر کے کپڑے ایک ساتھ دیکھ کر پل میں آنکھیں نم ہوئی شاید کپڑے شاہ میر نے سیٹ کیے تھے کیونکہ ایک ڈریس شاہ میر کا ہوتا تو ساتھ دیا کا پھر شاہ میر کا اور پھر دیا کا اپنے ڈریسز اسے زیادہ بلیک وائٹ اور ریڈ کلر میں ہی دکھے

شاہ میر کی شرٹ کو ہاتھوں میں بھر کر دیا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی نا جانے دل کیوں اتنا گھبرا رہا تھا تم بہت ظالم ہو میر اپنی عادت ڈال کر اپنا بنا کر مجھے اکیلا چھوڑ گئے ہو

جتنا میں تڑپی ہوں نا تم واپس آؤ بدلہ نا لیا تو میں بھی مسسز شاہ میر نہیں

اپنی آنسوؤں صاف کر کے شاہ میر کی شرٹ کو ہاتھوں میں دبوچ کر کہا جیسے شرٹ نہیں سامنے شاہ میر ہی کھڑا ہو

\----------

دیا صبح چینج کر کے لاونج میں آئی تو عمران صاحب کو اخبار پڑھتے دیکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

السلام و علیکم چچا جان دیا نے ہچکچاتے ہوئے سلام کیا تو وہ ایک دم سے چونکے اور اپنے سامنے دیا کو دیکھ کر جلدی سے اخبار فولڈ کر کے ٹیبل پر رکھا

وعلیکم السلام جیتی رہو بیٹی

کھڑی کیوں ہو بیٹھو تمہارا ہی گھر ہے شرمانے کی ضرورت نہیں وہ کھلے دل سے بولے تو دیا بھی ان کے سامنے والے صوفے پر ٹک گئی

تمہاری چچی ناشتہ تیار کروا رہی ہے جانے ہی والی تھی تم دونوں کو بلانے کے لیے

لیکن میری بیٹی تو جلدی اٹھ گئی

انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا تو دیا بھی پھیکا سا مسکرا دی

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے ناشاہ میر نے کچھ کہا تو نہیں انہوں نے اس کے کمرے کے دروازے کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا تو دیا گڑبڑا گئی

نن۔ نہیں چچا جان میں تو بس ایسے ہی دیا جلدی سے منمنائی تو وہ ہولے سے مسکرا دیے

چچا نہیں بابا اور مجھے ماما بلانا ہے ندا بیگم مسکراتے ہوئے دیا کے پاس آتے ہوئے بولی تو

دیا کہ آنکھیں ایک دم سے نم ہوئی جی ماما

تو ندا بیگم تو نہال ہی ہو گئی دیا کو گلے لگا کر اس کا ماتھا چوم لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہماری بیٹی دیکھو صبح ہی اٹھ گئی اور ایک وہ کھوتا ہے جس کی صدیوں کی نیند ہی پوری نہیں ہو رہی عمران صاحب دانت پیس کر بولے تو

ندا بیگم نے بہو کے سامنے بیٹے کی اتنی تعریف پر انہیں گھوری سے نوازا

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں میں بتا رہا ہوں اپنی بیٹی کو کہ اس نالائق سے کوئی امید نا رکھے یہ بس دل بند کر سکتا ہے اگر اسے سونے سے فرصت مل جائے عمران صاحب نے ندا بیگم کی گھوریوں کو کسی خاطر نا لاتے جواب دیا

جانتے تھے نئی بہو کے سامنے تو وہ انہیں کچھ کہنے سے رہی

ایکچولی چچ۔ائی مین بابا وہ میر تورات میں کہی چلے گئے انہیں کسی کی کال آئی تھی دیا نے اپنے ہاتھ مسلتے ہوئے سر جھکا کر کہا تو عمران صاحب نے غصے سے اپنی بیگم کو دیکھا

یہ جاہل کھوتا انسان پہلے اتنی جلدی مچا رکھی تھی شادی کی اور اپنی بیوی کو چھوڑ کر کہا دفع ہو گیا وہ ایک دم سے کھڑے ہو کر گرجے تو دیا بھی ڈر گئی

بابا وہ یونیفارم میں گئے تھے شادی ڈیوٹی پر واپس دیا نے منمنا کر کہا

تو ڈیوٹی کی بات سن کر ان کا غصہ کم ہوا لیکن وہ انہیں بتا کر اور مل کر بھی نہیں گیا تو پھر سے چہرے کے تاثرات تن گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہمیں تو عادت ہے بیٹا مہینوں بعد کچھ دن کے لیے آتا ہے ان میں بھی کبھی جلدی بلا لیتے ہیں لیکن تم فکر نا کرو اب آئے گا تو میں اسے کہو گی ہماری بیٹی کو ساتھ ہی لے کر جایا کرے ندا بیگم نے عمران صاحب کو گھوری ڈالی جو بلاوجہ بہو کے سامنے اپنے رعب ڈال رہے تھے اس کے شوہر پہ

اگر وہ سامنے ہوتا پھر یہ رعب نظر بھی نہیں آنا تھا

اسی لیے بات ٹالتے دیا سے کہا تو وہ مسکرا دی

نہیں وہ جائیں گے تو میں ان کا انتظار کر لیا کروں گی لیکن رہو گی یہی آپ کے پاس ہی دیا نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا تو ندا بیگم کی آنکھیں نم ہو گئی انہوں نے پیار سے دیا کا ماتھا چوما

چلو آؤ بیٹا ناشتہ کر لیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اٹھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ دیا انہیں مطلبی سمجھے کے اپنی تنہائی کی وجہ سے خود سے باندھ کر رکھ لیا لیکن دیا کے اتنے پیار سے کہنے پر ان کا دل بھر آیا یہ تنہائی اور گھر کا سناٹا کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا ان میاں بیوی کو

شاہ میر آتا تھا تو انہیں لگتا تھا یہی دن تو بس جینے کے ہیں باقی کے دن وہ اس کے انتظار میں گزر جاتے تھے

کتنا شوق تھا اسے کہ شاہ میر کی بیوی آئے تو گھر میں رونق ہو اس کے بچوں کی قلقاریاں اس گھر میں گونجے

لیکن شاہ میر کی جاب کا سوچتے تو وہ نہیں چاہتے تھے اپنی خود غرضی میں وہ اس کی بیوی کو اس سے دور رکھے

لیکن دیا کی بات سن کر ان کے دل کو سکون ملا تھا

لیکن وہ پھر بھی شاہ میر سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی کہ وہ دیا کو ساتھ لے جانا چاہتا ہے یا نہیں پھر آگے جو وہ فیصلہ کرے

\----------

آج دو دن بعد وہ رات کے پہر وہ گھر آیا تھا

کچن میں جا کر کھانا گرم کر کے وہی بیٹھ کر کھانا کر آہستہ قدموں سے چلتے روم کے دروازے کے پاس آکر گہری سانس لی

ہینڈل گھما کر دروازا کھول کر اندر داخل ہوا تو نظر سامنے سوئے ہوئے وجود پر گئی

جہاں وہ اپنے کھلے بال تکیے پر پھیلائے اور اپنے بازوؤں میں شاہ میر کے تکیے کو دبوچے نیند کی وادیوں میں گم تھی

شاہ میر کو اپنی دو دنوں کی تھکان پل میں غائب ہوتی محسوس ہوئی وجود میں سکون کی ایک لہر سرائیت کر گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنا بیگ صوفے پر رکھ کر آہستہ قدموں سے بیڈ کے پاس آیا تھوڑا سا جھک کر چہرے پر آئی زلفوں کو ہاتھ کے مدد سے پیچھے کر کہ ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

پھر آہستہ سے بنا آواز پیدا کیے واشروم میں گم ہو گیا اپنے بال ٹاول سے خشک کرتے شرٹ لیس وہ واشروم سے باہر آیا تو نظریں مسلسل دیا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی

ٹاول صوفے پر اچھال کر وہ بیڈ پر اپنی سائیڈ آ کر لیٹ گیا

آنکھوں کر سامنے دو دن پہلے کے منظر گھومے تو اپنا سر جھٹک کر رخ دیا کی طرف کیا ہاتھ بڑھا کر اپنا تکیہ اس کی بانہوں سے نکال کر اپنے سر تلے رکھا تو دیا نے تکیہ غائب ہونے پر منہ بنایا

جیسے نیند میں بھی یہ عمل پسند نا آیا ہو

تھوڑا سا آگے کھسک کر ہاتھ بڑھا کر دیا کو اپنی جانب کھینچا تو وہ نیند میں اس کے سینے سے آ لگی

اپنی نیند سے بھری آنکھیں تھوڑی سی کھول کر دیکھنا چاہا کہ آخر اس کے ساتھ ہوا کیا ہے لیکن شاید نیند زیادہ گہری تھی تھوڑی سی واہ ہوئی آنکھوں کو دوبارا سے بند کر لیا

جبکہ شاہ میر دیا کی معصوم حرکتوں کو دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا

افففف میری سلیپنگ بیوٹی شاہ میر نے اپنی گال دیا کی گال سے رب کر کہ کہا تو شاہ میر کی داڑھی کی چھبن پر نیند میں ہی ہاتھ مار کر شاہ میر کو پیچھے کرنا چاہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جس پر شاہ میر نے اپنی انگلیاں دیا کی انگلیوں میں پھنسا کر بستر سے لگا دی اور جھک کر دیا کی خوشبو میں گہری سانس بھری اپنی روح تک دیا کی خوشبو کو بسا کر شاہ میر نے دیا کو دوسری طرف کروٹ دلا کر اس کی پیٹھ اپنے سینے سے لگا کر اپنے بے قابو ہوتے جذبات پر بندھ باندھنے کی کوشش کی

لیکن اپنی بیوی کی اتنی پکی نیند پر وہ دل میں عش عش کر اٹھا

آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کی کیونکہ صبح جو اس کے چچا نے میدان جنگ لگانا تھا اس کی تیاری بھی تو کرنی تھی

\----------

مجھے یہ بتاؤ منہا کب سے ڈر گزلے رہی تھی تم منہا کی ماما کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے دو تھپڑ ہی لگا دے

ماہر کے گھر نا آنے پر وہ اس کی طرف آگئی تھی پہلے بھی کبھی جب ماہر میٹنگز کے سلسلے میں باہر جاتا تھا تو وہ منہا کے پاس آجاتی تھی

جب وہ آئی تو انہیں منہا بہت کمزور محسوس ہوئی شام میں کھانا کھاتے ہوئے اسی کھانسی ہوئی تو پھر منہ سے اور ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا

جس پر ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے وہ اسے لیے ہاسپٹل گئی تو وہاں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

انہیں پتا چلا کہ وہ کافی ہیوی ڈوز کے ڈرگز لے رہی تھی اب شاید لینا چھوڑ دیے ہیں اسی لیے یہ ہو رہا ہے انہوں نے کچھ میڈیسنز لیکن کر دی جو اسے لینی تھی

اور اب گھر آکر رضیہ بیگم کا دل کر رہا تھا اپنی اتنی اچھی اور سمجھدار اولاد کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے جس نے کبھی کوئی الٹا کام نہیں کیا تھا

اور اب کیا بھی تھا تو خود کا کتنا نقصان کرنے چلی تھی یہ لڑکی

کس وجہ سے لیے تم نے ڈرگز منہا اتنی محبت کرنے والا شوہر اتنی اچھی نند ملی کس چیز کی کمی تھی وہ مسلسل بول رہی تھیں

لیکن منہا سر جھکائے بیٹھی تھی

منہا مجھے بتاؤ بیٹا کوئی پرو بلم تھی کیا ماہر کا رویہ ہمیں تو تمہارے ساتھ بالکل ٹھیک لگتا ہے لیکن اگر اس کے برعکس کچھ ہے تو اپنی ماں کو بتاؤ انہوں نے روتی ہوئی منہا کو گلے لگا کر کہا تو وہ سسک پڑی

نہیں مما ماہر بہت اچھے ہیں میں ہی ان کے قابل نہیں تھی مما

میں خود تو اذیت میں مبتلا رہی انہیں بھی اپنے ساتھ اسی اذیت میں مبتلا رکھا ایم سوری مما پلیز انہیں مت بتائیں گا رضیہ بیگم کے گلے لگے سسکتی ہوئی وہ انہیں بھی حیران کیے جا رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ادھر دیکھو بیٹا مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے کوئی ایسے تو نہیں ڈرگز لینا شروع کر دیتا تم نے خود شروع کیے یا کسی نے تمہیں زبردستی ڈرگز پر لگایا مجھے بتاؤ میں وعدہ کرتی ہوں ماہر کو نہیں بتاؤ گی انہوں نے پچکارتے ہوئے اس سے پوچھنے کی کوشش کی

مم۔میں نے خود ہی وہ ملازمہ تھی اس سے منگواتی تھی لیکن ایک دن ماہر نے اسے نکال دیا وہ کافی غصے میں تھے میرے پوچھنے پر انہوں نے ٹال دیا جب سے وہ ملازمہ گئی ہے میں نے نہیں لیے اور اب میں لینا بھی نہیں چاہتی مما لیکن مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے

پہلے روز ماہر مجھے جوس دیتے تھے خود ہاتھوں سے بنا کر تب مجھے اتنی طلب نہیں ہوتی تھی لیکن دو دن سے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا مما میں کیا کروں منہا روتے ہوئے ان کی گود میں سر رکھ کر سسکنے لگی اور رضیہ بیگم کا دل کیا اپنی بیوقوف بیٹی کا حشر کر دے جس سے چھپانے کا کہہ رہی ہے وہ سب جانتا تھا اور جوس کی وجہ سے نہیں شاید ان کا داماد اپنی بیوی کا پردہ رکھ رہا تھا اور اسے میڈیسن دیتا تھا کہ اسے ڈرگز کی ضرورت محسوس نا ہو

وہ جتنا رب کا شکر ادا کرتی کم تھا جو انہیں اپنی بیٹی سے اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا تھا تین سال شادی کو ہو گئے تھے انہوں نے کبھی ماہر کو منہا سے اونچی آواز میں بات کرتے تک نہیں دیکھا تھا وہ تو اسے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھتا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کبھی اولاد ہونے کا بھی شکوہ نہیں کیا حالانکہ رضیہ بیگم کئی بار منہا کو ڈاکٹر کے پاس چلنے کا بول چکی تھی جس پر ماہر نے ہمیشہ یہی کہاں جب ان کے نصیب میں ہو گی تو اللہ عطا کر دے گا

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب ان کی نظر منہا پر گئی جو ان کی گود میں سر رکھے سو چکی تھی

صبح دیا کی آنکھ کھلی تو نظر شاہ میر کے صبیح چہرے پر گئی کافی دیر دیا پلک جھپکائے بغیر اسے دیکھتی رہی پھر آہستہ سے شاہ میر کا حصار توڑ کر تھوڑا سا اوپر ہوئی اور شاہ میر کے ماتھے پر بکھرے بال اپنی انگلیوں سے سائیڈ پر کیے

جب اچانک نظر گھڑی پر گئی جو صبح کے دس بجے کا بتا رہی تھی تو اتنی دیر سوتے رہنے پر اسے حیرانی ہوئی اور جلدی سے واشروم کا رخ کیا

واشروم سے آکر شاہ میر کو جگائے بغیر باہر کا رخ کیا

السلام وعلیکم مما دیا نے کچن میں آکر ندا بیگم کو سلام کیا تو ہولے سے مسکرا دی

وعلیکم السلام جیتی رہو تم کچن میں کیوں آگئی باہر جا کر بیٹھو بس یہ ناشتہ لگوا رہی ہوں میں انہوں نے دیا کو دیکھتے کہا

وہ ماما وہ آگئے تھے رات دیا نے ہاتھ مسلتے ہوئے آہستہ آواز میں کہا تو دیا کی بات پر پہلے وہ حیران ہوئی پھر مسکرا پڑی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چلو بیٹا اسے بھی جگا دو پھر

وہ پتا نہیں رات کب آئیں اسی لیے میں نے جگانا مناسب نہیں سمجھا دیا نے کہا تو انہوں نے سر ہلا دیا

ملازمہ سے کہہ کر انہوں نے ناشتہ لگوایا اور دیا کو لیے ڈائیں نگ ٹیبل پر آ گئی

\----------

السلام و علیکم بابا دیا نے عمران صاحب کو سلام کیا تو وہ کھل کر مسکرا دیے

وعلیکم السلام جیتی رہو دیا کے آنے سے ان کے سونے گھر میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اب گھر میں

دیا کی آواز گونجتی رہتی تھی تو لگتا تھا کہ اس گھر میں بھی کوئی رہتا ہے

دیا کہاں ہو یار فوراً اندر آؤ کپڑے نکال کر دو مجھے دیا جو چائے پی رہی تھی شاہ میر کی آواز پر ایک دم سے

پھندا لگا تو ندا بیگم جلدی سے اس کی طرف آئی اور اس کی پیٹھ سہلانے لگی

جب کی عمران صاحب نے گھور کر دروازے کو دیکھا

یہ نالائق کب نازل ہوا انہوں نے دروازے کو گھورتے ہوئے دیا سے پوچھا تو وہ بیچاری اپنے شوہر کی

عزت افزائی پر شرمندہ ہو گئی

وہ پتا نہیں بابا رات کے کس پہر آئے میں تو سو رہی تھی دیا نے منمنا کر کہا تو انہوں نے ہنکارہ بھرا

دیا ابھی اٹھ کر جاتی کہ انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بیٹھی رہو کر لے گا خود ہی انہوں نے اپنا ناشتہ کرتے ہوئے کہا تو دیا کنفیوز سی ہو کر بیٹھ گئی

دیا تم آ رہی ہو یا میں ایسے ہی باہر آ جاؤ شاہ میر کی آواز پر وہ ایک دم سے اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑی ہوئی

تو ندا بیگم نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو دیا نے ایک نظر عمران صاحب کو دیکھا جو ندا بیگم کو گھور رہے تھے اور پھر ندا بیگم کو جو اب جواباً انہیں گھور رہی تھی

بیٹی بنا کر لائے ہیں اس نواب زادے کی ملازمہ نہیں پہلے تو اپنے پسند کیے کپڑوں کے علاوہ کسی کے آتے نہیں تھے اور اب دیکھو کیسے حکم چلا رہا ہے وہ دبی دبی آواز میں چلائے تو ندا بیگم نے دیا کو جانے کا کہا

تم جاؤ بیٹا یہی بات جب یہ اس کے منہ پر کہہ دے پھر بے شک نا جایا کرنا انہوں نے عمران صاحب کو جواب نا دیتے دیا سے کہا تو وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی دروازے تک گئی

\----------

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی

کیونکہ شاہ میر نے پورے کمرے میں کپڑے پھلائے ہوئے تھے اور خود نواب صاحب بیڈ پر کپڑوں کے ڈھیر کے اوپر بیٹھا اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو دیکھ کر شاہ میر نے مسکراہٹ پاس کی تو اس کا دل کیا اپنے بال نوچ لے

نیچے سے کپڑے اٹھاتے وہ شاہ میر تک آئی جو پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا

یہ سب کیا ہے میر ایسے کیسے کر سکتے ہو پورے کمرے کا نقشہ ہی بدل دیا وہ ابھی بھی حیرت سے ارد گرد دیکھتی بولی

شاہ میر نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا جسے اپنے شوہر کی واپسی کی خوشی سے زیادہ کمرے کی حالت پر دکھ ہو رہا تھا

دیا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے ایک دم سے کلائی سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے آ لگی

کمر میں بازو حمائل کر کے اس بیڈ پر پٹخنے کے انداز پر لٹایا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے ارد گرد رکھے

شوہر دو دن بعد تھکا ہارا گھر آیا اس کی راحت و سکون کا سامان کرنے کی بجائے تم صبح صبح اٹھ کر باہر چلی گئی اور اب میرے اتنی آوازیں دینے کی باوجود بھی میرے دشمن اول کی باتوں پر عمل کر رہی تھی

شاہ میر سنجیدہ چہرہ لیے بولا تو دیا ایک پل کے لیے ڈر گئی لیکن نظر جب اس کی مسکراتی آنکھوں سے ٹکرائی تو آنکھیں ایک دم سے نم ہوئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم بہت بتمیز ہو میر دیا نے اس کے سینے پر مکہ برساتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر سر کے اوپر لاک کر دیے

جیسا بھی ہوں تمہارا ہی ہوں اپنی ناک دیا کی ناک سے سہلا کر کہا تو شاہ میر کی حرکت پر وہ کانوں کی لو تک سرخ پر گئی

اپنا لمس دیا کی دونوں آنکھوں پر چھوڑ کر سر اس کے سر سے ٹکا دیا میر ہٹو باہر ماما بابا ویٹ کر رہے ہو گے

دیا نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف دیکھا

کون ماما بابا شاہ میر نے حیرت سے استفسار کیا

چچا چچی انہوں نے کہا کہ میں انہیں ماما بابا بلاؤ دیا نے کالر پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا تو شاہ میر کو اس پر ٹوٹ کے پیار آیا

اپنے کالر پر رینگتی اس کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کے ہونٹوں سے لگا کر اپنے سینے پر رکھ لیا

جھک کر دیا کی سانسوں میں گہری سانس لی تو وہ روح تک کپکپا گئی

ابھی وہ جھک کر کوئی گستاخی کرتا کہ دروازے کا ہینڈل گھومنے کی آواز آئی

دیا نے پورا زور لگا کر شاہ میر کو دھکا دیا اور خود نیچے جھک کر کپڑے اٹھانے لگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ سب اتنی اچانک ہوا تھا کہ شاہ میر کو بھی کچھ سمجھ نہیں آیا اب وہ بیڈ پر چت لیتا کبھی دروازے کی طرف دیکھتا جہاں عمران صاحب اسے خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے

اور کبھی نظریں گھما کر اپنی بیوی کو جو کپڑے سمیٹنے میں مصروف تھی جس کی اتھل پتھل ہوتی سانسیں شاہ میر کو بہکا رہی تھی

کھوتے انسان یہ کیا حشر کیا ہے کمرے کا عمران صاحب ایک دم سے گرجے تو شاہ میر نے اپنے جذبات پر قابو پا کر ان کی طرف دیکھا

بیڈ سے اٹھ کر وہ نیچے پرے کپڑوں پر پاؤں رکھتا ڈریسنگ ٹیبل تک گیا وہ اس کے جواب نا دینے پر تلملا گئے

میں تم سے بکواس کر رہا ہوں وہ پھر سے گرجے تو شاہ میر نے شیشے میں سے ان کی طرف دیکھا

بات کر کے دیکھ لیجئے شاید مجھے سمجھ آجائے شاہ میر نے نارمل آنداز میں کہہ کر اپنے بال بنانے لگا جب کہ دیا بھی منہ کھولے اپنے شوہر کی بتمیزی دیکھ رہی تھی

دیا کو منہ کھولے دیکھ کر شاہ میر نے آنکھ دبائی اور فلائنگ کس پاس کی تو وہ سٹپٹا گئی جب کہ عمران صاحب بھی اس کی کھلے عام بے شرمی پر اپنے دانت پیس کر رہ گئے

بہو ہے یہ ہماری تمہاری نوکر نہیں یہ وہ دبی دبی آواز میں چلائے تو شاہ میر نے پلٹ کر ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

کب کام کروایا میں نے اور یہ پھیلاؤ جو دیکھ رہے ہیں یہ تو ہم ایک دوسرے میں اس قدر گم ہو گئے کہ ارد گرد کا ہوش ہی نہیں رہا آپ تو جانتے ہی ہو گے پیار محبت میں ابھی وہ اپنی بات پوری کرتا کہ عمران صاحب اپنا سرخ ہوتا چہرہ لے کر آج پہلی بار ٹھاہ سے دروازا بند کرتے چلے گئے

جب فضا میں شاہ میر کا دلکش قہقہہ گونجا تو نظر اپنی بیوی پر گئی جو اپنے شوہر کی گل افشانیوں پر نم نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

یار ان کے ساتھ میر اچلتا ہے شاہ میر نے دیا کی طرف آتے کہا تو اس نے ہاتھ میں تھامیں کپڑے اس کے منہ پر اچھال کر واشروم میں گھس گئی

جب کہ شاہ میر اپنا سر کھجا کر رہ گیا

\----------

رات کا کھانا کھا کر شاہ میر تو روم میں چلا گیا جبکہ دیا عمران صاحب اور ندا بیگم کے پاس بیٹھ گئی

دیا جاؤ بیٹا رات کافی ہو گئی ہے شاہ میر ویٹ کر رہا ہو گا

انہوں نے وقت دیکھ کر کہا تو دیا نے ہاں میں سر ہلایا اور سنو شاہ میر کے لیے چائے لے جانا اسے نیند نہیں آتی جب تک چائے ناپی لے

جی ٹھیک ہے دیا ان کے کمرے کا دروازا بند کر کے کچن میں آئی اور شاہ میر کے لیے چائے بنانے لگی

شاہ میر کی معنی خیز نظریں یاد آئی تو جسم میں سرد لہر سرائیت کر گئی

سارا دن تو وہ گھر سے غائب رہا تھا ابھی ڈنر ٹائم آیا تو اپنی نظروں سے دیا کو بوکھلائے رکھا تھا

کبھی کھانا کھاتے ہوئے ٹیبل کے نیچے سے اس کا ہاتھ تھام لینا کبھی کمر پر اپنی انگلیاں گھمانا

شاہ میر کی بے باکیوں نے اس کی سانس خشک کر رکھی تھی چائے بنا کر دیا نے کمرے کا رخ کیا

اپنے خشک ہوتے ہونٹوں کو زبان پھیر کر تو کیا اور کمرے میں داخل ہوئی

شاہ میر کمرے میں نظر نا آیا تو وہ ٹیرس کی طرف چلی آئی لیکن دوسری طرف کی باتیں سن کر اسے اپنی جان جاتی محسوس ہوئی

\----------

ماہر اکرام شاہ اگر مجرم ہے تو اسے سزا بھی ملے گی

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرا اس سے کیا رشتہ ہے وہ ویسی ہی موت کا مستحق ہو گا جیسے میرے باقی مجرم تھے

یہ کیس میں دیکھ رہا تھا پلین میرا تھا تو سزا بھی میں ہی دوں گا اسے اے ایس پی آئندہ مجھ سے سوال جواب مت کرنا

تمہیں اس کی لاش مل جائے گی تب تک کیا کرنا ہے کیسے کرنا ہے وہ میرا مسئلہ ہے تمہیں یا کسی دوسرے کو دخل اندازی کرنے کا حق نہیں ابھی شاہ میر کچھ اور کہتا کہ اپنے پیچھے کچھ گرنے کی آواز پر پلٹا

جہاں دیا نم آنکھیں لیے بے یقینی سے شاہ میر کی طرف دیکھ رہی تھی

میں بعد میں بات کرتا ہوں کال بند کر کے وہ جلدی سے دیا کی جانب بڑھا جو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیاں روک رہی تھی

دیا میری جان ایسا کچھ نہیں شاہ میر نے اسے تھامنے کی کوشش کی تو دیا نے اس کے ہاتھ جھٹک دے تم میر تم میرے بھائی کو مارنے کی بات کر رہے تھے میرے بھائی کو دیا اپنے سر تھامے وہی بیٹھتی چلی گئی

دیا کی بات پر شاہ میر نے ضبط سے اپنے جبڑے بھینچ لیے

نظریں دیا کی طرف کی تو وہ وہی ٹوٹے ہوئے کپ کے ٹکڑوں کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی

شاہ میر نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو بند کر کے کھولا اور دیا کو بازو سے پکڑ کر اٹھا کر بیڈ پر لایا اور جھک کر اس کے پاؤں دیکھے لیکن کوئی چوٹ کا نشان نا دیکھ کر سکون کا سانس لیا

مم۔مجھے بتاؤمیر تم کیوں مار رہے ہو میرے بھائی کو دیا نے چیختے ہوئے کہا تو شاہ میر نے سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھا

مجرم ہوتا تو سزا دیتا لیکن قاتل ہے تمہارا بھائی اسی لیے مار رہا ہوں اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمہارے یہ آنسو مجھے روک دے گے یا کمزور کر دے گے تو تمہاری غلط فہمی ہے

شاہ میر نے دبی دبی آواز میں غرا کر کہا تو دیا کو اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی

نن۔نہیں تم ایسا نہیں کرو گے میر پلیز نہیں دیا روتے ہوئے نیچے شاہ میر کے برابر بیٹھ کر چلائی تو شاہ میر ایک جھٹکے سے وہاں سے اٹھ گیا

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود پر ضبط کرنے کی کوشش کی جبکہ دیا وہی بیٹھی سسکیوں سے رونے لگی

دیا ادھر دیکھو میری جان دیا کا چہرا ہاتھوں میں بھر کر اپنی طرف کیا تو دیا نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے جس پر شاہ میر نے دیا کا چہرہ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اپنے سامنے کیا

تم سے محبت ہے اسی لیے ہر بار تمہاری بتمیزی برداشت کر لیتا ہوں اور کر بھی سکتا ہوں لیکن اگر تم مجھے خود سے دور کرو گی دیا تو میں اس سے کئی زیادہ تمہارے قریب آؤ گا یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو دیا

کی حرکت پر وہ ایک دم سے دھاڑا تو دیا بہتے آنسوؤں کے ساتھ حیرت اور غم کی زیادتی سے شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جو اپنی سرخ انگارا آنکھوں سے دیا کو گھور رہا تھا

دیا نے ایک دم سے شاہ میر کو دھکا دیا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی

جبکہ شاہ میر خاموش نظروں سے اس کی حرکات ملاحظہ کر رہا تھا جو اب بیگ میں اپنے کپڑے ڈال رہی تھی

شاہ میر دیا کے پاس آ کر کھڑا ہوا جو روتے ہوئے بیگ پیک کر رہی تھی شاہ میر نے خاموش نظروں سے دیا کو دیکھا اور پھر بیگ کو اور ایک دم سے بیگ کو اٹھا کر نیچے فرش پر مارا اور دیا کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر پٹکا

اگر اس گھر سے پاؤں بھی باہر نکالیں دیا تو ٹانگیں توڑ دوں گا تمہاری دیا کے چہرے پر جھک کر شاہ میر نے سرد آواز میں کہا تو خاموشی میں دیا کی سسکی گونجی

جو شخص میرے بھائی کو مارنے کا سوچ رہا ہے میں اس کے ساتھ رہنے سے مرنا بہتر سمجھو گی دیا شاہ میر کو پیچھے کرتے ہوئے چلائی رو رو کر اس کی آواز بھی بیٹھ چکی

شاہ میر ایک دم سے دیا کے ہونٹوں پر جھکا اور اپنا غصہ درد تکلیف جو اس کی باتوں سے محسوس کی تھی پوری شدت سے دیا کے ہونٹوں پر اتارنے لگا دیا کے رونے سسکنے کی پرواہ کیے بنا وہ پوری شدت سے اس پر جھک آیا اور پھر پوری رات اسے اپنی شدتوں کی بارش میں بھگوتا رہا

\----------

مجھے اپنے بھائی سے ملنا ہے دیا نے آس بھری نظروں سے شاہ میر سے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا

میں لے کے جاتا ہوں بٹ اس سے پہلے پر امس کرو تم مجھے نہیں چھوڑو گی دیا کی بیوٹی بون پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا تو اس نے محض سر ہلا دیا

شاہ میر دیا کو لے کر اپنے آفس آیا اور وہاں سے سیکرٹ روم آیا ابھی وہ دروازا کھولتا کہ دیا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روک دیا

میں اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہوں دیا نے بغیر اس کی طرف دیکھے کہا تو شاہ میر نے اپنے قدم پیچھے لے لیے

ٹھیک ہے تم جاؤ

دیا کو اندر جانے کا اشارہ کر کے وہ واپس چلا گیا

دیا دروازا کھول کر اندر آئی تو سامنے ماہر کو رسیوں سے کرسی کے ساتھ بندھا ہوا دیکھا

کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر رخسار پر بہہ نکلیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ نہیں جانتا اگر وہ انصاف کرے گا تو اس کے انصاف سے میں صرف آپ کو نہیں وہ مجھے بھی کھو دے گا دیانے ماہر کو دیکھ کر کہا جب کہ دوسری طرف شاہ میر یہ باتیں سنتے ہوئے اپنی سانس تک روک گیا

جب کہ سامنے کرسی سے بندھے ماہر نے روتے ہوئے اپنے سر کو نہیں میں حرکت دینے لگا

روتو وہ بھی رہی تھی یہاں تک کے روتے ہوئے ہچکی بندھ گئی پھر ایک دم سے چپ کر گئی جیسے جذبات پہ قابو پالیا ہو اور چلتے ہوئے آکر اس وجود کی ٹانگوں سے سر ٹکا دیا

آپ نے کہا تھا نا کہ میں آپ کا سب کچھ ہوں مجھے تو سات خون بھی معاف سنے سات نہیں دو کر دیجئے گا کرسی پہ بیٹھے ماہر نے چونک کہ دیکھا وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی وہ آپ کو مارنا چاہتا ہے اور اس کی دی ہوئی موت بہت بے رحم ہے

جب کہ شاہ میر یہ باتیں سنتے ہوئے اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بھول گیا تھا وہ آج تک اسے سمجھ نہیں پایا تو اب کیسے سمجھ سکتا تھا

لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ وہ تکلیف بھی برداشت کرے جو آپ کی وجہ سے لوگوں نے کی اور وہ دونوں وجود اس بات کا جو مطلب سمجھ رہے تھے وہ چاہتے تھے ویسا نہ ہو

اس نے اپنی جیکٹ سے پسٹل نکالی آپ کو پتہ ہے میں ساری عمر اس سے اسی مان اور محبت سے نظر نہیں ملا سکتی اور یہی بات مجھے ختم کرنے کے لیے کافی ہے اپنے سینے پر پسٹل رکھ کر گولی چلالی آنکھوں میں مرنے سے زیادہ کسی کو کھو دینے کا دکھ تھا خود کو بامشکل گرنے سے روک کے اب سامنے والے کا نشانہ لیا اور اسے بھی خود سے زیادہ مارنے والے کی تکلیف پہ رونا آرہا تھا اور خود ایک دم سے بے سدھ ہو کر نیچی گری

مجھے اپنے مرنے کا دکھ نہیں

مگر ہائے میں تجھ سے بچھڑ جاؤں گی

دیا شاہ میر ایک دم سے خوب سے جاگ کر چیخا تو پورا وجود پسینے سے تر تھا اپنے ارد گرد نظر گھمائی تو دیا روم میں کہی نظر نا آئے تو ننگے پاؤں واشروم تک گیا وہاں دیا کی غیر موجودگی پر شاہ میر کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

نظر ٹیرس کے کھلے دروازے پر گئی تو بھاگ کر ٹیرس پر پہنچا

ارد گرد نظریں گھمائی تو اندھیرے میں اپنے بازو ٹانگوں کے گرد لپیٹے سسکتی ہوئی نظر آئی تو شاہ میر کو ایسا لگا کسی نے اس کا دل پاؤں تلے کچل دیا ہو

آہستہ قدموں سے وہ دیا کے پاس آکر بیٹھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا جزبات سے چور آواز میں پکارا تو دیا نے رو رو کر سو جھی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا تو شاہ میر کو اپنے رویے پر افسوس ہوا

میر۔۔ تم جو کہو گے میں کروں گی پلیز بھائی کو نا مارنا شاہ میر کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے بولی تو شاہ میر نے اپنی ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کیے لیکن بولا کچھ نہیں

تم جیل بھیج دینا لیکن مارنا نہیں میر دیکھو میر ا ایک ہی بھائی ہے مجھے یقین ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا اگر کیا بھی تو معاف کر دو پلیز میر ا اور منہا کا اس کے علاوہ کوئی نہیں

دیا کی بات پر شاہ میر نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا

میں مر جاؤ گی میر میں کیسے جی سکو گی

تم میرے بھائی کو مر دو گے تو میں کیسے تم سے محبت کر سکو گی بھائی جیسے بھی ہو بہنوں کے لیے ساری دنیا سے بڑھ کر ہوتے ہیں میری تو دنیا ہی وہی ہے شاہ میر کے سینے سے سر ٹکائے وہ سسکنے لگی تو شاہ میر نے اپنا حصار اس کے گرد باندھ لیا

مجھ پر یقین رکھو میں کچھ غلط نہیں کروں گا اپنے ہونٹ دیا کے بالوں پر رکھ کہا

اور نا جانے کتنی دیر وہ اسے لیے ایسے ہی بیٹھا رہا جو روتے روتے نا جانے کب سو گئی

\----------

منہادن میں کئی بار فون دیکھ چکی تھی پہلے تو ماہر جاتا تھا تو روز ایک بار تو کال کر ہی لیتا تھا

لیکن اب تو بس ایک میسج ہی کیا اس کے بعد سے کوئی کال یا میسج نہیں آیا

موبائل تو اس کا پہلے بھی آف ہی ہوتا تھا جب وہ جاتا تھا

لیکن وہ خود کال کر لیتا تھا لیکن اب تو منہا نے بھی کئی بار کی شاید جب وہ موبائل آن کرے تو اس کی کالز دیکھ کر ہی رابطہ کر لے

لیکن پھر بھی ماہر نے کوئی رابطہ نہیں کیا تو اسے فکر ہونے لگی

منہا نے واٹس ایپ ان کر کے ماہر کی بیٹ ان کی اور وائس میسج کرنے لگی

میں آپ سے بہت ناراض ہوں ماہر اتنا سا میسج ریکارڈ کر کے جلدی سے آف لائن ہو گئی اور اپنے دھک دھک کرتے دل ہر ہاتھ رکھا

کیونکہ پہلے کبھی منہا نے ماہر کو میسج نہیں کیا تھا یہ آج پہلے بار کیا تو اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا

پہلے صرف منہا کے میسج سین کرنے پر ہی ماہر کے ہزاروں محبت بھرے میسج آنا شروع ہو جاتے تھے

آج تو خود منہا نے کیا ہے نا جانے اسے کیسا لگے گا

\----------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آج پورے دس دن بعد رضا گھر آیا تھا

فجر ملازمہ سے کچن صاف کروا رہی تھی جب لاؤنج سے رضا کی آواز آئی

فجر کا دل دو سو کی سپیڈ پر دھڑکا بھاگنے کے انداز سے وہ لاؤنج میں آئی لیکن شاید وہ روم میں جا چکا تھا

فجر جیسے ہی روم میں آئی رضا کو سامنے اپنے بیگ سے چیزیں نکالتے دیکھا

دروازا کھلنے کی آواز پر رضا نے سر اٹھا کر دیکھا تو فجر نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی

اپنا سامان ویسے ہی چھوڑ کر رضا نے فجر کے لیے اپنی بانہیں واہ کی تو وہ بھاگ کر اس کے سینے سے آ لگی

تم نے مجھ سے اتنے دن بات بھی نہیں کی تمہیں پتا تمہارے بغیر یہاں اکیلے رہنا کتنا مشکل تھا

ماما پاپا بھی یو کے چلے گئے اور میں اکیلی یہاں تمہارا انتظار کرتی رہی اپنی گرفت رضا کے گرد سخت کرتے

فجر نے کہا تو رضا نے اپنے ماں باپ کے یو کے جانے والی بات پر سختی سے ہونٹ بھینچ لیے

یہی تو ان کا مسئلہ تھا وہ پیار بہت کرتے تھے لیکن کسی کے لیے اپنی تفریح یا لائف سٹائل نہیں چھوڑ سکتے تھے

کیا تھا اگر وہ فجر کے ساتھ رک جاتے یہی سوچ کر نئی بہو ہے لیکن نہیں وہ کیوں رکتے رضا نے تلخی سے سر جھٹکا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور فجر کا چہرا ہاتھ کے پیالوں میں تھام کر سامنے کیا ہشش میری چڑیا رونا بند کرو یار فجر کے آنسو اپنے ہونٹوں سے چنتے ہوئے کہا تو وہ سر تا پیر تک سرخ ہوئی

بس آتے ہی اپنا ٹھرک شروع کر دو فجر نے اپنے نازک سے ہاتھ کا مکہ بنا کر رضا کے سینے پر مارا

آہہہہ فجر کے مکہ مارنے پر رضا تکلیف سے کراہ اٹھا

ظالم لڑکی رضا نے اپنی شرٹ اتارتے ہوئے کہا

تو رضا کے سینے اور بازو کو پٹیوں میں جکڑے دیکھ کر فجر کے چودہ طبق روشن ہو گئے

رضا یہ کب یہ چوٹ آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے سمجھ ہی نہیں آئے کہ کیسے بات کرے

جب رضا نے کمر میں بازو حائل کر کے اپنے سینے سے لگا لیا بس چھوٹا سا زخم ہے لیکن میں نے شاید وزنی بیگ اٹھایا ہوا تھا اسی لیے تھوڑا درد کر رہا ہے

اور باقی کسر تمہارے تشدد نے پوری کر دی رضا نے اسے چھیڑتے کہا

لیکن ہاتھ پاؤں تو اس کے تب پھولے جب فجر نے بچوں کی طرح رونا شروع کر دیا

رضا کا حصار توڑ کر بیڈ پر اوندھے میں گر کر فجر نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

فجر یار کیا ہوا مزاق کر رہا تھا میں رضا نے کندھے سے تھام کر سیدھا کرنا چاہا لیکن وہ اور زور زور سے رونے لگی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ رضا بے بسی سے اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا

اب اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے منائے اسے

ٹھیک ہے میرے آنے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو جارہا ہوں میں رضا نے جانے کا ناٹک کیا ابھی وہ اٹھتا کہ فجر نے بالوں سے کھینچ کر بیڈ پر گرایا

تم جا کر دکھاؤ مجھے منہ توڑ دوں گی تمہارا فجر نے اس کے بال ایسے ہی کھینچتے ہوئے کہا تو رونے سے سرخ ہوئی چھوٹی سی ناک پھولے ہوئے گال رضا کو وہ اس وقت کوئی بچی ہی لگی جبکہ فجر نازک ہاتھ سے رضا کا زخم چھو کر دیکھنے لگی ایک سسکی فجر کے ہونٹوں سے نکلی تو رضا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا

اور آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے حصار میں لے لیا

میں بہت ڈر گئی تھی رضا جب تم گئے تھے پلیز آئندہ مجھے ایسے چھوڑ کہ مت جانا رضا کی گردن میں اپنا منہ چھپاتے کہا تو رضا نے ہولے سے اپنے لب اس کے بالوں سے مس کیے

فجر نے سر اٹھا کر رضا کہ چہرے کو دیکھا تو وہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

فجر نے آہستہ سے اپنے لب رضا کے زخم پر رکھے فجر کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے رضا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی فجر نے اب اپنے لب رضا کے ماتھے پر رکھے تو رضا نے نیند سے سرخ ہوتی آنکھوں سے فجر کو دیکھا جو اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی

اب تم میرے جزبات جگا رہی ہو اگر میں موڈ میں آ گیا تو تمہاری یہ ننھی سی جان مشکل میں پڑھ جائے گی رضا نے جذبوں سے چور آواز میں سرگوشی کی تو فجر ایک دم سے سٹپٹا گئی

اوپر ہو کر ٹھیک سے لیٹو رضا فجر نے اٹھتے ہوئے اسے کہا جس کی ٹانگیں بیڈ سے نیچے جھول رہی تھی اور خود جا کر لائٹ آف کر کے واپس آئی تب تک رضا ٹھیک سے لیٹ چکا تھا

بلینکٹ کھول کر اپنے اور رضا کے اوپر لیا ابھی وہ اپنے تکیے پر سر رکھتی جب رضا نے کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا

رضا تمہارا زخم فجر نے اٹھنا چاہا لیکن رضا نے اپنی ٹانگیں فجر کی ٹانگوں پر رکھ کر اس کی کوشش ناکام کر دی

رائٹ سائیڈ پر ہے اب چاپ چاپ سو جاؤ اگر میں نے جگائے رکھا تمہیں ہی شکایت ہو گی فجر کی کان کی لو کو اپنے دانتوں میں ہلکا سا دبا کر کہا تو اس نے جلدی سے آنکھیں بند کر لی ورنہ اس بندر کا کیا بھروسہ تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

\----------

ہفتہ ہو چلا تھا اس بات کو لیکن شاہ میر دیا سے کوئی بات ہی نہیں کر رہا تھا

سارا سارا دن غائب رہتا اور رات کو دیر سے آتا

یا تو دیا اس وقت سو گئی ہوتی تھی یا شاہ میر آتے ہی کوئی بات کیے بنا سونے کے لیے لیٹ جاتا

شاہ میر کا رویہ عمران صاحب اور ندا بیگم نے بھی نوٹس کیا تھا

لیکن انہیں بھی شاہ میر سے بات کرنے کا کوئی موقع نہیں مل رہا تھا

اب بھی وہ آ کر سو گیا تھا جبکہ دیا جاگ رہی تھی لیکن اس سے کوئی بات نہیں کی جانتی تھی کہ اس نے کوئی جواب نہیں دینا

ابھی وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اس کا دل متلایا وہ جلدی سے اٹھ کر واشروم کی طرف بھاگی

دیا کے اس طرح اٹھنے پر شاہ میر بھی اٹھ کر بیٹھ گیا

وہ بھی کہا سویا تھا دیا کے سوالوں سے بچنے کے لیے وہ دیر رات تک باہر رہتا کچھ وہ اس کیس میں بھی الجھا ہوا تھا وہ چاہتا تھا جلد از جلد یہ کیس حل ہو تا کہ اس کا اور دیا کا رشتہ ٹھیک ہو جائے

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا بات نا کرنا ان کے رشتے کو کتنا کمزور کر دے گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ایک تو وہ خواب کے بعد بہت ڈر گیا تھا وہ پہلے اپنی ماں کو کھو چکا تھا دیا کو نہیں کھو سکتا تھا یہ لڑکی صرف بیوی نہیں اس کے جینے کی وجہ تھی

جب وہ سارا کچھ ہار بیٹھا تھا اگر زندہ تھا تو دی کے مل جانے کی امید پر ہی

دیا کے کافی دیر باہر نا آنے پر شاہ میر واشروم تک آیا

دیا دروازا کھولو تم ٹھیک تو ہو نا

شاہ میر نے دروازا کھٹکھٹایا لیکن دیا نے کوئی جواب نا دیا تو شاہ میر کو فکر کا حق ہوئی

تم دروازا کھول رہی ہو یا میں توڑ کر اندر آؤ شاہ میر دبی دبی آواز میں چلایا ایک تو اسے کیس کی ٹینشن تھی اور ایک یہ لڑکی اس کی جان لینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی

ابھی شاہ میر دروازا کو دھکا لگا تا کہ دیا دروازا کھول کر باہر نکلی

دیا کی زرد پڑتی رنگت دیکھ کر شاہ میر کی جان لبوں پر آئی دیا کیا ہوا طبعیت خراب تھی تو ابھی شاہ میر دیا کا بازو پکڑ تا کہ دیا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا

اپنی سوجھی ہوئی آنکھوں سے شاہ میر کو دور رہنے کا اشارہ کیا تو شاہ میر نے بے بسی سے اپنے لب کچلے

ابھی دیا نے دو قدم ہی لیے تھے جب اسے زور سے چکر آیا اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا محال لگا لیکن پھر بھی قدم آگے بڑھائے تو آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ابھی وہ زمین بوس ہوتی کہ شاہ میر جس کا سارا دیہان دیا کی طرف تھا جلدی سے بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لا کر لٹایا

شاہ میر نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کی اور ساتھ ہی ندا بیگم کے کمرے کی طرف دوڑ لگائی

جو پہلی ہی دستک پر کھولیا گیا

کیا ہوا شاہ میر انہوں نے حیرت سے شاہ میر کی اڑی آری رنگت دیکھ کر پوچھا

چچی وہ دیا پتا نہیں کیوں بے ہوش ہو گئی ہے آپ دیکھے نا شاہ میر کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ جلدی سے اس کے روم کی طرف بھاگی جب کہ عمران صاحب بھی جلدی سے ان کے پیچھے شاہ میر کو گھورتے ہوئے دیا کے کمرے میں داخل ہوئے

دیا کہ زرد پڑتی رنگت دیکھ کر ان کا دل بھی گھبرا گیا

میں بچی کے لیے دودھ لاتی ہوں ندا بیگم جلدی سے کچن میں گئی اور دودھ گرم کر کے لائی

جب کہ شاہ میر کبھی دیا کے ہاتھ سہلاتا اور کبھی پاؤں

دیکھ لیا اپنا فرمانبردار بیٹے کو دو جمعہ جمعہ چار دن نہیں ہوئے شادی کو اور پھول جیسی بچی کی یہ حالت کر دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم ہمیں یہ بتاؤ اگر چھٹی پر ہو کر بھی سارا سارا دن یوں مٹر گشت کرنا تھا تو شادی کرنے کیا ضرورت تھی بچی سارا دن بوکھلائی بوکھلائی پھرتی ہے عمران صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا اس کی اتنی لاپرواہی پر اسے دو لگا دیں

بیٹا یہ دودھ پیو طاقت آئے گی جسم میں ندا بیگم نے دیا کو ہوش میں آتے دیکھ کر کہا

سہارا دے کر اسے بٹھایا تو شاہ میر کی جان میں بھی جان آئی

یہ پیو دودھ انہوں نے دیا کے لبوں سے گلاس لگاتے کہا تو اس نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا

مجھے نہیں ماما پلیز دل نہیں کر رہا دیا نے منمنا کر کہا تو انہوں نے گلاس پیچھے کر لیا ان کو جو حالت سمجھ آ رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ زبردستی کر کے پلائے اور اس کا دل خراب ہو

میں جوس لے آؤ یا کچھ کھانے کو ندا بیگم نے گلاس سائیڈ پر رکھتے کہا تو دیا نے نا میں سر ہلا کر آنکھیں موند لی

لیکن ابھی ندا بیگم یا دیا کچھ سمجھتی شاہ میر نے گلاس اٹھا کر دیا کا منہ اپنے ہاتھ میں دبوچ کر اس کے ہونٹوں سے لگا دیا

دیا نے پیچھے کرنا چاہا لیکن اس نے سختی سے اس کے منہ سے گلاس لگائے رکھا جا کی وجہ سے دودھ چھلک کر اس کے کپڑوں پر بھی گر گیا

عمران صاحب تو اس کی حرکت پر تاؤ کھا کر رہ گئے

جب کہ ندا بیگم ارے ارے کرتی رہ گئی جب دودھ ختم ہو گیا تو اسے سائیڈ پر رکھ دیا جب کہ دیا کھانس کھانس کر اپنی سانس ہموار کر رہی تھی

ابھی عمران صاحب اسے دو لگانے کے لیے آگے بڑھتے کے ملازم کے ساتھ ڈاکٹر اندر آ گئ

السلام و علیکم ڈاکٹر نے مشترکہ سلام کیا تو عمران صاحب آرہلا کر باہر چلے گئے

\----------

جبکہ شاہ میر وہی بیڈ پر براجمان ہو گیا

جس پر عمران صاحب نے پلٹ کر اسے سخت نظروں سے گھورا جس پر شاہ میر نے بے شرموں کی طرح انہیں دیکھ کر آنکھ دبائی تو وہ سٹپٹا کر وہاں سے چلے گئے

آپ بھی پلیز باہر جائیں مجھے ان کا مکمل چیک اپ کرنا ہو گا ڈاکٹر نے شاہ میر کی طرف دیکھ کر کہا

کیوں میرا جانا کیوں ضروری ہے میری بیوی ہے میرے سامنے ہی کریں شاہ میر نے سخت لہجے میں کہا تو ڈاکٹر بھی سٹپٹا گئی

شاہ میر بیٹا آؤ باہر انہیں چیک کرنے دو ندا بیگم اسے بازو سے تھام کر زبردستی باہر لے گئی

وہ باہر آیا تو عمران صاحب کو صوفے کی پشت سے سر ٹکائے دیکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر آکر تھپ سے ان کے ساتھ صوفے پر گرنے کے انداز پر بیٹھا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے اور سخت نظروں سے اسے گھورنے لگے جس پر شاہ میر نے سر جھٹکا کیوں کہ وہ ابھی مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں تھا اسے دیا کی فکر تھی وہ جتنا بھی ان کے سامنے شوخا بنتا وہ بھی جانتے تھے کیسے جان نکلی تھی تو ان کے روم میں بھاگا آیا تھا

ان شاءاللہ خیریت ہو گی انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا تو شاہ میر نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

شادی کے دن نئے ہو یا دس سال بعد کے بیوی کو شوہر کی محبت کے ساتھ اس کی توجہ اور فکر کی بھی چاہ ہوتی ہے جب سے وہ آئی ہے تم ہر وقت گھر سے غائب رہے ہو

اسے توجہ اور محبت دو ٹھیک ہو جائے گی

ابھی وہ اسے سمجھا رہے تھے کہ ڈاکٹر دروازا کھول کر باہر آئی

مبارک ہو شی از ایکسپیکٹنگ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا تو عمران صاحب اور ندا بیگم کے تو خوشی سے دل جھوم اٹھا

ندا بیگم نے شاہ میر کو گلے لگا کر اس کی پیشانی چومی اور ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہو

وہ جو یقین اور بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا تھا عمران صاحب کے گلے لگنے سے ہوش میں آیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نالائق آج خوش کر دیا تم نے وہ فرحت جزبات سے بولے

لیکن ابھی آپ مجھے پھر سے گالیوں سے نوازنے والے ہیں

ابھی وہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے جب وہ ایک ہی جست میں اپنے دروازے پر پہنچا رک کر انہیں

دیکھ کر آنکھ دبائی اور دروازا ٹھاہ سے بند کر دیا

جب کہ وہ اس کی حرکت پر تلملا کر رہ گئے

آپ غصہ نہ کرے صبح مل لے گے ابھی انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے دے ندا بیگم نے اپنے

کمرے میں جاتے ہوئے کہا تو وہ اپنی بیگم کو گھور کر رہ گئے جنہیں ہر حال میں وہ نالائق ٹھیک ہی لگتا تھا

\----------

شاہ میر روم میں آیا تو دیا کو سامنے دروازے کی طرف پیٹھ کیے کھڑے ہوئے دیکھ کر شدید غصہ آیا

جس کی تھوڑی دیر پہلے طبعیت خراب تھی اب پھر سے اٹھ بیٹھی تھی

شاہ میر نے اپنے غصے پر قابو پا کر قدم دیا کی طرف لیے

پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لے کر اپنی تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائی

اور اپنے دونوں ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھے

تھینک یو سو مچ دیا شاہ میر نے محبت اور خوشی سے چور آواز میں سرگوشی کی

مجھے لگ رہا ہے میں آج مکمل ہو گیا ہوں مجھے مکمل کرنے کے لیے شکریہ مائے بے بی گرل دیا کو

کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا

اور پوری شدت سے اس کی دونوں گالوں پر اپنے لب رکھے

ابھی وہ اپنی شدتوں میں اضافہ کرتا جب دیا نے شاہ میر کو خود سے دور کیا اور خود دو چار قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہو گئی

ابھی شاہ میر دیا کی طرف دوبارا بڑھتا کہ دیا کی طرف دیکھ کر اس کا رنگ ایک دم سے فق ہوا

جو چھڑی اپنے پیٹ پر رکھ چکی تھی

یہ کیا پاگل پن ہے دیا ہٹاؤ چھری پیٹ سے

شاہ میر دبی دبی آواز میں دھاڑا

پہلے تم وعدہ کرو تم میرے بھائی کو کچھ نہیں کہو گے

دیا نے روتے ہوئے سر نا میں ہلا کر کہا

تو اس کی سوئی اسی بات پر اٹکی دیکھ کر شاہ میر کا میٹر شاٹ ہو گیا

تمہاری نظر میں میری اولاد میری چھوڑوں دیا ہمارے پیار کی نشانی ہے یہ اس کی کوئی اہمیت نہیں

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس سب میں اس معصوم کا کیا قصور جو اس دنیا میں بھی نہیں آیا شاہ میر نے بے یقینی سے دیا کو دیکھ کر کہا اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی بیوی کی نظر میں اس کی یا اس کی اولاد کی کوئی اہمیت نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو بچانے کے لیے اپنے بچے کی جان لینے کی کوشش کر رہی ہے

ہاں نہیں ہے میر میں نہیں رہو گی تو کوئی اور مل جائے گی محبت پھر سے ہو جائے گی اولاد بھی ہو جائے گی لیکن میرا بھائی وہ مجھے دوبارا نہیں ملے گا کیوں نہیں سمجھ رہے تم دیا نے چلاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا

دیا نے سر جھکا کر چھری کو دیکھا ابھی وہ کچھ کرتی کے شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور چھری ہاتھ سے کھینچ کر دور اچھالی

دیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے میں بھینچا اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ دبوچا

انف از انف دیا شاہ میر شاہ بہت برداشت کر لی میں نے تمہاری منمانیاں تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے میری اولاد کے بارے میں ایسے کہنے کی

اور مجھے کوئی اور مل جائے گی تم نے سوچ بھی کیسے لیا دیا کہ میں تمہارے بغیر زندہ بھی رہ سکو گا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ اولاد اگر مجھے عزیز ہو گی بھی تو اس وجہ سے کہ اسے پیدا کرنے والی دنیا میں لانے والی میری محبوب بیوی ہے شاہ میر دیا کہ چہرے پر غرایا تو دیا کو اپنی جان سچ میں نکلتی محسوس ہوئی دیا ویسے ہی اس کے حصار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی شاہ میر اسے لیے ایسے ہی بیڈ پر آیا اسے آرام سے بٹھایا

ایک دم چپ دیا اب ایک آنسو بھی تمہاری آنکھوں میں نا دیکھو میں شاہ میر نے اس کے پاؤں کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو دیا ایک دم سے اس کے سینے سے آ لگی

وہ اس سے ناراض تھا لیکن وہ دیا کی طرح اپنے غصے اور ناراضگی میں اسے خود سے دور نہیں جھٹک سکتا تھا اسی لیے اپنا حصار اس کے گرد باندھ کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا

جب کہ دیا جب رو رو کر چپ کر گئی تو آہستہ سے اس کا چہرا اپنے سامنے کیا

دیکھو کتنا ظلم کیا ہے تم نے میری جان پر دیا کی آنکھوں کو اپنے انگھوٹھے کے پوروں سے سہلا کر کہا تو دیا نے ایک سسکی کی

اپنے لب باری باری دیا کی دونوں آنکھوں پر رکھ کر پھر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا

مجھ پر یقین رکھو دیا میں کچھ بھی غلط نہیں ہونے دوں گا اپنی آنکھیں دیا کی آنکھوں میں گاڑھ کر اسے یقین دلانے والے انداز میں کہا تو اس نے بھی سر ہاں میں ہلایا

تم اب کبھی بھی خود کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی وعدہ کرو مجھ سے شاہ میر نے اپنے لبوں سے ہلکے سے دیا کو لبوں کو چھو کر کہا تو اس نے شاہ میر کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا اور اپنا منہ شاہ میر کی گردن میں چھپا لیا

مجھ پر یقین ہے نا دیا شاہ میر نے پھر سے پوچھا مگر وہ خاموش ہی رہی جس پر شاہ میر نے غصے سے اپنے لب بھینچے

ابھی وہ وہاں سے اٹھتا جب اسے اپنی گردن پر نرم گرم سا لمس محسوس ہوا دیا کے ہونٹوں کو اپنی گردن پر حرکت کرتے محسوس کر کے شاہ میر کو اپنے رگ وپے میں سکون سرائیت کرتا محسوس ہوا

یہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی شاہ میر نے دل میں سوچا

کیونکہ ایک پل میں وہ اسے غصے سے پاگل کر دیتی اور دوسرے ہی لمحے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتی ابھی بھی شاہ میر کو اپنا دل بے قابو پاتا محسوس ہو رہا تھا

جب اس نے دیا کو بانہوں میں بڑھا اور اسے لیے بیڈ پر آیا آرام سے دیا کو بیڈ پر لٹا کر اس نے لائٹ آف کی اور سائیڈ لیمپ ان کر دیا

کمفرٹر کھول کر دیا کے اوپر دینے لگا تو اس نے شرٹ سے کھینچ کر شاہ میر کو اپنے اوپر جھکا لیا جس پر شاہ میر کچھ دیر دیا کی نظروں میں دیکھتا رہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آہستہ سے جھک کر اپنے لب دیا کے لبوں پر رکھے جس پر دیا نے شاہ میر کی گردن پر حصار باندھ لیا لیکن کچھ ہی پل بعد شاہ میر پیچھے ہٹا

دیا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا

وہ نہیں چاہتا تھا وہ اپنے بے قابو ہوتے جذبات کے آگے بے بس ہو جائے وہ چاہتا تھا دیا کو احساس ہو اپنی غلطی کا وہ ہر بار اپنے غصے میں اسے کتنی تکلیف دے جاتی ہے

شاہ میر کی پیٹھ کی طرف دیکھ کر دیا کی آنکھیں نم ہوئی وہ خود کی کیفیت نہیں سمجھ پا رہی تھی اسے شاہ میر پر یقین تھا لیکن وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی

اسے پتا تھا کہ غلطی اس کی ہے لیکن وہ دل میں شاہ میر کو منانے کا سوچ چکی تھی اسی لیے آگے ہو کر پیچھے سے شاہ میر کے گرد اپنا حصار باندھ دیا

اپنے سینے پر بندھے دیا کے ہاتھ کو دیکھ کر جھک کر ان پر اپنے لب رکھے

کافی دیر وہ ویسے ہی لیٹا رہا جب دیا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کیا تو کروٹ بدل کر اسے اپنے حصار میں لے لیا۔

بیگم صاحبہ یہ صاحب جی نے بھیجا ہے منہا جو کچن میں کھانا تیار کر رہی تھی ملازمہ کی آواز پر پلٹ کر دیکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کیا ہے یہ منہا نے حیرت سے استفسار کیا

بیگم صاحبہ یہ تو ڈرائیور دے کر گیا اس نے بس یہی کہاں کے صاحب جی نے بھیجا ہے آپ کے لیے

ملازمہ نے منہا کو پکڑاتے ہوئے کہا تو اس نے سر ہلا دیا

تم یہ کھانا دیکھو میں آتی ہوں ملازمہ کو کہہ کر منہا اپنے روم میں آئی

اور جیسے ہی کھول کر دیکھنا چاہا تو اندر وائٹ اینڈ گولڈن کلر کا بہت پیارا کارڈ تھا

منہا نے جیسے ہی کارڈ کھولا تو بہت پیاری رائٹنگ میں تین حرف لکھیں ہوئے تھے جن کے آگے دل بنایا گیا تھا

For my Life♥

منہا نے اپنے ہونٹ ان لکھے ہوئے حروف پر رکھ دیے

اب اس کا دیہان گفٹ پر گیا تو اس نے جلدی سے نکالا ابھی وہ کھول کر دیکھتی کہ ماہر کی کال آگئی

منہا نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹینڈ کی

کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی حائل رہی

گفٹ دیکھ لیا دونوں کے درمیان کی خاموشی کو ماہر کی گھمبیر آواز نے توڑا تو منہا کا دل بے ساختہ دھڑکا

امم۔جی ابھی کھول ہی رہی تھی منہا نے اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا تو ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی

میں سامنے تو نہیں ہوں جو ایسے گھبرایا جا رہا ہے ماہر نے سیٹ کی پشت سے سر ٹکاتے گھمبیر آواز میں کہا

تو منہا کا فون تھامے ہاتھ بری طرح سے کپکپایا

نن۔۔نہیں تو ایسا کچھ نہیں اپنی آواز پر قابو پانے کی کوشش کرتے کہا

تو ماہر کا زندگی سے بھرپور قہقہہ سنائی دیا تو منہا کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا

اچھا سنو ماہر نے تھوڑے وقفے بعد کہا تو منہا نے سر ہلا دیا جیسے وہ سامنے بیٹھا ہو یہی تو وہ کرتی تھی اسکی ہر بات کے جواب میں

ماہر نے اس کے نا بولنے پر منہا کی ہر بات کے جواب والی حرکت یاد کی تو نفی میں سر ہلایا

ایسے نہیں منو سامنے نہیں ہوں جو تمہاری آنکھوں اور سر کے اشارے دیکھ سکو ماہر نے اپنی مسکراہٹ چھپا کر سنجیدہ آواز میں کہا

تو منہا خجل سی ہو گئی

جی کہے میں سن رہی ہوں منہا نے فوراسے کہا کہ وہ کتنی بیوقوفوں والی حرکتیں اس کے سامنے کر جاتی تھی

تم سنتی ہی تو ہو لیکن سمجھتی نہیں

تمہیں کیا پتا زندگی میں تمہیں سننے کے لیے کتنا بے قرار ہوں

اور کبھی جو تم بے مقصد بولو تو میں تمہارے لفظوں کو خود میں قید کر لو ماہر نے گھمبیر آواز میں کہا تو منہا کو اپنے جسم میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی

منہا نے بری طرح سے اپنے لب کچل ڈالے وہ اسے کی بے باک باتوں کا کیا جواب دیتی سو خاموشی سے تیز ہوتی دھڑکنوں سے وہ اس کو سن رہی تھی

منہا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کے ماہر نے سیٹ کی پشت سے سر ہٹایا اپنی کہنیاں سامنے ٹیبل پر رکھ کر ایک ہاتھ سے ٹیبل پر رکھی منہا کی تصویر کو چھو کر جیسے اسے محسوس کرنا چاہا

منو میں چاہتا ہوں آج پھر تم اس رنگ کو پہن کر میرے لیے سجو جیسے ہماری منگنی پر تم میرے لیے سجی تھی

تب میں جی بھر کر تمہیں اس رنگ میں نہیں دیکھ پایا آج میں چاہتا ہوں تم میری یہ خواہش پوری کر دو کرو گی نا لہجے میں آس لیے پوچھا تو منہا نے جلدی سے فون رکھ دیا

جس پر ماہر نے ضبط سے اپنے جبڑے بھینچ لیے

جبکہ کئی آنسو منہا کی آنکھوں سے بہہ نکلے وہ خود کو اس رنگ کے قابل ہی نہیں سمجھتی تھی اب

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

\----------

شام میں ماہر گھر آیا تو دل میں امید تھی کہ شاید منہا نے وہ فراک پہنی ہو وہ جلد از جلد کمرے میں پہنچ کر منہا کو دیکھنا چاہتا تھا

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا تو منہا سادہ سے کاٹن کے جوڑے میں ملبوس دوپٹہ سر پر لپیٹے نماز پڑھنے میں مصروف تھی

ماہر کی نظر بیڈ پر گئی تو وہ ڈریس ویسے ہی پیک پڑا ہوا تھا شاید اس نے کھولنے کی بھی زحمت نہیں کی تھی

اپنے لب بری طرح کچلتے کبرڈ سے اپنے کپڑے لے کر واشروم چلا گیا

نا جانے کتنی ہی دیر شاور کے نیچے کھڑے ہو کر خود کے جذبات پر قابو پایا

وہ جیسے ہی فریش ہو کر باہر آیا تو منہا نے روم میں ہی اس کے لیے کھانا لگا دیا تھا

ماہر بنا کوئی بات کیے بیٹھ کر کھانا کھانے لگا اس سب کے دوران اس نے منہا کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا

جب کہ منہا انتظار کر رہی تھی کہ وہ کب شکوہ کرے گا پچھلے دو سال سے یہی تو ہوتا آرہا تھا وہ کچھ نا کچھ بھیجتا یا لاتا تو وہ اسے ویسے ہی رکھ دیتی لیکن گھر آکر وہ اس بارے میں کوئی بات نا کرتا

اور نارمل بیہو کرتا جیسے نا اس نے کوئی فرمائش کی اور نا منہا نے رد کی لیکن آج وہ خاموش تھا کچھ بھی نہیں کہہ رہا تھا نا گلہ نا شکوہ صرف خاموشی ہی تھی اور یہی خاموشی منہا کو اندر سے مار رہی تھی

منہا نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا جو کھانا کھانے میں اس قدر مصروف تھا جیسے اس کے علاوہ وہاں کوئی نہیں پہلے اس کی نظریں گھر آتے ہی منہا کے گرد ہی گھومتی تھی اور آج اس نے ایک نظر بھی نہیں دیکھا

منہا انہیں خیالوں میں گم تھی جب ماہر کھانا کھا واشروم گیا ہاتھ دھو کر بنا منہا کو دیکھے ٹیرس چلا گیا

ٹیرس کا دروازا کھلنے پر منہا نے اپنے خیالوں سے چونک کر دیکھا تو ماہر وہاں نہیں تھا

خالی برتن اٹھا کر کچن میں لائی ساتھ ماہر کے لیے چائے بنانے کے لیے رکھ دی سوچوں میں ماہر کی ناراضگی تھی وہ تو کبھی اس سے ناراض نہیں ہوا تھا

نا کبھی منہا نے اسے منایا تھا ہمیشہ وہی تو اس کے نکھرے اٹھاتا تھا اور آج وہ ناراض ہوا تو منہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسے کیسے منائے

چائے کپ میں ڈال کر وہ کمرے میں آئی تو ماہر ابھی بھی ٹیرس پر ہی تھا

ماہر آپ کی چائے منہا نے کپ اس کی طرف بڑھا کر کہا تو ماہر نے سرد نظروں سے اس کی طرف دیکھا بنا کچھ کہے کپ اپنے ہاتھ میں لے لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ منہا تذبذب کا شکار اپنی ہتھیلیاں مسلتی کبھی اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھتی اور کبھی ماہر کے چہرے کو جو بالکل سپاٹ تھا

پھر آہستہ سے ماہر کے پیچھے آکر اس کے گرد اپنا حصار باندھ دیا اور سر اس کی پشت سے ٹکا دیا

ماہر نے بنا کوئی تاثر دیے کپ وہی رکھ دیا اب وہ منہا کے بولنے کے انتظار میں تھا

جس نے ہمیشہ بولنے کی بجائے رو کر اپنے آنسوؤں سے ماہر کی شرٹ کو گیلا کرنا ہی بہتر سمجھا

ایک تو وہ پہلے بہت کم بولتی تھی لیکن تب اس کی مسکراتی نظریں اور شرم سے سرخ پڑتے گال سب کچھ کہہ جاتے تھے اور اب اس کے آنسو

ماہر نے گہری سانس بھری اور اپنے سینے پر رکھے اس کے ہاتھوں کو تھام لیا

مجھے وہ رنگ اپنے قابل نہیں لگتا مجھے لگتا ہے وہ رنگ میرے کردار پر لگے داغ کو واضح کر دے گا

منہا نے سختی سے ماہر کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچتے ہوئے کہا تو ماہر نے افسوس سے سر جھٹکا

آہستہ سے پلٹ کر بنا منہا کو سمجھنے کا موقع دیے اسے اپنی بانہوں میں بھرا اور کمرے میں لا کر صوفے پر بٹھا دیا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میری بات کان کھول کر سنو منو تم میری بیوی ہو میری عزت اور یہ بات میں تم سے بھی بہتر جانتا ہوں کہ میری بیوی کہ دل میں صرف اور صرف میں ہوں اس کی سوچوں میں دل میں اور ہر آتی جاتی سانس میں صرف ماہر اکرام شاہ ہے

تو پھر بتاؤ مجھے جب میری بیوی میری وفادار ہے مجھ سے محبت کرتی ہے تو اس کا کردار کہاں سے خراب ہو گیا

منہا کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام سرد آواز میں کہا تو منہا نے اپنا چہرہ ماہر کے سینے میں چھپا لیا میری طرف دیکھو منو

منہا کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا کیا تمہیں مجھ سے محبت نہیں کیا تم مجھ سے وفادار نہیں ماہر کے کہنے پر منہا نے روتے ہوئے نا میں سر ہلایا تو ماہر نے جھک کر اس کی آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑا تو پھر کیوں بار بار ایک ہی بات کر کہ مجھے اور خود کو تکلیف دے رہی ہو

ایک عورت کا کردار تب خراب ہوتا ہے جب وہ اپنے شوہر یا باپ بھائی سے بے وفائی کرے اپنے شوہر کے علاوہ کسی غیر مرد کو سوچے جب تم نے ایسا کچھ نہیں کیا تو پھر کیوں منو

میرے لیے تم کل بھی اتنی پاک اور باکردار تھی اور آج بھی

وہ ایک آزمائش تھی منو رب اپنے خاص بندوں کو آزمائش میں ڈالتا ہے

تم جانتی ہو نا کہ وہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا وہ جانتا تھا تم صابر ہو صبر کو لو گی اور دیکھو تمہارے وجہ سے وہ درندے اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں ورنہ نا جانے وہ کتنی معصوم لڑکیوں کو اپنی حوس کا نشانہ بناتے

آج کے بعد تم نے ایسا کچھ اگر اپنے بارے میں کہا تو میں سمجھو گا تم میرے کردار پر انگلی اٹھا رہی ہو کیونکہ تم اور میں ایک ہی تو ہیں

منہا کو اپنے حصار میں لیے وہ اپنی باتوں سے اس کی تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

آپ کو آج کوئی آفس کا کام نہیں کرنا منہا نے اپنی ناک ماہر کی شرٹ سے صاف کرتے ہوئے کہا تو وہ اس کی حرکت پر مسکرا دیا

کیوں میری بیوی مجھے کمرے سے نکالنا چاہتی ہے اپنی ناک منہا کی ناک سے مس کر کہ کہا تو وہ پل میں سرخ ہوئی

ماہر نے جھک کر نرمی سے اس کے ہونٹوں کو چھوا جس پر منہا سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی

نہیں میرا مطلب تھا آپ روز آتے اپنے سٹڈی روم میں گھس جاتے نا اسی لیے منہا نے دور ہونے کی کوشش کرتے کہا جسے ماہر نے ناکام بنا کر اپنے حصار میں لے کر گرفت سخت کر دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن آج میرا دل نہیں کر رہا ماہر نے اپنا چہرا منہا کی گردن میں چھپاتے ہوئے کہا تو منہا کو لگا جیسے اس کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو

ماہر کے لبوں کو اپنی گردن پر جابجا محسوس کر کے منہا خود میں سمٹنے لگی

منہا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کہ ماہر نے مخمور ہوتی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

میری اتنی سی قربت سے یہ حال ہے اور جس دن میں پوری طرح تم پر اپنے شدتوں سمیت چھا گیا تب کیا بنے گا مسسز منہا کی سانسوں میں سانس لیتے ہوئے کہا تو شرم سے منہا کو اپنی پلکیں اٹھانا محال لگا

افففف میری نازک بیوی چلو سو جاتے ہیں ورنہ تم ایسے شرماؤ گی تو بندے کا ایمان ڈگمگا سکتا ہے منہا کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھایا اور بستر پر آ کر اپنی جگہ لیٹ گیا

منہا بھی لائٹ بند کر کے اپنی سائیڈ آ کر لیٹ گئی

ابھی اسے لیٹے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب اسے اپنی کمر پر ماہر کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو وہ روح تک کانپ گئی

ایک ہی جھٹکے سے منہا کو کمر سے تھام کر اپنی جانب کھینچا اور اسے اپنے حصار میں قید کر لیا

مجھے لگتا ہے مجھے سنگل بیڈ لے لینا چاہیے اسی بہانے تم قریب تو ہو گی منہا کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تو ماہر کی بات پر اس کے ہونٹوں پر بھی شرمگیں مسکراہٹ رینگ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

\----------

منہا ابھی اپنے خیالوں میں گم تھی جب موبائل کی رنگ پر وہ چونکی ارد گرد نظر گھمائی تو ماہر کہی نہیں تھا چہرے پر افسردگی چھا گئی کتنے دن ہو گئے تھے اسے گئے ہوئے اور ایک بار بھی اس سے بات نہیں کی موبائل پر مسلسل آتی کالز پر وہ ٹیبل تک گئی موبائل اٹھا کر دیکھا تو دیا کہ کال تھی

چہرے پر رونق واپس لوٹ آئی دیا کی باتوں سے اس کے وجود سے اسے ماہر کے ہونے کا احساس ہوتا تھا

السلام و علیکم کیسی ہو دیا شاہ میر کیسا ہے منہا نے ایک ہی سانس میں پوچھ ڈالا تو دیا اس کے انداز پر۔ مسکرادی

وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں اور میر بھی شاہ میر کے ذکر پر اس کی آواز خود بی خود دھیمی ہو گئی

آنٹی کیسی ہے تمہارے پاس ہے یا گھر چلی گئی

نہیں وہ یہی ہے میرے پاس ہی مجھے تو کہہ رہی تھی ماہر جب آئے گا تب پھر سے چلے جائے گے اس سے پہلے تمہارے پاس سے ہو آتے انکل آنٹی بھی کیا سوچ رہے ہو گے

لیکن تم نے منع کر دیا منہا نے آخر پر منہ بنا کر کہا تو دیا کو ہنسی آئی

کل تم آنٹی کے ساتھ آجانا پھر میں بھی تم لوگوں کے ساتھ آجاؤ گی دیا نے کہا تو منہا کو حیرت ہوئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اگر تم نے آنا ہی ہے تو شاہ میر کے ساتھ آجاؤ نا انکل آنٹی کو بھی ساتھ لیتے آنا انہیں اسلام آباد دکھائے گے منہا نے ایکسائیٹیڈ ہوتے ہوئے کہا تو دیا نے اپنے لب بھینچ لیے

نہیں صرف میں آؤ گی شاہ میر تو واپس ڈیوٹی پر جا رہا ہے نا دیا نے بہانا بناتے ہوئے کہا تو منہا نے بھی سمجھ کر سر ہلا دیا

ٹھیک ہے ہم آجائیں گے کل

آنٹی پاس ہیں تو بات کروادوں ان سے بھی

ہاں مما اپنے روم میں ہیں میں کرواتی ہوں

مما یہ دیا سے بات کرلے منہا نے ان کے روم میں آتے ہوئے کہا تو انہوں نے مسکرا کر فون اس کے ہاتھ سے لے لیا

السلام وعلیکم آنٹی

وعلیکم السلام کیسی ہو بیٹا گھر میں سب کیسے ہیں

سب ٹھیک ہیں مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے لیکن منہا کے سامنے نہیں دیا نے کہا تو انہوں نے منہا کی طرف دیکھا جو ان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ہاں الحمدللہ سب ٹھیک انہوں نے مسکرا کر دیا سے کہا منہا میرے لیے چائے لا دو سر میں درد ہو رہا ہے

دیا سے بات کرتے انہوں نے بہانے سے منہا سے کہا تو وہ سر ہلا کر چلی گئ

کیا کہنا تھا بیٹا انہوں نے فکر مندی سے استفسار کیا تو دیا نے ان سے ماہر اور شاہ میر کے بارے میں سب بتا دیا

اب تم کیا چاہتی بیٹا وہ بتاؤ

ٹھیک ہے ہم کل آجائیں گے دیا کے جواب پر انہوں نے کال کاٹ دی اور گہری سوچ میں مبتلا ہو گئ

\----------

منہا اور اس کی ماما دوپہر تک دیا کو لینے آ گئے تھے

منہا کا کہنا تھا جب تک ماہر گھر نہیں آجاتا وہ دیا کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی ہے جس پر انہوں نے کھلے دل سے اجازت دے دی تھی

دیا نے منہا کی ماما کو اشارے سے اپنے ساتھ روم میں آنے کا کہا تو انہوں نے اٹھنے سے پہلے کسی کو میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا اور پھر وہ اس کے پیچھے اس کے روم میں آ گئ

تم نے اسے بتایا کہ کہا جا رہی ہو تم

نہیں ضروری نہیں سمجھا میں نے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بات تمہارے ضروری سمجھنے کی نہیں اس کی اجازت کی ہے

کس اجازت کی بات کر رہی ہے آپ

یہ بات تم بہتر جانتی ہو

جانتی تو آپ بھی ہیں تو پھر کیوں تماشا دیکھنا چاہتی ہیں

وہ محبت کرتا ہے کیا کیا نہیں دیکھا بچے نے تم نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اب پھر جا رہی ہو اس پر نہیں تو خود پر رحم کر لو

رضیہ بیگم سے دیا کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی ان سے فون پر ہی رابطہ ہوتا تھا لیکن وہ ان سے اب شئیر کرتی تھی وہ صرف منہا کی ہی نہیں دیا کی بھی ماں بن چکی تھی

خود پر اور اس پر رحم کر رہی ہوں تو جا رہی ہوں

گئی تو پہلے بھی ہو لیکن قسمت ہمیشہ اسی کے پاس لے آئی ہے نہ اس بار بھی ایسا ہوا تو مجھے ڈر ہے کہی اس کا ضبط جواب نہ دے جائیں اور جس چیز پر انسان صبر کر لیتا ہے نہ وہ سامنے بھی ہو تو نظر میں نہیں ہوتی اور تم دونوں لڑکیاں انتہا کی بیوقوف ہو اور تم دونوں سے زیادہ بیوقوف وہ ہیں جو تم لوگوں کی یہ حرکتیں برداشت کر لیتے ہیں چپ چاپ

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں یہاں آئی ہوں تو تمہیں سمجھانے لے کر تب ہی جاؤ گی جب تمہارا یہ شوہر اجازت دے گا انہوں نے دروازے پر کھڑے شاہ میر کو دیکھا جو سرخ ہوتی آنکھوں سے دیا کو گھور رہا تھا

ان کی بات پر دیا نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا

شاہ میر دو دن پہلے گھر سے گیا تھا اور جاتے وقت دیا سے کہا تھا کہ وہ ایک ہفتے تک اجائے گا لیکن اسے نہیں پتا تھا وہ ایسے اچانک سے آجائے گا

اپنے سامنے شاہ میر کو دیکھ کر دیا کا رنگ ایک دم سے فق ہوا

جب کہ رضیہ بیگم کمرے سے باہر چلی گئ

دیا نے جلدی سے اپنا رخ کبرڈ کی طرف کیا

جب شاہ میر اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تو دیا کو اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن کی جلد جھلستی محسوس ہوئی

دیا نے جلدی سے وہاں سے ہٹنا چاہا جب شاہ میر نے کلائی سے پکڑ کر روکا

کیا تم پھر مجھے چھوڑ دو گی لہجے میں بے بسی اور دکھ شامل تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتی رہی اور پھر آہستہ سے دو قدم چل کر اس کے بالکل قریب آ کر اس کے دونوں ہاتھ تھام کے باقی کا بھی فاصلہ ختم کر کے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگا کر ایک لمبی سانس کھینچ کر اس کی خوشبو کو محسوس کیا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے اپنا ایک ہاتھ اس کے بائیں گال پر رکھا شاہ میر نے سکون سے اپنی آنکھیں بند کر لی جب کہ وہ کہہ رہی تھی تمہیں پتا ہے کی تم میرا عشق ہو تم ہوتے ہو تو مجھے لگتا ہے کہ زندگی ہے لیکن کچھ چیزیں اور لوگ ہمیشہ ادھورے ہی رہ جاتے ہیں ان کے نصیب میں مکمل ہونا نہیں لکھا ہوتا اور شاید کچھ رشتے بھی مجھے معاف کر دینا

اور میں نے کبھی تمہیں پہلے نہیں چھوڑا میر وہ بس ایک غلط فہمی تھی جو ہمارے ملنے پر دور ہو گئی

دیا کی بات پر شاہ میر تلخی سے مسکرایا

میں عشق تو ہوں لیکن یقین نہیں شاہ میر نے تلخ لہجے میں کہا اور دو قدم پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا

تمہیں اپنے بھائی سے محبت ہے وہ عزیز ہے میں جانتا ہوں لیکن تمہیں مجھ پر یقین نہیں یہ بات مجھے جیتے جی مارنے کے لیے کافی شاہ میر کی بات پر دیا نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا

ایسا کچھ نہیں میر دیا جلدی سے اس کی طرف بڑھی تو شاہ میر نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا

تم مجھ سے عشق نا کرتی دیا بس یقین کر لیتی تو تمہارا یقین ہی مجھے سرشار کر دیتا

تم سے بس یہی کہو گا دو ہفتوں تک ویٹ کر لو پھر اگر تم نے جانا ہو اتو میں خود چھوڑ آؤ گا

اور پھر وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا

منہا اور رضیہ بیگم کو دیا نے کافی روکنے کی کوشش کی لیکن وہ یہ کہہ کر ٹال گئی جب ماہر آئے گا تب آئیں گی

مجھے تو اس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی یا تو وہ اس یونٹ دو تین مہینوں کے لیے چلا جائے تا کہ دس دن سکون سے چھٹی آئے

یہ دو دن آتا ہے پھر دس دن غائب ہو جاتا ہے اور ان دو دنوں میں بھی سارا دن گھر سے غائب رہتا ہے

عمران صاحب اپنا غصہ دباتے ہوئے ندا بیگم سے بولے

آج آتا ہے تو میں بات کرتی ہوں اس سے انہوں نے جواب دیا تو وہ سر ہلا گئے

صاحب جی باہر کوئی فارس بابو آئے ہیں کہہ رہے چھوٹی بی بی جی کہ کزن ہیں ملازمہ نے آکر ندا بیگم سے کہا تو وہ اپنی جگہ سے جلدی سے اٹھی

باہر کیوں کھڑا کیا ہے اندر بلا کر لاؤ

میں دیا کو بلاتی ہوں وہ دیا کے کمرے کی طرف بڑھی

\----------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم نے بتایا ہی نہیں آنے کا دیا ندا بیگم کے بلانے پر ان کے ساتھ ہی ڈرائینگ روم میں آئی تو فارس کو دیکھ کر کہا

جو آتے ہی عمران صاحب سے گپے ہانکنے لگ گیا تھا

کیونکہ میں بے وفاؤں سے بات نہیں کرتا فارس نے منہ بناتے کہا تو دیا کو ہنسی آگئی

کیوں انکل ٹھیک کہا نا فارس نے عمران صاحب سے تائید لینا چاہی جیسے ان سے بہت یارانہ رہا ہو اس کا

فارس کی بات پر انہوں نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا

بیٹا مجھے لگتا ہے تمہاری کزن پر اس کے شوہر کا اثر ہو گیا ہے وہ بھی گدھا بڑا بے وفا ہے انہوں نے بھی

دیا کو تنگ کرتے ہوئے کہا تو ندا بیگم بھی قہقہہ لگا کر نہس پڑی

تم لوگ باتیں کرو میں کھانا لگواتی ہوں ندا بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا

میں بھی ساتھ آتی ہوں ماما دیا نے بھی ان کی تقلید میں اٹھتے ہوئے کہا نہیں کوئی ضرورت نہیں تم یہی

بیٹھو پہلے طبعیت ٹھیک نہیں

وہ اسے ٹوک کر خود کچن میں چلی گئی تو وہ تینوں باتوں میں مصروف ہو گئے

تمہارے آنے سے کچھ دیر پہلے ہی منہا اور آنٹی گئے تھے تم نے آنا تھا تو بتا دیتے تو وہ بھی تمہارے

ساتھ آجاتی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نہیں میں تو کافی دن سے بزنس کے سلسلے میں آیا تھا آج فری ہوا تو سوچا تمہاری طرف چکر لگالوں فارس نے عمران صاحب اور دیا کی طرف دیکھ کر تفصیلی جواب دیا

تو دیا نے سر ہلا دیا

اچھا کیا بیٹا تم آ گئے آئندہ بھی اگر چکر لگے تو تو ضرور ہمارے پاس بھی آیا کرنا اپنا ہی گھر سمجھو

عمران صاحب نے اپنائیت سے کہا

آجاؤ بچوں کھانا لگ گیا ہے ندا بیگم کے بلانے پر وہ سب ڈائینگ ٹیبل پر آ گئے

ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مزاق کرتے وہ کھانا کھانے میں مصروف تھے تبھی شاہ میر بھی گھر داخل ہوا

اپنے سامنے فارس کو دیا کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھا دیکھ غصے سے رگیں تن گئی

اس کی اپنی گھر موجودگی اسے گوارا نہیں تھی کہاوہ دیا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا

عمران صاحب کی اس پر نظر گئی تو انہوں نے آنکھیں گھما کر اسے ایسے نظر انداز کیا جیسے وہ وہاں ہو ہی نا

تن فن کرتا وہ دیا کہ سر پر جا کر کھڑا ہو گیا تو ندا بیگم اور دیا نے چونک کر اسے دیکھا

جو لال بھبھوکا چہرا لیے فارس کو گھورنے میں مصروف تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ فارس اور عمران صاحب اپنی باتوں میں ایسے مصروف تھے جیسے ان کے علاوہ وہاں کوئی بھی نہیں

شاہ میر نے ایک ہی جھٹکے میں دیا کو بازو سے کھینچ کر کرسی سے اٹھایا تو وہ شاہ میر کے ایسے کھینچنے پر اس کے سینے سے آ لگی

دیا کو سب کے سامنے شاہ میر کے ایسے رد عمل کی امید نہیں تھی

اب وہ کانپتے دل کے ساتھ شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

کیا اب وہ اسے سب کے سامنے ڈانٹے گا اسے پتا تھا وہ فارس کو پہلے دن سے پسند نہیں کرتا

کیا اپنی ناپسندیدگی کی وجہ سے وہ اسے سب کے سامنے ذلیل کر دے گا

جبکہ شاہ میر نے دیا کے چہرے پر ڈر محسوس کر کہ اسے ایک پل کو شرمندگی محسوس ہوئی

تو بنا کسی کی پرواہ کیے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا تو دیا اس کے اس عمل پر سٹپٹا کر ایک دم سے پیچھے ہونا چاہا

تو شاہ میر نے اس کی کمر میں بازو حائل کر کہ اپنے سینے سے لگا لیا

جبکہ اس عمل پر عمران صاحب خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے

سلام کرو دیا کا کزن ہے یہ عمران صاحب نے دبے دبے غصے میں شاہ میر سے کہا تو اس نے ان سے زیادہ خونخوار نظروں سے فارس کو دیکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

آؤ اچھا سالا جی آئیں ہیں السلام و علیکم سالا جی شاہ میر نے دانت پیس کر فارس سے کہا تو

اس نے چونک کر ایسے دیکھا جیسے اسے شاہ میر کے آنے کا پتا ہی نا چلا ہو

جبکہ شاہ میر کے سالا کہنے پر اس نے دل میں اسے دو سو گالیوں سے نوازا

و علیکم السلام فارس نے بھی دانت پیستے جواب دیا

جبکہ دیا مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جس پر شاہ میر کی گرفت اس کی کمر پر مضبوط سے مضبوط ہوتی گئی

دیا کو شاہ میر کی انگلیاں اپنی جلد میں دھنستی محسوس ہو رہی تھی

بے بی گرل بتایا اپنے بھائی کو کہ یہ ماموں بننے والا ہے شاہ میر نے آنکھوں میں دنیا جہان کی محبت سمیٹ کر کہا تو دیا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا

عمران صاحب کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کا بھتیجا اس وقت جل بھن رہا ہے تو انہوں نے تاسف سے سر جھٹکا

تمہارے آنے سے پہلے کافی تفصیل سے ہماری باتیں ہو گئی ہیں لیکن تمہیں کافی دیر ہو گئی انہوں نے بھی جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا

تو شاہ میر نے اپنی انگلیوں پر اتنا دباؤ بڑھایا تو دیا نے بامشکل پانی چیخ روکی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

چچی میں اپنی بیگم کے ساتھ لانگ ڈرائیو پہ جارہاہوں واپسی تھوڑی لیٹ ہو گی شاہ میر نے ندا بیگم کو دیکھ کر کہا

ہاں بیٹا اور دیا کو کچھ راستے میں کھلا بھی دینا یہ کھانا دیکھ کر اس کی طبیعت خراب ہو رہی تھی کچھ کھایا ہی نہیں

ندا بیگم کی بات پر شاہ میر نے سر ہلایا اور دیا کو ایسے ہی اپنی گرفت میں لیے باہر کی جانب قدم بڑھائے

\----------

دیا کو گاڑی میں آرام سے بٹھا کر وہ اپنی سائیڈ پر آیا جبکہ دیا کو امید تھی کہ ہ ہمیشہ کی طرح اسے پٹکنے کے انداز میں بٹھائے گا لیکن اس کی ناراضگی میں بھی اپنی فکر کرتے دیکھ کر لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

جبکہ اب شاہ میر تم فن کرتا اپنا سائیڈ پر آیا اور زن سے گاڑی وہاں سے نکالتا چلا گیا

جبکہ غصہ ضبط کرنے کہ چکر میں چہرا سرخ ہوئے جارہا تھا

دیا نے اپنے خشک ہوتے ہونٹ تر کر کہ اس کی جانب دیکھا

مجھے لگا تم مجھے ڈانٹوں گے

دیا کہ بات پر شاہ میر نے ایک ہی جھٹکے میں گاڑی روکی اور تن فن کرتا اس کی سائیڈ آکر اسے بازو سے پکڑ کر باہر نکال کر دروازا اتنی زور سے بند کیا کہ دیا کو اپنے کان کے پردے پھٹتے محسوس ہوئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر نے دیا کو گاڑی کے دروازے سے پن کر کے اس کے دونوں اطراف میں اپنے ہاتھ رکھ دیے

مجھے ہر اس شخص سے پرو بلم ہے جو تمہارے قریب آنے تم سے باتیں کرنے کی کوشش کرے گا

یہ حق صرف اور صرف میرا ہے اور اپنا حق میں کسی کو نہیں دیتا

لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں بلاوجہ کسی تھرڈ پرسن کی وجہ سے اپنی بیوی کو کسی کے بھی سامنے ذلیل کر دوں شاہ میر نے سرد آواز میں کہا تو دیا کو اپنا رویہ یاد کر کہ شرمندگی محسوس ہوئی

آنکھیں پل میں نم ہوئی تو شاہ میر نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا اور پھر ہمیشہ کی طرح دیا کو سمجھنے کا موقع دیا بغیر اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

اپنی سانسوں کو دیا کہ سانسوں میں الجھا کر ہمیشہ کی طرح اسے بے بس کر دیا

شاہ میر کی بڑھتی شدت پر دیا نے پیٹھ سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ لیا دیا کے عمل پر شاہ میر نے اسے شدت سے اپنے سینے میں بھینچ لیا

دیا کہ قربت میں ہمیشہ کی طرح وہ ساری دنیا بھول جاتا تھا جیسے اب وہ یہ تک بھول چکا تھا وہ صبح سے اس سے بہت ناراض تھا دیا نے اسے کتنی تکلیف پہنچائی اگر کچھ یاد ہوتا تھا تو وہ اس کا بے پناہ عشق جو اس کے سر چڑھ کر بولتا تھا

جو اس کی ناراضگی اور ہر تکلیف سے بڑھ کر تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنی شرٹ پر کھیچاؤ محسوس کر کے اپنے لب آہستہ سے دیا کے لبوں سے جدا کیے جس پر اس نے ہانپتے ہوئے اپنے سر شاہ میر کے سینے سے ٹکا دیا

دیا کو گہرے سانس بھرتے دیکھ کر شاہ میر نے اس کی پیٹھ سہلائی جبکہ ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی

دیا نے ایک دم سے شاہ میر کو پیچھے کر کہ اس کہ سینے پر مکہ برسانہ شروع کر دیے

تم میر تمہیں ذرا میری طبیعت کا احساس نہیں دیا نے روہانسی آواز میں کہا تو شاہ میر نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ تھام کر گاڑی سے لگا دیے

جیسے تمہیں میرے دل کا احساس نہیں کہ کتنا تڑپا ہے اتنے دن سے تمہاری قربت کے لیے دیا کی گردن میں منہ چھپا کر اس کی خوشبو کو محسوس کرتے ہوئے کہا تو دیا گردن تک سرخ پر گئی

جبکہ شاہ میر بے خود ہوتا دیا کی گردن پر جا بجا اپنے جنون کی داستان رقم کرنے لگا

مم۔میر ہم روڈ پر ہیں دیا نے شاہ میر کی بڑھتی بے باکیوں پر منمنا کر کہا تو شاہ میر نے اپنی سرخ ہوتی آنکھیں اٹھا کر دیا کی آنکھوں میں دیکھا

آج تو فرار ناممکن ہے بے بی گرل بیٹ اس سے پہلے میرے اس بے بی کی بھوک کا انتظام کرتے ہیں دیا کے پیٹ کو ہلکے سے اپنے ہونٹوں سے چھو کر کہا تو دیا کو شرم سے اپنا سر اٹھانا محال لگا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ شاہ میر نے مسکراتے ہوئے اسے گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا اور دیا کہ طرف دیکھا جو اپنے لب کچلتی باہر دیکھ رہی تھی

شاہ میر نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما اور گاڑی سٹارٹ کر دی

صاحب جی وہ بیگم صاحبہ کی صبح سے طبیعت خراب ہے ابھی بھی وہ کمرے میں رو رہی ہیں میں نے ڈاکٹر کو بلانے کا کہا لیکن وہ مانی نہیں رضا کو ملازمہ نے بتایا جو ابھی گھر آیا تھا

کیا مطلب طبعیت خراب تھی اور ڈاکٹر کو نہیں بلایا فوراً سے ڈاکٹر کو کال کر کے بلائیں اور کچھ کھایا ہے فجر نے

نہیں صاحب جی میں نے ابھی ملازمہ بات پوری کرتی کہ رضا سخت لہجے میں بولا حد کرتی ہیں آپ صبح سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ڈاکٹر کو نہیں بلایا تو کھانا تو کھلا سکتی تھی آپ رضا نے ملازمہ کی بات کاٹ کر جھنجھلا کر کہا

اسے خود پر جی بھر کر غصہ آیا لیکن وہ خود بھی مجبور تھا جانتا تھا اسے ٹائم نہیں دے پاتا لیکن یہ مشن بہت امپورٹنٹ تھا

اب بس دو دن رہ گئے تھے پھر ان کا یہ مشن ختم ہو جانا تھا فجر کی ناراضگی اور اس کی فکر تھی لیکن اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو گھپ اَندھیرے میں فجر کی سسکیاں سنائی دی تو رضا کو لگا کسی نے اس کا دل مٹھی میں بند کر دیا ہو فوراً سے ساری لائٹس اون کی اور نظر فجر کی تلاش میں دوڑائی

جو اسے واشروم کے باہر منی کاؤچ رکھے اسے پر اوندھے منہ لیٹی نظر آئی تو رضا کی جان لبوں پر آگئی ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچ کر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لایا رضا کے اٹھانے پر فجر کی سسکیوں میں اضافہ ہو گیا

فجر میری چڑیا کیا ہوا درد ہو رہا ہے کیا اپنے ہاتھوں سے اس کے بال چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے پوچھا آنکھوں کے پپوٹے رو رو کر سوجھ چکے تھے چہرہ درد برداشت کرنے یا رو رو کر سرخ ہوا پڑا تھا جیسے ابھی خون چھلک پڑے گا

فجر کی ایسی حالت دیکھ کر رضا کو اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا

رضا کے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے ہٹا کر تکیے میں میں چھپا کر سسکنا شروع کر دیا تو رضا نے بے بسی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا

تت۔۔تم وو۔ہی۔۔جج۔جا۔۔ؤ۔۔جج۔۔ہاں۔۔رات۔۔سس۔سے تھ۔۔ے سسکیوں میں بامشکل اپنی بات پوری کرتے ہوئے کہا تو رضا نے ایک ہی جھٹکے میں فجر کو سیدھے کر کہ اپنے سینے میں بھینچ لیا

ایم سوری میری جان ایم رئیلی سوری آئندہ ایسا نہیں ہو گا میں کبھی اپنی چڑیا کو ایسے نہیں چھوڑ کر جاؤ گا فجر کو مسلسل خود میں بھینچتے ہوئے کہا تو فجر نے رضا کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ لیا

جبکہ رضا نے آہستہ آہستہ پیٹھ سہلا کر اسے نارمل کرنا چاہا جب رضا کو لگا اب وہ پہلے سے بہتر ہے تو آرام سے اپنے سامنے کیا

سوجھی ہوئی آنکھوں کو اپنے لبوں سے چھوا کیا ہوا ہے فجر کہاں درد ہے مجھے بتاؤ دیکھو تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے تکلیف ہو رہی ہے فجر کا چہرا اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس کی سوجھی ہوئی آنکھوں کو اپنے انگھوٹھے کے پوروں سے سہلاتے ہوئے فکر مندی سے استفسار کیا

تو فجر نے رضا کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر اپنا سر اس کے سینے میں چھپا لیا

مجھے رات سے بہت وومٹ ہو رہی ہے رضا میں تھک گئی تھی واشروم جا جا کر اسی لیے میں کاؤچ واشروم کے پاس کھینچ لیا رضا کی شرٹ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا تو رضا نے اپنے لب ہولے سے اس کے بالوں سے مس کیے

تو ڈاکٹر کو کیوں نہیں بلانے دیا رضا نے خفگی سے کہا تو فجر نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مجھے ڈاکٹر کو نہیں بتانا آتا ناوہ پہلے میں کبھی بیمار نہیں ہوئی اگر ہوتی بھی تھی تو مما ہی بتاتی تھی مجھے کیا پرابلم ہے مجھے شرم آتی ہے اپنی ناک رضا کی شرٹ سے صاف کرتے ہوئے کہا تو رضا اس کے ریزن پر دل میں عش عش کر اٹھا

مطلب ڈاکٹر کو بتاتے ہوئے شرم آتی ہے خود کی چاہے جان چلی جائے رضا نے اپنی عقل مند بیوی کی باتوں پر افسوس سے سر ہلایا

تمہاری شرم کے چکر میں میرا چاہے نقصان ہو جاتا رضا نے فجر کا چہرا سامنے کرتے ہوئے کہا تو اس نے منہ پھیر لیا

اتنی نقصان کی فکر ہوتی ہے تو ہر روز رات کو کیوں چھوڑ کر چلے جاتے ہو فجر نے منہ بنا کر کہا تو رضا کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

تو میری چڑیا کو کیا پرابلم ہے رات کا ادھورا چھوڑا کام صبح آکر پورا تو کرتا ہوں نا رضا کہ زو معنی بات پر فجر نے سٹپٹا کر اس کی طرف دیکھا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

فجر نے نظریں پھیرنی چاہی تو رضا نے گرفت مضبوط کر دی جس سے فجر اپنے چہرے کو حرکت نہیں دے سکے جس پر اس نے اپنی نظریں جھکا دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میر اتوارادہ تھاگھر جا کر اپنی ساری تھکن اپنی چڑیا پر اتار دوں اور پھر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اس کی قربت میں میٹھی نیند سو جاؤں رضا نے جھک کر فجر کے کان میں سر گوشی کی تو اسے اپنے جسم میں سنسناہٹ محسوس ہوئی دل اتنی زور سے دھڑکنا شروع ہوا کہ فجر کو لگا کہ رضا با آسانی اس کی دھڑکنوں کے شور کو سن سکتا ہے

ابھی رضا جھک کر کوئی گستاخی کرتا کہ کمرے کا دروازا ناک ہوا تو رضا نے ایک نظر فجر کے چہرے کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے کانپنے میں مصروف تھی ہستے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر دروازے تک گیا اور دروازا کھولا تو سامنے ڈاکٹر تھی

ڈاکٹر کو اندر آنے کا راستہ دیا تو وہ مشترکہ سلام کر کے اندر داخل ہوئی

آپ باہر چلے جائیں مجھے اکیلے میں ان کا چیک اپ کرنا ہو گا ڈاکٹر نے پلٹ کر کہا تو

رضا نے ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی اور سنجیدہ آواز میں گویا ہوا

لیکن ڈاکٹر میری بیوی کو اپنی پرابلم بتاتے ہوئے شرم آتی ہے میں چلا گیا تو کون بتائے گا فجر کو نظروں کے حصار میں رکھ کر کہا تو فجر کان کی لو تک سرخ پر گئی

اور با مشکل نظریں اٹھا کر رضا کو گھورنے کی کوشش کی

میں جاتا ہوں لیکن مسئلہ بتادوں میری بیگم کو رات سے وومٹ ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے کاؤچ واشروم کے پاس سیٹ کر لیا کیونکہ یہ تھک گئی تھی باقی آپ خود دیکھ لیں رضا مسکراتے ہوئے کمرے کا دروازا بند کر گیا جبکہ فجر نے دانت پیس کر اس کی پشت کو دیکھا

\----------

وہ بے چینی سے ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا کتنی دیر ہو گئی تھی دو بار تو دروازا بھی ناک کر چکا تھا جس پر ڈاکٹر نے ویٹ کرنے کو کہا تھا

ایک تو نیند سے برا حال تھا پھر فجر کی فکر ابھی تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ کب پھر جانا پڑ جائے اسی لیے وہ یہ وقت فجر کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا

ابھی وہ دوبارا سے پھر دستک دیتا کہ ڈاکٹر مسکراتی ہوئی دروازا کھول کر باہر آئی تو رضا جلدی سے ان کی طرف لپکا

سب ٹھیک تو ہے نا ڈاکٹر طبعیت زیادہ تو خراب نہیں ہوئی رضا نے ایک ہی سانس میں فکر میں استفسار کیا تو ڈاکٹر مسکرا جی

جی ایوری تھنگ از اوکے

آپ کے لیے خوشخبری ہے یور وائف از پریگننٹ ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا تو رضا کا حیرت سے منہ کھل گیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور آنکھیں پھاڑے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا جو اب اپنا بیگ لے کر باہر کی جانب چلی گئی

جبکہ رضا ابھی بھی وہی بے یقینی کی کیفیت میں کھڑا ہوا تھا ایک دم سے ہوش میں آکر کمرے کی طرف دوڑ لگائی

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو فجر نے شرما کر اپنا چہرہ بلینکٹ میں چھپا لیا جس پر رضا کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آئی دروازا لاک کر کہ جیسا ہی مڑا تو کسی نے دروازے ناک کیا تو رضا کو جی بھر کر کوفت ہوئی

کیا مصیبت ہے کھا جانے والے انداز میں دروازا کھول کر بولا تو سامنے ملازمہ ہاتھ میں سوپ لیے کھڑی تھی اپنے لہجے پر افسوس ہوا تو معذرت کر کے سوپ پکڑ کر دروازا بند کیا

یہ سوپ رکھ کر جا رہا ہوں میرے فریش ہونے تک جتنا شرمانا ہے شرما لو اپنے لب دانتوں میں دبا کر فجر سے کہا جو خود کو مکمل طور پر بلینکٹ میں چھپا چکی تھی

رضا مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے لے کر واشروم میں چلا گیا تو فجر نے جلدی سے بلینکٹ اتار کر سوپ پیا اور پھر اس میں گھس گئی

\----------

وہ جیسے ہی باہر آیا تو نظر فجر پر گئی جو اب بھی ویسے ہی لیٹی ہوئی تھی

اپنے بیگ کے پاس جا کر اس میں سے ایک کالے رنگ کی گھٹلی نکالی

لائٹ اوف کر کے فجر کے پاس بستر پر نیم دراز ہو گیا سائیڈ لیمپ اون کر کہ اس گھٹلی کو کھولا جس میں ایک بہت پیارا بٹر فلائے شیپ میں ڈائمنڈ کا پینڈیٹ تھا جس پر لائٹ گرین کلر کے نگ لگے ہوئے تھے رضا نے ہاتھ بڑھا کر بلینکٹ اٹھانا چاہا لیکن فجر بلینکٹ کو چاروں اطراف سے خود کے نیچے کیے ہوئے تھی رضا نے گھور کر فجر کو دیکھا

اور پھر ایک ہاتھ اوپر سے گزار کر بیڈ کے دوسری طرف رکھا تا کہ فجر گرے نا اور اپنی طرف سے بلینکٹ کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر کھینچا تو بلینکٹ ایک طرف سے نکل گیا تو رضا ایک دم سے اس میں گھس گیا جس پر فجر نے ہڑبڑا کر باہر نکلنا چاہا لیکن رضا نے اسے اپنے بازوؤں میں دبوچ لیا

فجر کی مزاحمت کو نظر انداز کر کہ اس کے گلے میں پینڈیٹ پہنا دیا یہ جب میں کشمیر گیا تھا ایک مشن کے لیے وہاں کے سردار نے مجھے اور شاہ میر کو یہ گفٹ دیا تھا بٹر فلائی کو دیکھ کر مجھے میری چڑیا یاد آئی تب سے تمہارے لیے سنبھال کر رکھا تھا لیکن تمہیں دینے کا ٹائم ہی نہیں مل سکا

لیکن مجھے لگتا ہے اس سے بہتر کوئی دن نہیں ہو سکتا مجھے اتنی بڑی خوشی دینے کے لیے شکریہ میری جان فجر کے چہرے پر جھکتے ہوئے رضا نے سرگوشی میں کہا تو فجر کو رضا کی گرم سانسوں سے اپنا چہرا جھلستا ہوا محسوس ہوا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جیسے ہی فجر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا چاہا تو رضا کو شرٹ لیس محسوس کر کہ فجر کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے

رضا میرا دم گھٹ رہا ہے اس ہٹاؤ اپنی زبان تر کر کہ کہا تو رضا نے اپنے اور فجر کے چہرے سے بلینکٹ ہٹا دیا

جب فجر نے گہرے سانس بھر کر فضا کے سپرد کر کہ آنکھیں کھولیں تو نظریں سیدھا رضا کی لائٹ براؤن آنکھوں سے ٹکرائی

جو آنکھوں میں خمار لیے ہونٹوں پر شوخ مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

فجر نے سٹپٹا کر نظریں پھیریں تو رضا نے جھک کر فجر کی گال پر اپنے دانت گاڑے جس پر فجر نے کراہ کر رضا کو دور کرنا چاہا تو اس نے دوسری گال پر بھی یہی عمل کیا تو فجر نے دانت پیس کر اسے گھورا

رضا تم پٹ جاؤ گے میرے ہاتھوں رضا کے بال مٹھی میں بھر کر کہا تو فضا میں رضا کا جاندار قہقہہ گونجا ساتھ ہی ایک آنسو گال پر بہہ نکلا تو فجر نے حیرت سے رضا کہ طرف دیکھا

جب کہ رضا اب خاموش نظروں سے فجر کو دیکھ رہا تھا رضا کے ایسے دیکھنے پر فجر نے اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں بھر لیا

میرا بچپن بہت ادھورا گزرا ہے فجر ماما بابا ایسے ہی مہینوں گھر سے غائب رہتے تھے میرے پاس کوئی نہیں ہوتا تھا بس شاہ میر تھا جو اپنا تھا

لیکن میں اپنے بچوں کو ایسا بچپن نہیں دوں گا مجھ سے وعدہ کرو فجر میں رہوں یا نا رہو تم اپنا آپ پیسے کمانے پر ضائع نہیں کرو گی میری اولاد کو اپنا وقت بھی دو گی رضا کی سنجیدہ آواز پر فجر نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا

رضا ابھی فجر کچھ کہتی کہ رضا نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

ہششش میں اس خوشی کو تمہارے ساتھ محسوس کرنا چاہتا ہوں انگلی ہونٹوں سے ہوتے ہوئے فجر کی پیٹ پر آ کر رکی تو فجر نے شرم سے آنکھیں بند کر لی جبکہ سنجیدگی کی جگہ اب شوخی تھی جو رضا کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہی تھی

فجر کے پیٹ کو اپنے ہاتھ سے چھو کر اس احساس کو محسوس کرنا چاہا تو ایک خوبصورت مسکراہٹ رضا کہ ہونٹوں پر جبکہ فجر رضا کے اس عمل پر سمٹنے پر مجبور ہو گئی

فجر کا چہرا ہاتھوں میں تھام کر پوری شدت سے رضا اس کے ہونٹوں پر جھک آیا اور قطرہ قطرہ کر کہ فجر کی سانسوں کو خود میں اتارنے لگا

فجر کے ناخنوں کا تشدد اپنی پیٹھ پر محسوس کر کہ رضا کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ایک خوبصورت رات نے اپنے پر پھیلا کر انہیں اپنی آغوش میں لے لیا جس میں گزرتی رات کے ساتھ رضا کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا

\----------

شاہ میر کی صبح آنکھ کھلی تو نظر اپنے سینے پر سر رکھے سوئی ہوئی دیا پر گئی جو اپنا حصار شاہ میر کے گرد باندھ کر سو رہی تھی جیسے وہ کہی چلا جائے گا

یہ حرکت وہ تب سے کر رہی تھی جب شاہ میر روز رات کو بنا بتائے چلا جاتا تھا اپنی بیوی کی معصوم حرکت پر شاہ میر نے مسکرا کر اس کے بال چہرے سے ہٹائے

دیا کو اپنے بازو پر منتقل کر کہ خود اس کے اوپر جھک آیا تو نظر ڈیپ گلا ہونے کہ وجہ سے دیا کی گردن پر گئی جس پر شاہ میر کی جنونیت کے نشان واضح تھے

اپنے دیے گئے نشانوں پر لب رکھ دیے تو شاہ میر کو اپنا آپ بہکتا ہوا محسوس ہوا جس کا ارادہ تھوڑا سا تنگ کر کہ پیچھے ہونے کا تھا اب خود پر اختیار کھوتا اپنی شدتوں میں اضافہ کرنے لگا

اپنے گردن پر چبھن اور جلن محسوس کر کہ دیا نے موندی موندی آنکھیں کھولیں تو تھوڑی دیر تو اسے سچویشن سمجھنے میں لگ گئی

خود پر جھکے شاہ میر کو دیکھ کر نیند بھک سے اڑی تو دیا نے اسے پیچھے کرنا چاہا جس پر شاہ میر نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں قید کر لیے

شاہ میر کی بیرڈ کی چھبن کو اپنی گردن پر محسوس کر کہ دیا نے اپنے لب دانتوں تلے دبا لیے

میر اپنی بھاری ہوتی سانسوں سے شاہ میر کو پکارا تو شاہ میر نے سر اٹھا کر دیا کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں نیند کا خمار لیے اسے دیکھ رہی تھی

دیا کی آنکھیں رت جگے کی کہانی بتا رہی تھی ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو شاہ میر نے اسے اپنی جان لیوا قربت سے رہائی دی تھی جب نڈھال ہو کر وہ اس کی بانہوں میں سمٹ کر سوئی تھی

دیا کی آنکھوں میں دیکھ کر شاہ میر کو اس کی حالت پر ترس آیا تو جھک کر اس کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑا کچھ نہیں کر رہا میں بے بی گرل سو جاؤ میں کام سے جا رہا ہوں جلد لوٹ آؤ گا دیا کے چہرے پر اپنے جھلساتی سانسوں کے ساتھ جھک کر کہا تو دیا نے اپنا سانس تک روک لیا

ہر گزرتے دن کے ساتھ شاہ میر کی محبت اور اس کی شدتوں میں اضافہ ہی ہوا تھا دیا کو اپنا آپ فضاؤں میں محسوس ہوتا تھا شاہ میر نے تو اسے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھ لیا تھا

لیکن جب اپنی منمانیوں پر اتر تا تھا تب دیا کی کوئی مزاحمت کام نہیں آتی تھی اور پھر وہ اپنے ساتھ دیا کو بھی خود میں گم کر لیتا تھا جیسے ابھی وہ اس کے اوپر جھکا اس کے چہرے کہ ہر نقش ہر اپنی شدت نچھاور کر رہا تھا

اپنا لمس دیا کے ہونٹوں پر چھوڑ کر اس پر مسکراتی نظر ڈال کر شاہ میر بستر سے اترا تو دیا کی نظر جیسے ہی اس کی پیٹھ پر گئی تو اپنی ناخنوں کی وجہ سے پیٹھ پر آئی خراشوں کو دیکھ کر شرمندگی سے اپنے لب دبا لیے اپنی پیٹھ پر دیا کی نظریں محسوس کر کہ جیسے ہی شاہ میر نے آئینے میں دیکھا تو دیا کی محویت دیکھ کر مسکراہٹ ہونٹوں پر آئی جسے چھپاتے ہوئے واشروم میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد شاہ میر فریش ہو کر باہر آیا تو دیا پھر سے سو چکی تھی

ایک تو اس کی نیند پہلے ہی بہت پکی تھی اور اس کنڈیشن میں وہ ہر جگہ سوتی ہوئی ملتی تھی

شاہ میر نے میڈیکل باکس میں سے ایک ٹیوب نکالی اور دیا کے پاس آکر بیٹھ گیا

بے بی گرل بالوں میں ہاتھ پھیر کر دیا کو جگایا تو اسنے نیند سے بھری آنکھیں کھول کر شاہ میر کو دیکھا تو شاہ میر نے ٹیوب آگے کر دی

جس پر دیا نے ناسمجھی سے ایک نظر ٹیوب اور پھر شاہ میر کو دیکھا

تم نے سارا دن اپنے تشدد کو یاد کر کہ پریشان ہونا تھا ساتھ میری بے بی کو بھی کرنا تھا اسی لیے یہ لگا دو تاکہ تم بھی ٹینشن فری رہو اور میرا لٹل بے بی شاہ میر نے مسکرا کر بتایا تو دیا خجل سی ہوتی اٹھ کر بیٹھ گئی شاہ میر رخ بدل کر بیٹھ گیا دیا کی نرم گرم لمس پر اپنی روح تک اترتے سکون کو محسوس کر کہ آنکھیں بند کر لی

تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھولیں اور پلٹ کر دیکھا کہ بیگم صاحبہ ٹیوب لگا کر پھر سے بستر میں گھس کر نیند پوری کرنے میں مصروف ہو گئی تھی

\----------

شاہ میر نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا اور تیار ہونے چلا گیا

جیسے ہی وہ باہر آیا تو چاچا چچی بھی نہیں اٹھے تھے دیا کی نیند نے ان کی بھی روٹین خراب کی ہوئی تھی جب شاہ میر رات کو گھر نہیں ہوتا تو دیا میڈم سارا دن سو کر رات کو ان کے پاس بیٹھ جاتی جس پر انہوں نے بھی یہی حل نکالا جب دیا سوتی وہ بھی سو جاتے اور جب اٹھتی وہ بھی اسی ٹائم اٹھ جاتے شاہ میر سر جھٹک کر لان کی پچھلی سائیڈ آیا اور کیبل کی وائر کو کاٹ دیا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا آج رات تک آنے والی کوئی بھی نیوز دیا دیکھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ کیبل کیوں نہیں آرہی دیا ندا بیگم اور عمران صاحب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے تھے جب عمران صاحب نے جھنجھلا کر کہا

بابا کوئی اور چینل لگا کر دیکھے شاید آجائے دیا نے پھل کھاتے ہوئے سر اٹھا کر ان سے کہا تو انہوں نے مایوسی سے سر ہلایا

کوئی بھی چینل نہیں آرہا بیٹا

پہلے تو وہ سارا دن نیوز دیکھتے تھے اور ندا بیگم کو بھی مجبوری میں دیکھنی پڑتی تھی جب کہ دیا کہ آنے سے وہ اس کے ساتھ ڈرامہ دیکھتی تو ان دونوں کو دیکھ کر عمران صاحب کو بھی عادت ہر گئی

اب شاہ میر شام میں کسی وقت گھر ہوتا تو وہ تینوں کھانا پینا چھوڑ کر آٹھ بجے پورے ٹائم پر ٹی وہ کے آگے بیٹھ جاتے

پہلے ڈنر اٹھ بجے کھاتے تھے سب لیکن اب ڈرامہ کی وجہ سے کبھی رات دس کبھی شام چھ بجے ہو کھانا پڑتا تھا

شاہ میر ان تینوں کی اس حرکت پر خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتا عمران صاحب کی بات ہوتی تو وہ انہیں کچھ کہہ بھی دیتا اب چچی اور اپنی بیوی کو کیا کہتا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اتنی بار اس نالائق سے کہا ہے کہ انٹرنیٹ سے کنیکٹ کروادے لیکن نہیں اب مجھے لگتا ہے پیچھے سے کوئی مسئلہ ہو گیا ہو گا میں ذرا دیکھ کر آتا ہوں ناٹھیک ہوا تو کال کرتا ہوں آکر ریموٹ وہی رکھ کر وہ باہر آئے

تو دیکھا کہ وائر کو بیچ میں سے کاٹا ہوا تھا انہیں جی بھر کر شاہ میر پہ تاؤ آیا

دیا بیٹا اون کر کہ دیکھو کہ ٹھیک ہوئی کہ نہیں انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا تو دیا نے جلدی سے ایل ای ڈی اون کی تو کی کیبل آرہی تھی

جی بابا ٹھیک ہو گئی دیا نے کہا تو وہ اندر آئے

دیکھا اپنے بیٹے کر کر توت اب اسے نالائق گدھے کو میرا ٹی وی دیکھنا اتنا برا لگتا ہے کہ وائر کاٹ کر چلا گیا وہ غصے سے بولے

تو آپ نے بھی تو عورتوں والے شوق ڈال لیے ہیں ندا بیگم نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ان کی بات ہوا میں اڑائی تو وہ بس اپنی بیگم کو دیکھتے رہ گئے

انہوں نے نیوز چینل لگایا اور نیوز سننے لگے

جیسا کہ ناظرین آپ لوگ دیکھ رہے ہیں اس جگہ پہ آرمی آپریشن ہوا ہے جس کہ مطابق یہ بات منظر عام پر آرہی ہے کہ اے ایس پی حماد کے کیس میں کیپٹن شاہ میر شاہ کام کر رہے تھے

بتایا جارہا ہے کہ کیس اسمگلنگ کا تھا جس میں بچے لڑکیاں ڈرگز اور ہتھیار وغیرہ تھے

شاہ میر کے نام پر دیا اپنی جگہ سے ایک دم سے کھڑی ہوئی جبکہ عمران صاحب اور ندا بیگم بھی حیرانگی سے نیوز دیکھ رہی تھے

ہمیشہ کی طرح آج بھی بزنس کے نام پر یہ کاروبار کیا جارہا تھا جس سے پردہ اٹھ چکا ہے اور کیپٹن شاہ میر شاہ نے بہت بہادری سے اس کاروبار کے سب سربراہوں کو جہنم واصل کر دیا ہے اور وہ خود بھی اس دوران کافی زخمی ہوئے ہیں

عمران صاحب اور ندا بیگم حیرانگی سے خبریں سن رہے تھے چونکے تو تب جب دیا زمین بوس ہو گئی وہ دونوں ہڑبڑا کر اس کی طرف بڑھے

اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی جب دیا کو ہوش نا آیا تو وہ جلدی سے اسے لیے ہسپتال روانہ ہوئے

\----------

وہ اتفاق سے اسی ہسپتال آئے جس میں شاہ میر اور اس کی ٹیم کے زخمی لوگ تھے

پولیس اور میڈیا کا کافی رش تھا اتفاق سے رضا باہر ہی تھا جیسے ہی اس کی نظر عمران صاحب پر پڑی وہ جلدی سے ان تک پہنچا تو وہاں دیا کو بیہوش دیکھ اس نے جلدی سے اسٹیر چر منگوایا اور رش کو ہٹا کر اندر کے لے کر گئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو ڈائریکٹ آئی سی یو میں لے گئے جبکہ ندا بیگم باہر بیٹھ کر دعائیں کرنا شروع ہو گئی

شاہ میر ٹھیک تو ہے نا بیٹا عمران صاحب نے فکر مندی سے استفسار کیا

جی انکل وہ تو بالکل ٹھیک ہے بس تھوڑی بہت چوٹیں ہیں باقی الحمدللہ سب ٹھیک ہیں رضا نے انہیں تسلی دی

رضا آرمی یونیفارم میں جس پر جگہ جگہ خون کے نشان لگے ہوئے تھے سرخ انگارا آنکھیں لیے ماتھے پر براؤن بال بکھرے ہوئے اپنی بھرپور مردانہ وجاہت سے وہاں سے گزرے لوگوں کو پلٹ کر دیکھنے پر مجبور کر رہا تھا سفید رنگت غصے اور ٹینشن کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی

غصہ کی وجہ وہاں کی نرسیں تھی جنہیں ایسی سچویشن میں بھی تاڑنے سے فرصت نہیں مل رہی تھی

ابھی وہ عمران صاحب سے باتوں میں مصروف تھا کہ ڈاکٹر باہر آئی

آپ کی پیشنٹ کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اگلے بارہ گھنٹوں تک انہیں ہوش نہیں آیا تو وہ کومہ میں بھی جا سکتی ہیں اور پھر شاید ان کے بچے کو بھی نا بچایا جا سکے کیونکہ فلحال تو بچہ محفوظ ہے ڈاکٹر اپنی بات کر کہ واپس چلی گئی جبکہ عمران صاحب سکتے کے عالم میں دروازے کو دیکھ رہے تھے

ابھی وہ لڑکھڑا کر گرتے کہ رضا نے انہیں تھام لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اسے پتا تھا کہ نیوز آئے گی اسی لیے وہ وائر کاٹ کر گیا تھا اب میں اسے کیا جواب دوں گا عمران صاحب کی بات پر رضا نے جبڑے بھینچ لیے انہیں وہاں بٹھایا

انکل انشاءاللہ کچھ نہیں ہو گا آپ دعا کریں سب ٹھیک ہو جائے گا عمران صاحب کو تسلی دے کر رضا نے اپنے قدم شاہ میر کے روم کی طرف کیے جہاں اس کا ٹریٹمنٹ ہو رہا تھا

\----------

رضا روم کا دروازا کھول کر داخل ہوا تو شاہ میر اپنی ڈرپ اتار رہا تھا رضا کے آنے پر نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور ڈرپ اتار کر کھڑا ہو گیا

یار کہاں بھی تھا زیادہ زخم نہیں ہیں ٹائم ویسٹ کیا میرا دل گھبرا رہا تھا عجیب بے چینی ہے آج میرا ارادہ وہاں سے سیدھا گھر جانے کا تھا تا کہ دیا کو بتا سکوں شاہ میر نے رضا کو دیکھ کر کہا تو وہ سنجیدہ نظروں سے شاہ میر کو ہی دیکھ رہا تھا رضا کہ ایسے دیکھنے پر شاہ میر نے آبرو آچکا کر اسے دیکھا

کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے رضا کے چہرے کو دائیں بائیں ہلا کر مذاق میں کہا تو رضا نے شاہ میر کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کیا

دیا آئی سی یو میں ہے نیوز دیکھ لی تھی اس نے نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے ہوش میں نا آئی تو کومہ میں جا سکتی ہے اور رضا نے سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور آخری بات پر لب بھینچ لیے

جبکہ شاہ میر سکتے کے عالم میں رضا کو دیکھ رہا تھا

شاید بے بی کو بھی بچایا نا جاسکے رضا نے رخ پھیرتے ہوئے کہا جبکہ شاہ میر کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی

ابھی تو اس نے اس خوشی کو ٹھیک سے محسوس ہی نہیں کیا تھا اور دیا وہ تو اس کا جنون تھی جینے کی وجہ کیسے جی سکتا تھا وہ اس کے بغیر

ہوش میں آتے شاہ میر نے آئی سی یو کی طرف دوڑ لگائی

وہ جیسے ہی آئی سی یو کے باہر پہنچا تو عمران صاحب اٹھ کر اس کے سامنے آئے

چچا میری دیا لال انگارا آنکھیں لیے بے بسی سے استفسار کیا تو انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں

شاہ میر اندر جانے لگا تو روم سے باہر آتے ڈاکٹر نے اسے روک دیا

دیکھیں آفیسر آپ اندر نہیں جاسکتے پیشنٹ کو جیسے ہی روم میں ابھی ڈاکٹر کچھ بولتا جب شاہ میر نے اسے کالر سے پکڑ کر کھینچا

جسٹ شیٹ اپ بیوی ہے میری ہوتے کون ہو روکنے والے اب اگر راستے میں آئے تو یہی زندہ دفنا دوں گا سرخ آنکھیں لیے وہ اتنی زور سے دھاڑا کہ پیچھے آتا رضا بھی ڈر کر اپنی جگہ رک گیا ڈاکٹر کو دھکا دے کر دروازا کھولتا وہ اندر داخل ہو گیا

جبکہ پیچھے آتے رضا نے ڈاکٹر کو اٹھا کر معزرت کی بس یہی کام رہ گیا ہے کبھی اس کے اوپر پہنچائیں لوگوں کو ٹھکانے لگاؤ اور کبھی زمین پہ گریں ہوئے کو اٹھاؤ رضا نے دل میں سوچ کر دانت پیسے

\----------

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تو دیا کو اس حالت میں دیکھ کر اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا بھاری قدموں سے اس تک پہنچا

اپنے ہاتھ سے دیا کے نقوش کو چھو کر اسے محسوس کرنا چاہا

میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہارے بھائی اور خود کو کچھ نہیں ہونے دوں گا میں نے وعدہ وفا کیا تو تم میرے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہو دیا تم نے کہا تھا تم اپنا اور ہمارے بچہ کا خیال رکھو گی تو پھر کیوں ہو یہاں اگر تمہیں یا بے بی کو کچھ بھی ہوا دیا تو میں تم سے کبھی بات نہیں کرو گا اپنا سر دیا کہ سر سے ٹکا کر کہا تو کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر دیا کے چہرے پر گرے

ڈیڑھ ماہ پہلے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کیپٹن ماہر نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا جس سے شاہ میر اندر داخل ہو رہا تھا

ایک نظر راشد کی لاش کو دیکھ کر سنجیدہ نظروں سے ماہر کو دیکھا جو اب اپنی چیئر پر جا کر بیٹھ رہا تھا اور شاہ میر کو بھی اشارے سے اپنے سامنے والی چیئر پر بیٹھنے کا کہا

اب وہ آمنے سامنے بیٹھے سنجیدہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

اے ایس پی کافی ایماندار بندہ ہے لیکن افسوس وہ مجھے تین سال پہلے نہیں مل سکا ورنہ میں اس دلدل میں نا پھنستا ماہر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا جب کہ شاہ میر بغور سنجیدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا

کچھ تو تم سن چکے ہو آگے کا بتاتا ہوں دھواں فضا کی سپرد کر کہ ماہر نے کہا تو شاہ میر نے سر ہلانے پر اکتفا کیا

مجھے صرف اتنا معلوم تھا کہ یہ لوگ ڈرگز اور ہتھیاروں کی اسمگلنگ کرتے ہیں اور دنیا کی نظر میں میرے پارٹنر ہیں

لیکن ایسا نہیں تھا ایک دن میں اس ڈیل کو ختم کرنے کے لیے یہاں بات کرنے آیا تو اتفاق سے میں نے ان کی باتیں سن لی جن میں کڈنیپ کی ہوئی لڑکیوں کو دبئی بھیجنا تھا

اور میں اس بات سے بھی واقف ہو گیا تھا کہ انہیں نیو اے ایس پی سے مسئلہ ہے میں نے ساری انفارمیشن اس تک پہنچادی جس پر انہیں کافی نقصان ہوا

اور پھر میں اس میں انوالو ہونے لگا مجھے لگا یہ سب جلد ختم ہو جائے گا

لیکن جیسے جیسے میں اس میں شامل ہو رہا تھا تو اس گینگ کو اتنی جگہ پھیلا ہوا دیکھ کر مجھے واپس نکلنا مشکل لگا

اپنے باس کا قتل کر کہ مجھے لگا اب آسانی سے نکل سکتا ہوں لیکن میں غلط تھا

میرے پاس ان لوگوں کے اتنے راز تھے کہ اگر میں یہاں سے نکل بھی جاتا تو یہ لوگ مجھے اور میری فیملی کو ختم کر دیتے اس لیے میں نے دیا کو پاکستان آنے سے روکا ہوا تھا

ماہر نے گہری سانس لے کر شاہ میر کو دیکھا

کرنل سے کیسے رابطہ ہوا شاہ میر نے ویسے ہی سنجیدہ نظروں سے پوچھا تو

اے ایس پی پر میری پوری نظر تھی جب تم کسی مشن پر گئے تو اس نے کرنل سے رابطہ کیا اور تمہیں اس مشن میں شامل کرنے کی پرمیشن مانگی وہاں سے ہی میں نے کرنل سے رابطہ کیا

پھر ہر انفارمیشن انہیں دیتا رہا اور پھر اس سب کو ختم کرنے کا پلین بنایا

اب بس ہم اختتام پر ہیں ماہر نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور مجھے لگا میں اس کیس کو لے کر چل رہا ہوں جبکہ میں تمہارے بنائے ہوئے پلین پر عمل کر رہا تھا شاہ میر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا تو ماہر نے مدھم سا قہقہہ لگایا

پلین کیا ہے شاہ میر نے پلٹ کر راشد کی لاش کو دیکھتے ہوئے پوچھا

تم مجھے اپنی حراست میں لو گے تاکہ جو سانپ بل میں چھپ کر بیٹھے ہیں وہ منظر عام پر آئیں وہ مجھے ہر حال میں ختم کرنے کے لیے آئیں گے کیونکہ میرے پاس جو ان کے راز ہیں انہیں بری طرح سے تباہ کر سکتے ہیں

اور پھر ان کو یہاں سے ختم کرنے کے بعد تم مجھے لوگوں کی نظروں میں ہلاک ظاہر کرو گے تاکہ بیرون ملک میں جتنے بھی اس گینگ سے منسلک لوگ ہیں وہ مجھے مرا ہوا سمجھ لیں تاکہ میں اس سب سے باہر نکل آؤ

باقی یہ کیس یہی ختم ہو جائے گا اور جو بیرون ملک تک گینگ ہیں اس پر کرنل اپنی ٹیم کے دوسرے لوگوں کو بھیجے گا ماہر نے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے شرباہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا جو اتنی دیر میں پتہ نہیں کتنی پھونک چکا تھا

شاہ میر کے گھورنے پر ماہر نے نظریں اٹھا کر دیکھا جو اسے گھورنے میں مصروف تھا شاہ میر کے گھورنے پر ماہر مسکرایا

محبوب پاس نا ہو تو اسی سے کام چلانا پر تا ہے ماہر نے آنکھ دبا کر کہا تو شاہ میر ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور دل میں اپنے سالے کو دو سو گالیوں سے نوازا

دو دن بعد میری بیگم کو مجھ سے ملانے لے آنا میری دوری اس سے برداشت نہیں ہو گی اور مجھے بھی چین نہیں آئے گا اور جب مجھے چین نہیں آئے گا تو تمہاری مدد نہیں کر سکو گا شاہ میر کو جاتے ہوئے دیکھ کر ماہر نے پیچھے سے ہانک لگائی تو اس نے شعلہ برساتی آنکھوں سے پلٹ کر ماہر کو دیکھا

\----------

آج وہ چار دن بعد منہا کو لے کر اپنی سیکرٹ جگہ پر آیا تھا جہاں ماہر موجود تھا

تم یہاں بیٹھو منہا میں آتا ہوں شاہ میر منہا کو صوفے پر بٹھا کر اندر گیا وہاں سے سیکرٹ ڈور کھول کر نیچے بنے تہہ خانے میں گیا

جہاں ماہر ایک آدمی کو مارنے میں مصروف تھا

شاہ میر کے آنے پر پلٹ کر دیکھا

یہ پاشا کا بندہ ہے اس کی انفارمیشن کے مطابق وہ کراچی میں چھپا بیٹھا ہے اور ہر حال میں پانچ دنوں تک لڑکیاں پہنچانی ہیں اب اس کا کوئید فائدہ نہیں زندہ ہونے کا تو شاہ میر کو پلٹ کر جواب دیتے ایک دم سے سیدھا ہو کر اس شخص کی گردن دبوچی اور ایک ہی جھٹکے میں اسے جہنم واصل کر دیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

دیا کو پتا لگ گیا کہ تم میرے پاس ہو اور وہ سمجھ رہی ہے کہ میں تمہیں مارنا چاہتا ہوں شاہ میر نے سرد آواز میں کہا تو ماہر نے حیرت سے پلٹ کر دیکھا

مطلب ماہر نے حیرت سے استفسار کیا تو شاہ میر نے اپنی اور اے ایس پی کی بات بتائی

یہ ضروری ہے شاہ میر اس اے ایس پی کے ٹھانے میں بہت دشمن ہے کوئی بھی مخبری کر سکتا ہے ابھی اے ایس پی کو اس میں شامل نہیں کر سکتے اس کے ساتھ ویسے ہی کام کرو جیسے سب جاننے سے پہلے کر رہے تھے ماہر نے اپنے ہاتھ واش کرتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر شاہ میر نے دانت پیسے

اور ہاں اپنی بیوی کو بھی خود سنبھالو میں کچھ نہیں کر سکتا ماہر نے کندھے آچکا کر کہا تو شاہ میر کا دل کیا منہا کو ابھی واپس چھوڑ آئے

اپنی بیوی کو سنبھال لوں گا تم اپنے والی کو سنبھالو جو باہر انتظار کر رہی ہے شاہ میر نے دانت پیس کر کہا تو ماہر نے خوشی اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت سے اس کی طرف دیکھا

منو آئی ہے اور تم میرا یہاں وقت برباد کر رہے ہو شاہ میر کو جواب دیتے وہ ماہر وہاں سے باہر کی جانب بڑھا

جبکہ شاہ میر دیا کو سوچتے ہوئے پریشان ہو گیا

ماہر جیسے ہی باہر آیا منہا صوفے پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھنے میں مصروف تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا کو دیکھ کر ماہر کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی

زندگی ماہر نے بوجھل آواز میں منہا کو پکارا تو منہا نے جھٹ سے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو ماہر اس کی طرف مسکراتے ہوئے آرہا تھا

اتنے دنوں بعد ماہر کو اپنے روبرو دیکھ کر منہا کی آنکھیں پل میں نم ہوئی

ابھی وہ اس کے پاس جا کر اسے بانہوں میں بڑھتا کہ شاہ میر کی آواز پر پلٹا

اے ایس پی کو انفارمیشن ملی ہے میں جارہا ہوں رات تک یا صبح تک آؤ گا پھر منہا کو گھر چھوڑ دوں گا شاہ میر نے بنار کے دروازے تک جاتے ہوئے کہا تو ماہر نے سمجھ کر سر ہلایا

اور اس سب کے دوران منہا سر جھکائے اپنے آنسو روکنے کی تگ و دو میں تھی جو لاکھ روکنے کے باوجود بھی رخسار پر بہہ نکلے تھے

منہا کے پاس آکر ماہر نے اس کے جھکے سر کو دیکھا

اور کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کر لیا منہا نے نظریں جھکائے اپنے دونوں ہاتھ ماہر کے سینے پر رکھ دیے

کچھ دیر ماہر اس کے بولنے کا انتظار کرتا رہا لیکن منہا کی مسلسل خاموشی پر اس کی تھوڑی کو دو انگلیوں کی مدد سے اوپر اٹھایا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

سفید چہرہ آنسوؤں سے تر تھا لمبی گھنی پلکیں جھکی ہوئی تھیں گلابی بھرے بھرے ہونٹوں کو سسکی روکنے کے لیے دانتوں میں دبایا ہوا تھا

ماہر نے جھک کر ان موتیوں کو اپنے ہونٹوں سے چن لیا جس پر منہا نے ماہر کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں دبوچ لی

اپنے چہرے پر جابجا ماہر کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کہ منہا کو اپنے پاؤں پر کھڑے رہنا محال ہو گیا تب اس نے ماہر کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا

منہا کا تیز دھڑکتا دل ماہر کو اپنے سینے میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا اور منہا کے بالوں کی دلکش خوشبو اپنے اعصابوں پر چھاتی محسوس ہو رہی تھی

منہا کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر کہ اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا

میں نے آپ کو بہت یاد کیا ماہر منہا نے بھاری ہوتی سانسوں کے ساتھ سرگوشی کی تو ماہر نے حیرت سے اپنے سینے سے لگے منہا کہ سر کو دیکھا

یہ شاید پہلی بار تھا جو منہا پہل کر رہی تھی اور بتا رہی تھی کہ اسنے یاد کیا ورنہ وہ کبھی ماہر کی باتوں کے جواب میں کہہ دیتی تھی ورنہ وہ سن لیتی تھی ماہر کے لیے یہی بہت ہوتا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے ہاتھ منہا کے چہرے اور گردن کے درمیان رکھتے ہوئے اسے سامنے کیا اور اپنی مخمور آنکھوں کو اس کی آنکھوں میں گاڑھ دیا

جبکہ منہا سے ان جزبے لٹاتی نظروں میں دیکھنا محال ہو گیا تو اس نے نظریں جھکا دی

منہا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسے اپنی بانہوں میں بھر کر وہاں شاہ میر کے دیے گئے روم میں لے گیا

جبکہ منہا اس اچانک افتاد پر ہونق بن کر ماہر کو اور کبھی کمرے کو دیکھ رہی تھی

جب ماہر نے پاؤں کی مدد سے دروازا بند کیا اور منہا کو لا کر بیڈ پر لٹایا اور خود جا کر دروازا لاک کرنے لگے

ماہر کے ارادے جان کر منہا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی ایک ہی جست میں بیڈ سے اتر کر وہ ماہر کے پیچھے آئی

ماہر دروازا کھولے مجھے جانا ہے منہا نے نظریں ملائیں بغیر کہا اور آگے بھر کر دروازا کھولنا چاہا تو ماہر نے پیچھے سے اسے اپنی گرفت میں لے لیا

کیوں جانا ہے میں یہاں ہوں تو تمہیں بھی یہی میرے پاس ہونا چاہیے اپنی دہکتی سانسیں منہا کی گردن پر چھوڑتے ہوئے کہا تو منہا کے جسم میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی منہا کو کپکپاتے محسوس کر کہ ماہر نے اپنی گرفت اور مضبوط کر دی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

نن۔ نہیں ماہر شاہ میر کیا سوچے گا منہا نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جس پر ماہر نے اسے خود میں بھینچ لیا

کچھ نہیں سوچے گا بلکہ تم یہ سوچوں کہا میں اس ہفتے میں تمہارے لیے کتنا تڑپا ہوں منہا کے بال گردن سے پیچھے کر کہ جابجا اپنا لمس چھوڑتے ہوئے کہا تو منہا اس حصار میں تڑپ کر رہ گئی

جب کوئی مزاحمت کام نا آئی تو اپنے ہاتھ ماہر کے ہاتھوں پر رکھ دیے

جس نے ایک جھٹکے میں منہا کو سیدھا کر کہ سامنے دیوار سے پن کر دیا

اور اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں قید کر کہ دیوار کے ساتھ لگا دیا

اپنا سر منہا کی سر کہ ساتھ ٹکا کر اس کو خوشبو میں گہری سانس بھری تو منہا شرم سے گردن تک سرخ پر گئی

میں نے تمہاری خوشبو کو بہت مس کیا جذبوں سے بہکی آواز میں سرگوشی کی تو منہا کو شرم سے نظریں اٹھانا محال ہو گیا

جبکہ ماہر اس کی خوشبو اور سانسوں کو خود میں انہیل کرنے میں مصروف تھا جب منہا نے اپنے نازک ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھ کر دور کرنا چاہا

کیونکہ ماہر کی گرم سانسوں سے اسے اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

ماہر کی جان لیوا قربت ہمیشہ اس کی جان لبوں پر لے آتی تھی

ماہر نے اپنی آنکھیں کھول کر منہا کو دیکھا جو ہولے ہولے کانپ رہی تھی نظر بھٹکتی ہوئی ہونٹوں پر جا ٹھہری جو اس وقت لائٹ براؤن کلر کی لپ اسٹک سے سجے ہوئے تھے

ایک ہاتھ منہا کی گردن میں ڈال کر دوسرا اس کی کمر میں ڈال کر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا اور اپنی سانسوں کو منہا کی سانسوں سے الجھا دیا

پوری شدت سے اپنی وارفتگیاں اس پر لٹانے لگا منہا نے خود سپردگی کے عالم میں اپنا حصار ماہر کے گرد باندھ دیا

\----------

سگریٹ کے دھوئیں کی وجہ سے منہا نے اپنی آنکھیں کھولی اور خود کو ماہر کے حصار میں پایا

جو بازو منہا کے گرد لپیٹے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ سلگا رہا تھا گود میں رکھے لیپ ٹاپ پر کچھ پڑھنے میں مصروف تھا پھر سگریٹ والے ہاتھ سے کچھ ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا

منہا نے بغور ماہر کے چہرے کی طرف دیکھا نیلی آنکھیں اس وقت خمار کی سرخی لیے ہوئیں تھی گلابی لب جن میں سے سگریٹ کا دھواں وہ فضا کے سپرد کر رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کسرتی جسم جس میں منہا کو اپنا آپ محفوظ محسوس ہوتا تھا اور جب وہ اس پر چھاتا تھا تب منہا کو اپنا اپنا اس کے وجود میں گم ہوتا محسوس ہوتا تھا

بے اختیاری میں منہا نے اپنے انگلی کو ماہر کے مسلز پر ٹریس کرنا شروع کیا

منہا کی اس حرکت پر ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی لیکن وہ اپنے ہی خیالوں میں گم کبھی انگلی کو اوپر گردن تک لے جاتی اور کبھی ہاتھ تک واپس لے آتی

شاہ میر کو انفارمیشن اور لوکیشن سینڈ کر کہ لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا

اور منہا کو ایک جھٹکے میں کھینچ کر اپنے سینے پر کیا وہ جو اپنے خیالوں میں گم تھی ماہر کی حرکت پر بوکھلا کر دور ہونا چاہا لیکن ماہر نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر لاک کر دیا

تمہارا ہی ہوں میں زندگی تو پورے حق سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھو ایسے چھپ چھپ کر نہیں ماہر کی بات پر منہا نے خجل سی ہو کر شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا

کروٹ بدل کر منہا کے اوپر جھک آیا اور اپنے دیے گئے نشانوں پر اپنے لب رکھ دیے

میں لنچ ریڈی کرتا ہوں تم شاور لے کر آجاؤ منہا کے بھیگے لبوں پر انگلی پھیر کر کہا تو اس نے سر ہلا دیا

\----------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا جیسے ہی باہر آئی ماہر کھانا لگا رہا تھا آجاؤ زندگی ماہر نے منہا کو دروازے پر رکے دیکھ کر کہا تو وہ ہچکچاتے ہوئے وہاں آکر بیٹھ گئی

ماہر نے منہا کو کھانا سرو کیا اور اس کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا

جب منہا کھانا کھا چکی تو ماہر نے برتن سمیٹ کر رکھے اور چائے بنانے لگا

ماہر کو چائے بناتا دیکھ کر منہا سنک تک گئی اور برتن دھونے لگی

منہا کی پشت کو دیکھ کر ماہر ہولے سے مسکرایا اور چائے کپوں میں ڈال کر ٹیبل پر بیٹھ گیا

جب منہا بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی وہ مسلسل ماہر کو دیکھنے سے کترا رہی تھی گالوں پر حیا کی لالی چھائی ہوئی تھی جو ماہر کو بے خود کر رہی تھی

منو میری بات غور سے سننا منہا کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام کر سنجیدہ لہجے میں کہا تو منہا نے سوالیہ نظروں سے ماہر کی طرف دیکھا

شاہ میر ایک مشن پر ہے اور اس کے لیے اسے میری ضرورت ہے جس کے مطابق اسے میری جھوٹی موت کا ڈرامہ کرنا ہو گا لیکن مجھے کچھ نہیں ہو گا منہا کی آنکھیں بھیگتے دیکھ وہ جلدی سے بولا

منہا کو وہ سچ نہیں بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس سب کا حصہ تھا وہ جانتا تھا پاگل لڑکی پھر خود کو الزام دے گی کتنی مشکل سے وہ اسے زندگی کی طرف لایا تھا کتنا ٹوٹ کے بکھرا تھا جب پتا چلا تھا کہ وہ ڈر گز لیتی ہے

جب اسے پتا چلا تھا کہ اس کی فیملی کو خطرہ ہو سکتا ہے گھر میں کیمرا ز لگائیں تو اس نے منہا کو کام والی سے ڈر گز لیتے اور پھر چھپ کر اس کا استعمال کرتے دیکھا

کتنا مشکل وقت تھا وہ اس کے لیے

اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ پھر ویسا کچھ کرے اس لیے شاہ میر سے چھپ کر منہا کو بتا دیا منہا کے معاملے میں ہمیشہ وہ خود کو خود غرض محسوس کرتا تھا اس لڑکی کے عشق کا جنون سر چڑھ کر بولتا تھا کبھی کبھی تو ماہر خود پر حیران رہ جاتا تھا

وہ کیوں اسے اتنی اچھی لگتی ہیں اور اس کیوں کا ہی جواب نہیں اسے ملتا تھا اور ہر روز اس کا عشق بڑھتا ہی جا رہا تھا

تم یہ بات کسی کو نہیں بتاؤ گی منو اور میرے آنے تک کوئی بھی نیوز سننے کو ملے تم اس پر یقین نہیں کرو گی بلکہ میری واپسی کا انتظار کرو گی یا شاہ میر سے پوچھو گی ماہر نے منہا کے بال سہلاتے ہوئے کہا جو اس کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی ماہر نے اپنے ہونٹ منہا کے سر پر رکھ دیے اور اس کی پیٹھ سہلانے لگا

مجھے کہی نہیں جانا ماہر مجھے اپنے ساتھ رکھ لے میں کیسے رہوں گی پلیز منہا نے روتے ہوئے سر اٹھا کر کہا تو ماہر نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا

اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے بغیر سکون سے رہ سکتا ہوں لیکن کچھ دنوں کی بات ہے پھر میں اپنی زندگی کے پاس آجاؤ گا اور کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا منہا کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلا کر ماہر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا

آپ جو کہے گے ماہر میں کروں گی اور دیکھے نا یہاں تو میڈ بھی نہیں میں آپ کے سارے کام کر دوں گی شاہ میر سے بولیے آپ سے کام نہیں ہوتے اس لیے مجھے رکھ لیا لیکن مجھے نا بھیجے خود سے دور منہا نے نم آنکھوں سے کہا تو ماہر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی

منہا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی گود میں بٹھا لیا جو کہو گا وہ سب کرو گی ماہر نے سنجیدہ آواز میں کہا تو منہا نے آنسو صاف کرتے ہوئے جھٹ سے سر ہاں میں ہلایا تو ماہر نے دانتوں میں ہونٹ دبا کر مسکراہٹ روکی

مکرو گی تو نہیں ماہر نے پھر سنجیدہ آواز میں کہا تو منہا نے ماہر کا چہرہ ہاتھوں میں بھر لیا نن۔ نہیں بس مجھے نہیں جانا ماہر

او کے دن کس می ماہر نے اپنی گال پر انگلی رکھ کر کہا تو منہا منہ کھولے اس کی طرف دیکھا جو اب مسکرا کر دیکھ رہا تھا

میں سیریس ہوں ماہر منہا نے خفگی سے منہ پھیر کر کہا تو ماہر نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

میں بھی سیریس ہوں اگر یہاں رکنا ہے تو میری جان لیوا قربت بھی روز برداشت کرنی ہو گی اور رات ہوتے ہی تم خود میرے پاس آؤ گی اور یہاں اپنا لمس چھوڑ کر خود کو میرے سپرد کر دو گی منہا۔ کی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر کہا تو منہا نے جھٹ سے اپنا ہاتھ پیچھے کر کہ ماہر کا حصار توڑ کر کھڑی ہو گئی

آپ جلدی آ جائیں گا میں انتظار کر لوں گی اپنے خشک پڑتے ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا تو ماہر نے بغور منہا کی طرف دیکھا

اگر تم چاہتی ہو میں گھر جلدی آؤں تب بھی یہی شرط ہو گی ورنہ شرط منظور نا ہونے کی صورت میں انتظار لمبا بھی ہو سکتا ہے ماہر نے کندھے آچکا کر کہا تو منہا نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا جو انجان بنا اب موبائل میں کچھ دیکھ رہا تھا

مم۔ مجھے منظور ہے منہا کی بھیگی آواز پر ماہر نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ خفگی سے اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

اگر آپ جلدی نا آئیں تو سزا کی صورت میں مجھ سے دس فٹ کے فاصلے پر رہیں گے انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا تو ماہر نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا

اور پھر جب شاہ میر اسے لینے آیا تب بھی منہا نے آس لیے ماہر کی طرف دیکھا شاید وہ اسے روک لے لیکن وہ انجان بنا لیپ ٹاپ میں مصروف رہا

\----------&&&&

جیسے کہ عورتوں کے پیٹ میں کوئی بات ٹکتی نہیں منہانے یہ بات اپنی مما سے شئیر کی تو انہوں نے اسے ڈانٹا اگر شوہر نے منع کیا تھا تو کیوں سب کو بتاتی پھر رہی ہو کیونکہ اس کا ارادہ دیا کو بتانے کا بھی تھا کہ وہ بھی فکر نا کرے

لیکن رضیہ بیگم کے ڈانٹنے پر خاموش ہو گئی

اسی لیے جس دن دیا نے رضیہ بیگم سے بات کی تو انہوں نے شاہ میر کو کال کی لیکن اس کا فون مسلسل بند تھا

جب وہ اسے لینے گئی تب بھی انہوں نے شاہ میر کو میسج کیا شاید وہ دیکھ لے اور خوش قسمتی سے شاہ میر آ بھی گیا تھا

اور دیا سے وعدہ کر کہ اسے روک لیا تھا

\----------

وہ منزل کے بہت قریب تھے لاہور کراچی اور فیصل آباد سے کڈنیپ ہونے والوں بچوں کی لسٹ ان کے پاس آگئی تھی جو اسمگل ہونے تھے اور ساتھ لڑکیاں بھی تھی

اور پاشا کی ایگزیکٹ لوکیشن بھی انہیں پتا چل چکی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

مسلسل ہوتی ناکامی پر پاشا کا پلین تھا کہ وہ خود اس بار مال اسمگل کروائے گا اپنی نگرانی میں کیوں کہ یہاں اس کے گینگ بری طرح سے تباہ ہو چکے تھے

آج آخری وار تھا شاہ میر اسی لیے وائر اتار کر بے فکر ہو کر اپنی ٹیم کے ساتھ پلین ڈسکس کر رہا تھا

یہ اس جگہ کی بیک سائیڈ ہے شاہ میر نے اڈے کا نقشہ سامنے رکھتے ہوئے کہا جہاں بیک سائیڈ درختوں میں چھپی ہوئی تھی

سر یہاں تو سارے درخت لگے ہوئے ہیں اور اتنی اونچی دیوار ہے یہاں سے کیسے جائے گے ایک ٹیم ممبر نے حیرانگی سے استفسار کیا تو شاہ میر نے سر ہلایا

بالکل یہ جگہ بالکل کور ہے دیکھنے میں یہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں جبکہ حقیقت میں انہیں درختوں کی آڑ میں خفیہ راستہ ہے جو اس دیوار کو تیس سیکنڈ تک کھولتا ہے اور بند ہونے کے پندرہ منٹ بعد دوبارا کھلتا ہے

اسی لیے ہمیں تیس سیکنڈ میں اندر جانا ہو گا اور جو لوگ پیچھے رہ جائیں گے ان کا انتظار کرنا ہو گا اور اندر داخل ہو کر پندرہ منٹ تک کسی کی بھی نظر میں آنے سے بچنا ہو گا

اور باہر رہنے والے پندرہ منٹ پہلے کوڈ نہیں ڈائل کریں گے ورنہ سیکیورٹی الارم آن ہو جائے گا اور کوڈ ہمیں ماہر وہاں چل کر بتا دے گا شاہ میر نے ماہر کو دیکھ کر کہا جو سگریٹ سلگانے میں مصروف تھا

جیسا اس سے ضروری کام تو تھا ہی نہیں شاہ میر نے سر جھٹک کر سب کو ریڈی ہونے کا کہاں اور وہ سب اپنی منزل کی طرف گامزن ہو گئے

وہ سب ایک ہی بار میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اب شاہ میر نے ایک ٹیم کو دائیں جانب ماہر کے ساتھ آگے بڑھنے کا کہا اور خود بائیں جانب اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا

جبکہ رضا سامنے کی طرف اپنے ساتھیوں کو لے کر آگے بڑھا

ماہر جیسے ہی آگے بڑھا دو آدمی اس کی طرف پیٹھ کیے کھڑے تھے اپنی ٹیم کو ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا بول کر دبے قدموں سے ان تک پہنچا اور دونوں آدمیوں کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے ہاتھ آگے کر کہ چاقو سے شہہ رگ کاٹ ڈالی اور وہ دونوں وہیں زمین بوس ہو گئے

جبکہ شاہ میر جس طرف گیا اس طرف کافی پہرے دار ایک کمرے کے باہر پہرہ دے رہے تھے جس میں سے لڑکیوں کی چیخوں پکار باہر تک آ رہی تھی جس سن کر کسی کا بھی دل کانپ جائے

ان آدمیوں کی شاہ میر پر نظر پڑی اس سے پہلے وہ اپنی بندوقیں تانتے شاہ میر اور اس کی ٹیم نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے انہیں جہنم واصل کر دیا

سائلنسر لگے ہونے کی وجہ سے اندر آواز نہیں گئی

شاہ میر نے دروازے کے پاس آتے اسے پورے زور سے ٹھوکر ماری جس سے وہ کھل گیا اندر کا منظر دیکھ کر شاہ میر نے ضبط سے آنکھیں میچی اور جب کھولی تو وہ خون لیے ہوئی تھی

کیونکہ وہاں معصوم لڑکیوں کی عصمتوں کو رندے جا رہا تھا اور ارد گرد کھڑے حیوان ویڈیوز بنا رہے تھے تاکہ بیرون ممالک میں بھیج سکیں

اپنے سامنے آرمی ٹیم دیکھ کر ان سب کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے انہیں تو اپنی سیکیورٹی پر بڑا غرور تھا اسی لیے بے فکر ہو کر اپنی حیوانیت میں مصروف تھے اب انہیں بھاگنے کو جگہ نہیں مل رہی تھی

جب شاہ میر کی ٹیم نے ان پر دھاوا بول دیا جبکہ شاہ میر وہاں لگے ہوئے کرٹنز کو کھینچ کر اتار رہا تھا اور پھر سب کرٹنز اتار کر وہاں موجود لڑکیوں کو ان سے ڈھانپ دیا

وہاں موجود حیوانوں کی لاشوں کو اپنی ٹیم کو باہر لے جانے کا کہا جب وہ لاشیں باہر لے گئے شاہ میر نے کمرے کا جائزہ لیے جہاں ایک کبرڈ بنی تھی

جب کھول کر دیکھا تو اس میں سب واحیات ڈریسز تھے جب اس نے زور سے پٹ بند کیے اور باہر چلا آیا

\----------

جبکہ رضا جیسے ہی آگے گیا تو گھپ اندھیرے میں راستہ آگے جا کر ختم ہو رہا تھا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ ایسے تو نہیں ہو سکتا رضا نے دیواروں کو چھوتے ہوئے کہا

پھر اپنی جیب سے لائٹر نکال کر روشنی کی اور سب دیواروں کو چیک کرنے لگا

جب آپنے پاؤں کی ٹھوکر دیوار پر ماری تو وہ ایک دم سے پیچھے کو ہونے لگی

جب وہ پیچھے ہو گئی تو رضا اپنی ٹیم کے ساتھ آگے بڑھا

جیسے ہی وہ لوگ اس میں داخل ہوئے تین چار سو کے قریب ہر عمر کے بچیں وہاں موجود تھے

جنہیں دیکھ کر رضا نے اپنا موبائل نکال کر اے ایس پی کو میسج کیا اسے میڈیا اور ایمبولینس کے ساتھ آنے کا کہا

سب بچے یہی ہیں تم چار لوگ یہاں رکو انہیں پورا یقین تھا کہ کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکے گا اسی لیے یہاں سیکیورٹی نہیں

جبکہ ماہر اور اس کی ٹیم کئی لاشوں کے ڈھیر گراتی آگے بڑھ رہی تھی اس دوران ماہر اور اس کے کچھ ساتھی بھی زخمی ہوئے تھے

جب انہیں اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو وہ ایک دم سے پلٹے مگر اپنے پیچھے رضا اور شاہ میر کو دیکھ کر حیران ہوئے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

بچیں محفوظ ہیں رضا نے کہا تو ماہر نے شاہ میر کی طرف دیکھا جو آگ برساتی آنکھوں سے سامنے دیکھنے میں مصروف تھا

اس سائیڈ کا ایریا کلئیر ہو گیا ہے اب وہ حیوان اور باقی کی لڑکیاں ادھر ہی ہو گی شاہ میر کی سرد آواز پر اور باقی لڑکیاں کہنے پر ماہر اس کی بات سمجھ گیا اور سر ہلا کر قدم آگے بڑھائے

جیسے ہی وہ کوڈ ڈائل کر کہ اندر داخل ہوئے وہاں کئی بچوں کے سینے کھلے ہوئے پڑے تھے اور ساتھ پڑیں جار میں دل گردے وغیرہ پڑے تھے

یہاں کا کوڈ چینج ہو چکا تھا لیکن ماہر نے پہلے والا کوڈ ایڈ کر کہ یہاں کے سارے کوڈ ہیک کر لیے تھے اسی لیے انہیں کوئی پریشان نہیں ہوئی تھی

کمرے میں اور بھی کمروں کے راستے تھے جہاں شاہ میر اور ماہر کی ٹیم داخل ہو گئی جبکہ رضا ماہر اور شاہ میر زندہ بچ جانے والے بچوں کو دیکھ رہے تھے

یہ سب زندہ ہیں رضا نے اپنی سائیڈ پر بیہوش پڑے بچوں کو دیکھ کر کہا

جبکہ ماہر اور شاہ میر نے وہاں کھڑی لکڑی کی الماری کی طرف اپنے قدم بڑھائے جیسے ہی اس کا دروازا کھولا سامنے کپڑے لٹکے ہوئے تھے جسے سائیڈ پر کر کہ ماہر نے کوڈ لکھا تو وہ ایک طرف کو کھل گئی

جسے دیکھ وہ دونوں اندر داخل جہاں پاشا نشے میں دھت بستر پر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا

اس پاشا کو میں اپنی پسند سے موت دوں گا ماہر نے سرد آواز میں کہا تو شاہ میر نے اس کی طرف دیکھا لیکن پلین میں چیجنگ کی ہے ہم نے اب تمہیں دنیا کہ سامنے مرنا نہیں پڑے گا کیونکہ پھر تمہارا بزنس ڈوب جائے گا

کرنل نے اپنی ٹیم بھیج دی ہے دبئ اور جن ممالک میں ان کے گینگ ہیں

صرف ان کی نظر میں تم مر چکے ہو لیکن یہاں نہیں اگر یہاں ہم تمہیں سب کے سامنے مردہ ثابت کرے گے اور اس گینگ کا حصہ تو فیوچر میں تمہارے لیے پرابلم ہو گی

باقی کا کرنل تم سے میٹنگ کریں گے تمہیں بس کچھ دن وہی رہنا ہو گا اور اس کے ساتھ تم جو مرضی کر سکتے ہو شاہ میر نے کہا تو ماہر نے مدھم قہقہہ لگایا

جس پر شاہ میر نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا

یہ میرا ہی پلین تھا جو میں نے کرنل سے شئیر کیا تھا اور وقت آنے پر تمہیں بتانے کا کہا تھا ماہر نے پاشا کو باندھتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے دانت پیسے

اس بندے کو تو وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا ورنہ اس کی بہن نے اس کا قتل کر دینا تھا جو آگے اسے اپنے بھائی کو دشمن سمجھے بیٹھی ہے شاہ میر نے سر جھٹکا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور پھر وہ اپنے مشن میں سرخرو ہو گئے بچوں کو ہاسپٹل جبکہ لڑکیوں کو شاہ میر کے سیکرٹ ہاسپٹل پہچا دیا گیا

اور ماہر پاشا کو لے کر وہاں سے غائب ہو گیا

\----------

حال

بھابھی کو ہوش آ گئی ہیں اور میں نے ماہر سے ان کی بات کروادی وہ تم سے ملنا چاہتی ہیں رضا نے شاہ میر سے کہا جو پرئیر روم سے نفل ادا کر کہ آ رہا تھا

اور آج پہلی بار رضا نے دیا کو بھابھی کہا تھا شاہ میر کے تیور دیکھ کر اسے ڈر لگ رہا تھا کہ کسی بات کا بہانہ بنا کر اپنا غصہ اس پر نا اتار دے

جبکہ شاہ میر نے رضا کی بات سن کر اپنے قدم روم کی طرف بڑھائے

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا دیا نے نظریں اٹھا کر آنے والے کو دیکھا

اور شاہ میر کو دیکھ کر دھک سے رہ گئی

جو بکھری حالت میں ماتھے پر ہر وقت سیٹ رہنے والے بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

کالی آنکھیں اس وقت سرخی لیے ہوئے تھی اور اب وہ خطرناک تیور لیے دیا کی طرف بڑھ رہا تھا تو دیا نے اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا

دیا کہ پاس آکر شاہ میر نے جیسے ہی اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا دیا نے ڈر کہ آنکھیں بند کر لی

جبکہ اپنے پیٹ پر شاہ میر کے ہاتھ کو محسوس کر کہ آہستہ سے اپنی آنکھیں واہ کی جواب اس کے پیٹ پر جھک کر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا

شاہ میر کی حرکت پر دیا کہ زرد پڑی رنگت میں پل میں گلال بکھرا اور مطمئن مسکراہٹ دیا کہ ہونٹوں پر آئی کہ شکر ہے وہ ناراض تو نہیں

لیکن یہ صرف کچھ سیکنڈز کے لیے ہی تھا جب شاہ میر نے اپنے دونوں ہاتھ دیا کے ارد گرد رکھے اور اپنی بے تاثر نگاہوں سے دیا کی طرف دیکھا

تو بتاؤ مجھے مسسز شاہ میر شاہ کہ تمہاری نظر میں میری کوئی حثیت ہے کہ نہیں شاہ میر ایک دم سے دھاڑا تو دیا نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹا اور نم آنکھوں سے شاہ میر کی طرف دیکھا

جو آگ برساتی آنکھوں سے دیا کو گھور رہا تھا شاہ میر کی گرم سانسیں دیا کو اپنی جلد کو جھلساتی محسوس رہی تھی زبان تو جیسے تالوں سے چپک چکی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تم کیا بتاؤ گی میں بتاتا ہوں کہ تمہاری نظر میں میری کیا حثیت ہے میں ایک کاٹھ کا الو ہو جس کی کسی بھی بکواس پر تمہیں رتی برابر یقین نہیں شاہ میر پھر سے دھاڑا تو دیا نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا نن۔۔ نہیں میر مم۔مجھے یقین ہے تت۔۔ تم پہ سسکتے ہوئے شاہ میر کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے بری طرح سے دیا کے ہاتھ جھٹک دیے

یقین ہے تو پھر یہ کیا ہے بے بی گرل اپنی طبیعت خراب کر کہ کونسی پکنک منانے آئی ہو ہو سیٹل ہنہہ

شاہ میر نے طنزیہ انداز میں کہا تو دیا نے اپنے ہونٹوں پر مٹھی رکھ کر سسکی روکی

چپ ایک دم چپ اگر ایک آنسو بھی اور بہانا تو یہی گاڑ دوں گا تمہاری وجہ سے اگر میری اولاد کی صحت پر ذرا بھی اثر ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا دیا کہ جبڑے کو ہاتھ میں دبوچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا تو دیا نے سکتے کہ عالم میں دیکھا

کہا تھا نا یہ بچہ مجھے تمہاری وجہ سے عزیز ہے لیکن اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے نا یہ بچہ اور نا اس کا باپ دونوں کے ہونے یا نا ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو بے بی گرل میرے بچے کو میرے حوالے کر کہ اپنے بھائی کے پاس ہمیشہ کے لیے جا سکتی ہو

پھر ساری عمر اپنے بھائی کی حفاظت کرتی رہنا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

لیکن یہ بات کبھی نا بھولنا کی شاہ میر شاہ تمہیں اپنے نام سے کبھی آزاد نہیں کرے گا تمہارے وجود پر آتی جاتی سانسوں پر سر سے لے کر پاؤں تک تمہاری کر سوچ اور ہر احساس پر صرف میر احق ہے اور میرے مرنے کے بعد بھی میر اہی رہے گا

لیکن تمہیں اپنا بھائی زیادہ عزیز ہے اس لیے تمہیں اس کے پاس ہی چھوڑ دوں گا دیا کا گال تھپتھپا کر پیچھے ہٹا تو دیا نے تڑپ کر شاہ میر کا ہاتھ پکڑنا چاہا جسے اس نے دیا کی پہنچ سے دور کر دیا

نن۔ نہیں میر مجھے تمہارے ساتھ ساری عمر رہنا ہے پلیز ایم سوری دیا نے سسکتے ہوئے کہا لیکن شاہ میر بے تاثر نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا

اور پھر ہمیشہ کی طرح دیا کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اس کے ہونٹوں پر پوری شدت سے جھک گیا شاہ میر کی ناراضگی کی وجہ سے دیا نے اس کی شدت پر آنکھیں میچ لی لیکن اسے خود سے دور نا کیا

دیا کا تنفس بگڑتے محسوس کر کہ بھی شاہ میر پیچھے نا ہٹا بلکہ دیا کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹوں کی گرفت سخت کر دی خون کا ذائقہ منہ میں گھلتے محسوس کر کہ شاہ میر پیچھے ہٹا تو دیا گہرے گہرے سانس لے رہی تھی جبکہ شاہ میر نے بھیگے ہونٹوں پر اپنا انگھوٹھا پھیرا اور پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا

جبکہ دیا نے نم نگاہوں سے اسے خود سے دور جاتے دیکھا

\----------

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

پاشا کے جسم پر جگہ جگہ گہرے کٹ لگا کر ماہر نے اس کے جسم پر شہد گرایا

جبکہ پاشا درد سے کراہتا زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا

پھر ایک جار کھول کر اس میں سے خطرناک کیڑے مکوڑے پاشا کے جسم پر چھوڑ دیے پاشا کی دردناک چیخوں سے کمرا گونج اٹھا تو ماہر نے نفرت سے سر جھٹکا

تم سے میرا ذاتی بدلہ تھا پاشا میرے مجرموں میں تم بھی شامل تھے

پاشا کی چیخوں پکار کو نظر انداز کرتا ماہر باہر آ گیا

سگریٹ سلگاتے ہوئے پاشا کی موت کا انتظار کرنے لگا جو ایک گھنٹے تک چیختا چلاتا رہا اور اب بلکل سکوت چھا چکا تھا

اپنی آدمی کو اشارہ کر کہ اس جگہ کو جلانے کا حکم کیا

اور خود گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا پلٹ کر دیکھا تو وہ چھوٹا سا لکڑی کا گھر آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ چکا تھا

\----------

آٹھ مہینے بعد

کتنا کچھ بدل گیا تھا اس وقت میں

منہا بھی ماں بننے والی تھی ماہر نے اسے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کر رکھا تھا

جبکہ دیا پہلے تو ماہر سے ناراض تھی لیکن بعد میں مان گئی

لیکن شاہ میر اس دن کا گیا ابھی تک واپس نہیں آیا تھا

شاہ میر کے جانے کے بعد رضا کو بھی ڈیوٹی پر بلا لیا گیا تو وہ فجر کو دیا کہ پاس چھوڑ کر چلا گیا اور اب تک اس کی بھی واپسی نا ہوئی

اور یہ آٹھ مہینے دیا اور فجر نے تڑپ کر گزارے سارا دن گھر میں بوکھلائی پھرتی تھی

اور وہ دونوں ظالم اپنی عادت ڈال کر غایب ہو گئے تھے

جبکہ عمران صاحب کے ساتھ ندا بیگم کو بھی دونوں لڑکوں پر شدید غصہ تھا

جنہوں نے پلٹ کر حال تک نہیں پوچھا

آج کل موسم کے تیور بھی بگڑے ہوئے تھے روز موسلا دھار بارشیں ہو رہی تھیں

دیا بھی بجلی کے گرجنے کی آواز پر دیا نے موندی موندی آنکھیں کھول کمرے کی کھڑکی کھلی ہوئی تھی جس سے ٹھنڈی ہوا اندر آ رہی تھی

خود سے کمفرٹر ہٹا کر کھڑکی تک آئی اور اسے بند کیا

پلٹ کر دیکھا تو گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے آہستہ آہستہ چل کر بیڈ کے پاس آئی اور سائیڈ ٹیبل پر پڑی شاہ میر کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں پکڑا

کئی آنسو پلکوں کی بار توڑ کر شاہ میر کی تصویر پر گرے

میری غلطی اتنی بھی نہیں تھی جتنی تم نے سزا دی مجھے میر اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے شکوہ کیا جیسے شاہ میر سچ میں سامنے ہو

تصویر کو سینے سے لگائے خود پر کمفرٹر لے کر سونے کی کوشش کی

\----------

پورے آٹھ ماہ بعد شاہ میر نے گھر میں قدم رکھے تھے بارش کی وجہ سے کپڑے سارے بھیگ چکے تھے یہ مشن ختم ہوتے ہی انہیں ایک مشن کے لیے فوری جانا پڑا تھا وہ چاہ کر بھی دیا سے رابطہ نا کر سکا وہ ناراض تھا لیکن دیا کو اس حالت میں اکیلے چھوڑنے پر ساری ناراضگی فکر میں بدل چکی تھی

اب تیز قدم چلتے وہ کمرے میں داخل ہوا آہستہ سے دروازا بند کر کہ نظریں سامنے لیٹے وجود پر مرکوز کی جسے دیکھ کر سکون روگوں میں سرایت کر گیا اپنا بیگ ٹیبل پر رکھا

اور پلٹ کر آہستہ قدموں سے بیڈ کے قریب آیا بالوں میں ہاتھ پھیر کے انہیں جھٹکا پانی کی بوندیں دیا کے چہرے پر گری تو اس نے کسمکسا کر کروٹ بدلنی چاہی لیکن اپنے بھرے بھرے وجود کے ساتھ شاید اسے کروٹ لینے میں مشکل ہوئی کیونکہ پھر سے سیدھے ہو کر لیٹ گئی

شاہ میر نے کمفرٹر ہٹا کر دیا کے بھرے بھرے وجود کو محبت سے دیکھا نظریں دیا کے چہرے پر ٹکا کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کیے

شرٹ اتار کر صوفے پر اچھالی اور دوسری جانب آ کر دیا پر جھک گیا

گہری نظروں سے دیا کے سبھی نقوش کو دل میں اتارا گلابی گال بھرے بھرے لگ رہے تھے ہاتھوں پر ہلکی ہلکی سوجن تھی جنہیں دیکھ کر شاہ میر نے ان پر اپنے ہونٹ رکھے

دیا کے ماتھے پر اپنا لمس چھوڑ کر اس کی خوشبو کو محسوس کرنا چاہا

اتنے مہینوں بعد اپنے محبوب کو اپنے اتنے قریب پا کر شاہ میر کا دل اس کی قربت کے لیے مچل گیا

لاکھ کوشش کے بعد بھی وہ خود کو روک نا پایا اور پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

ایک ہاتھ دیا کی کمر کے گرد لپیٹ کر اور دوسرا اس کے بالوں میں الجھا کر دیا کی سانسوں کو قطرہ قطرہ کر کہ خود میں انڈیلنے لگا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے لبوں کو کسی کی گرم سخت گرفت میں محسوس کر کہ دیا نے پٹ سے آنکھیں کھولیں جب خود پر جھکے وجود کو دیکھ کر آنکھیں لبالب پانیوں سے بھری اور خود کو اس گرفت سے آزاد کرانا چاہا

دیا کی مزاحمت محسوس کر کہ شاہ میر نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جو آنکھیں میچیں خود کو چھڑوا رہی تھی

چھوڑوں مجھے گھٹیا انسان لعنت ہو تم ابھی دیا اپنی بات مکمل کرتی شاہ میر نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا

تو دیا نے پلکیں واہ کر کہ خونخوار نظروں سے سامنے دیکھا اپنے سامنے شاہ میر کو دیکھ چہرے کے تاثرات بدلے

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میرے علاوہ کوئی ایسی حرکت کر سکتا ہے اپنی ناک دیا کی گردن پر سہلا کر کہا تو اس نے شاہ میر کی پیٹھ پر اپنے ہاتھ رکھ لیے

دیا نے شاہ میر کو خود سے پڑے کیا اور اٹھ کر بیٹھ گئی جبکہ شاہ میر اپنے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے باندھے آنکھوں میں جزبوں کی آنچ لیے اسے دیکھ رہا تھا جو دوپٹا اپنے پیٹ کر گرد لپیٹ کر اپنا وجود چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اس خاموشی میں صرف دیا کی بھاری ہوتی سانسوں کا شور تھا اور کھڑکی پر برستی بارش کی بوندوں کی ٹپ ٹپ تھی

دیا اٹھ کر جانے لگی جب شاہ میر نے ایک ہی جست میں آٹھ کر اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا اور اپنے ہاتھ نرمی اس کے پیٹ پر باندھ دیے

اپنی تھوڑی دیا کے کندھے پر رکھ دی

مجھ میں ہمت نہیں تم سے بحث کرنے کی اسی لیے چھوڑو مجھے میر دیا نے جھنجھلا کر اس کا حصار توڑنے کی کوشش کی تو شاہ میر نے آہستہ سے دیا کا رخ اپنی طرف کیا

اور بحث کیوں نہیں کرنی شاہ میر نے مسکراہٹ چھپا کر پوچھا تو دیا نے خفگی بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھا

ناراض ہوں میں تم سے اب شرافت سے مجھ سے دور رہو شاہ میر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور ہونا چاہو تو اس نے کلائیوں سے کھینچ کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

ایسی کی تیسی تمہاری ناراضگی کی اپنی بات کہہ کر دیا کہ ہونٹوں پر جھک آیا دیا کے نیچے والے ہونٹ کو اپنے لبوں میں دبا کر کھینچا اور اس میں اپنے دانت گاڑ دیے تو دیا نے اپنی مٹھی میں شاہ میر کے بال مضبوطی سے قید کر لیے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

یہ اس بات کی سزا جس پر میں ناراض تھا ماتھا دیا کے ماتھے سے ٹکا کر کہا

تو دیا نے حیا سے بھاری ہوتی پلکوں کو اٹھا کر شاہ میر کو دیکھا جو مخمور آنکھیں لیا دیا کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا دیا کے دیکھنے پر اس کی سانسوں میں گہری سانس بھری تو دیا کان کی لوح تک سرخ پر گئی ہاتھ بڑھا کر دیا کا دوپٹہ اس کے وجود سے اتار کر بیڈ پر اچھالا تو دیا نے ایک دم سٹپٹا کر دوپٹہ پکڑنا چاہا تو شاہ میر نے دیا کے گرد اپنی گرفت مضبوط کر دی

مجھ سے کیسا شرمانا بے بی گرل یہ میری ہی بے شرمی کا نتیجہ بے شرموں کی طرح آنکھ دبا کر کہا تو دیا نے شرما کر اپنے ہاتھوں میں چہرا چھپا لیا

تم سے دوری پر تمہاری محبت اور قربت کی تڑپ میرے وجود میں زہر کی طرح سرائیت کر گئی تھی اب اس کا حل تمہارا میری روح میں شامل ہو جانا ہی ہے تم سے دوری سہان روح ہے بے بی گرل

دیا کا چہرہ ہاتھوں میں بھر کر جزبوں سے بھاری آواز میں کہا تو دیا کو اپنا آپ اس لمحے بہکتا ہوا محسوس ہوا اور پھر اچانک ہی شاہ میر کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر اپنے پاؤں شاہ میر کے پاؤں پر رکھ کر اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر شاہ میر کے ہونٹوں پر پوری شدت سے جھک گئی

جبکہ شاہ میر اس افتاد پر پوری آنکھیں کھولیں دیا کو دیکھ رہا تھا

پھر اپنی حیرانی پر قابو پا کر دیا کی شدتوں میں اپنی شدتیں شامل کر دی اپنے ہونٹوں پر دیا کے دانتوں کا دباؤ محسوس کر کے شاہ میر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی اور اس شتد د کو وہ آنکھیں بند کر کے محسوس کرنے لگا

جب دیا نے نڈھال ہو کر اپنا سر شاہ میر کے سینے سے ٹکا دیا تو شاہ میر نے دیا کی پیٹھ سہلائی کمرے میں دیا اور شاہ میر کی بھاری ہوتی سانسوں اور بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں کا شور رقص کر رہا تھا

دیا کہ سانس ہموار کرنے پر شاہ میر نے اس کے بال مٹھی میں بھر کر چہرہ سامنے کیا اور اس کی گردن پر جھک گیا جا بجا اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا

مم۔میر میرے پاؤں میں درد ہو رہا ہے شاہ میر نے سر اٹھا کر دیا کہ طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر درد کے آثار دیکھ کر ایک جھٹکے میں اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے ساتھ نیم دراز ہو کر کمفرٹر دیا پر پھیلایا

ایم سوری بے بی گرل کہ اس کنڈیشن میں تمہارے ساتھ نہیں تھا میں دیا کا ہاتھ تھام کر کہا تو دیا نے اپنا سر شاہ میر کے سینے سے ٹکا دیا

مجھے بہت ضرورت تھی تمہاری میر سب تھے لیکن تم نہیں تھے پاس تو سب بے معنی تھا مجھے اپنا آپ نامکمل لگتا تھا تمہارے بغیر کئی بار رات کو مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہوئی چچی چچا تھے لیکن دنیا کا کوئی بھی شخص تمہارا نعم البدل تو نہیں ہو سکتا نا

ہم نے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارا تھا لیکن مجھے اپنی ہر ضرورت ہر تکلیف ہر خواہش کا حل تم ہی محسوس ہوتے تھے شاہ میر کا سینا اپنے آنسوؤں سے بھگوتے ہوئے بھیگی آواز میں کہا تو شاہ میر نے نرمی سے اپنے لب اس کے بالوں سے ٹکا دیے

منہا کے موڈ سونگز میں بھائی اس کے بہت لاڈ کرتے تھے منہا روز بتاتی تھی مجھے اس سے حسد نہیں ہوتی لیکن تمہاری کمی مجھے شدت سے محسوس ہوتی تھی اگر تم اب بھی نا آتے میر تو میں اس دوری کو اور برداشت نا کر پاتی تمہارے بغیر ایسی زندگی سے موت بہتر ہے اور میں شاید مر جاتی اب دیا کے کہنے پر شاہ میر نے تڑپ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا

یہ کیا بکواس ہے دیا تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو دبی دبی آواز میں چیخا تو دیا نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو شاہ میر نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی

آئندہ ایسا کبھی بھی نا کہنا دیا اپنا سر دیا کے سر سے ٹکا کر کہا تو دیا نے اپنی آنکھیں بند کر لی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تھوڑی دیر بعد دیا کی بھاری ہوتی سانسوں کو محسوس کر کہ شاہ میر نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو دیا اس کے بازوں پر سر رکھے سو چکی تھی تو شاہ میر نے مسکرا کر اسی اپنی بانہوں میں بھر لیا اور اپنا چہرہ دیا کی گردن میں چھپا کر سونے لگا

\----------

تین سال بعد

آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے ٹہلتے ہوئے نظریں بار بار دروازے کی طرف جا رہی تھی جبکہ عمران صاحب خونخوار نظروں سے شاہ میر کو گھور رہے تھے

اب تم ایک جگہ بیٹھ رہے ہو یا میں دو لگاؤ تمہیں آنکھیں گھما دی ہیں میری جاہل انسان عمران صاحب نے دبی دبی آواز میں چلا کر کہا تو شاہ میر کے قدموں کو بریک لگی

یہ آنکھیں آپ کی میری وجہ سے نہیں یہ آتی جاتی نرسوں کو دیکھنے کی وجہ سے گھوم رہی ہیں اور مسئلہ میرا گھومنا نہیں آپ کی ان نظروں کے سامنے رکاوٹ بننے کا ہیں شاہ میر نے دائیں بائیں نرسوں کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران صاحب نے دانت پیسے

اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو کیا ضرورت تھی یہ کھڑاک ڈالنے کی پہلے تین تو سنبھالے نہیں جاتے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

شاہ میر کو ماشاءاللہ سے ٹرپلٹس ہوئے تھے اور اب نو ماہ پہلے انہیں پتا چلا تھا کی دیا پھر امید سے ہے شاہ میر کا اور بچوں کا ارادہ تو نہیں تھا لیکن یہ خبر سن اس کے پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے

پہلے تین بیٹے تو اسے اپنے رقیب لگتے تھے ان نو مہینوں میں دن رات اس نے بیٹی کی دعا کی تھی جو اس کی ٹیم میں ہو

کھڑاک نہیں آپ کی بہو سے محبت ہے شاہ میر نے آنکھ دبا کر کہا تو انہوں اپنا رخ ہی پھیر لیا

جب شاہ میر ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا

انہیں پتا تھا یہ جو بلا خاموشی سے بیٹھی ہے ضرور کچھ ابھی وہ کچھ کہتے کہ دو نرسیں باہر آئی مبارک ہو سر ٹونز بیٹیاں ہوئی ہیں

نرس کی بات پر شاہ میر ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اپنی بیٹی کو بانہوں میں بھر کر چٹا چٹ چوم ڈالا جبکہ عمران صاحب اس کے شودے پن پر گھور کر رہ گئے اور دوسری بچی کو اپنے بازوؤں میں اٹھا کر اس کے ماتھے پر پیار دیا

جبکہ شاہ میر اب عمران صاحب کے بازوؤں میں سوئی ہوئی اپنی بیٹی کو چوم رہا تھا تو انہوں نے پاؤں اس کے پاؤں پر مارا تو شاہ میر اچھل کر پیچھے ہوا

یہ جاہل پن تمہارا ساری عمر دیکھنا ہے انہوں نے آج کے دن رحم کھاؤ بچیوں پر

عمران صاحب بچی کو لے کر چیئر پر بیٹھے اور اس کے کانوں میں اذان دی اس بچی کا نام روحا ہے روحا شاہ

پھر دوسری بچی کو تھام کر اس کے کان میں اذان دی اور اس بچی کا نام حورم ہے حورم شاہ

وہ مسکراتے ہوئے بچی کو دیکھ رہے تھے جب شاہ میر کی زبان پر کھجلی ہوئی

اب تو گھر سونا سونا نہیں لگتا چچا جان اتنے بچے کافی ہیں نا اگر پھر بھی خاموشی محسوس ہوتی ہے تو میں آپ کو ٹپس دے سکتا ہوں باقی کی ٹیم آپ تیار کر لیجیے گا کیونکہ اپنی معصوم بیوی پر میں زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا شاہ میر نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو عمران صاحب خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئے اس کی بے شرمی پر

جب عمران صاحب کہ موبائل پر کال آئی تو انہوں نے ایک ہاتھ سے بچی کو تھام کر موبائل نکالنا چاہا

جب شاہ میر نے اپنے دوسرے ہاتھ سے ان کی گود سے حورم کو اپنے ہاتھ میں لے لیا

اور عمران صاحب کو لگا کہ بچی ان کے ہاتھ سے سلپ ہو گئی انہوں نے موبائل چھوڑ کر بچی پکڑنی چاہی لیکن بچی تو شاہ میر کے پاس تھی اور پھر ٹھا کی آواز کے ساتھ عمران صاحب کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا کیونکہ ان کا نیو آئی فون تھرٹین زمین بوس ہو چکا تھا

جبکہ شاہ میر دونوں بچیوں کو تھامیں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے عمران صاحب کو دیکھ رہا تھا جو آنکھیں پھیلائے سامنے دیکھ رہے تھے کیونکہ نیچے گرے اپنے موبائل کی لاش دیکھنے کی ہمت نہیں تھی

شاہ میر پتر بول دے میرا موبائل نہیں گرا انہوں نے شاہ میر کو پچکارتے ہوئے کہا

جس نے معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے ہونٹ باہر نکال کر نفی میں سر ہلایا

جھوٹ بولنا تو گناہ ہے چچا جان اور میں آپ کو جھوٹی تسلی نہیں دے سکتا لیکن اس عمر میں ایسے حادثے دل کے لیے بھی تو نقصان دہ ہوتے ابھی وہ اپنی بات جاری رکھتا کہ عمران صاحب دھاڑے

دفع ہو جا کھوتے انسان ورنہ اس عمر میں پانچ پانچ بچوں کا باپ بن کر مجھ سے سرے عام جوتے کھانے والا حادثہ ساری عمر یاد رہے گا

جس پر شاہ میر نے دیا کے روم کی طرف دوڑ لگائی جہاں اسے شفٹ کیا جا رہا تھا

جبکہ عمران صاحب نے جھک کر اپنے موبائل کی لاش کو اٹھایا

\----------

رضا اٹھ جاؤ بندر تمہاری گندی اولاد نے مجھے تگنی کا ناچ نچایا ہوا ہے اگر تم نا اٹھے تو میں اکیلی چلی جاؤ گی پھر سنبھالتے رہنا اپنا سپوت فجر نے بلینکٹ کھینچتے ہوئے کہا جسے رضا مسلسل خود پر لپیٹے جا رہا تھا

بھاڑ میں جاؤ باپ بیٹا میں جا رہی ہوں بلینکٹ رضا پر پھینکتے ہوئے فجر جیسے ہی پلٹی رضا نے کلائی سے پکڑ اپنے اوپر گرا لیا

فجر اس اچانک افتاد پر بھونچکا رہ گئی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

رضا اب اٹھ کر جا کر دروازا لاک کر کے پلٹا تو فجر نے حیران نظروں سے اسے دیکھا جس نے اپنی شرٹ اتار کر فجر کے منہ پر پھینکی

جبکہ رضا آنکھوں میں شوخی لیے فجر کی طرف بڑھ رہا تھا رضا کے ارادے جان کر فجر نے وہاں سے بھاگنا چاہا جب رضا نے ایک ہی جست میں اس کی کلائی سے کھینچا اور وہ جو بیڈ سے اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھنے لگی تھی سیدھا رضا کے سینے پر گری

دل اتنی زور سے دھڑکا کہ فجر کو اپنے کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا رر۔۔رضا کیا بے شرمی ہیں یہ چھوڑوں مجھے رضا کو کندھوں سے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

بے شرمی نہیں پیار ہے میرا فجر کو کمر سے پکڑ کر بیڈ پر دھکا دے کر اس کے اوپر جھک آیا

تمہیں نہیں لگتا ہم شاہ میر سے کافی پیچھے رہ گئے ہیں جو لوگ پانچ سالوں میں کرتے ہیں وہ اس نے تین سالوں میں کر لیا

ہمیں بھی ٹرائے کرنا چاہیے نا ویسے بھی مجھے لگتا ہے ہمارے بیٹے کو بہن کی کمی محسوس ہوتی ہے فجر کے ہونٹوں پر انگھوٹھا رب کرتے ہوئے سرگوشی کی تو فجر کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی گلابی چہرا ایسے ہو گیا جیسے ابھی خون چھلکا دے گا رضا نے مبہوت ہو کر یہ منظر دیکھا لمبی پلکیں سایہ فگن تھی

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

گلابی لب ہولے ہولے کانپ رہے تھے

رضا کو اپنی قربت میں فجر بالکل الگ ہی لگتی تھی وہ لڑتے تھے جھگڑتے تھے پہلے کی ہی طرح لیکن رضا کی ذراسی قربت پر اس کی زبان تالوں سے چپک جاتی تھی

جس کا فائدہ وہ ہمیشہ ہی اٹھاتا تھا اور اپنی شدتوں سے فجر کو خود میں ہی سمٹنے پر مجبور کر دیتا تھا

رضا نے ہاتھ بڑھا کر فجر کا دوپٹا اس کے گلے سے الگ کیا جب فجر نے سٹپٹا کر دوپٹہ پکڑنا چاہا

دیا ویٹ کر رہی ہو گی رضا فجر نے نظریں جھکائے منمنا کر کہا تو رضا نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

ہشش اور جو میں اتنے دنوں سے تمہاری قربت کے لیے تڑپ رہا ہوں وہ انگلی کو فجر کے چہرے پر ٹریس کرتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا تو فجر نے اپنے کپکپاتے ہاتھ رضا کے کندھوں پر رکھ دیے

تمہیں اپنے بندر سے زیادہ وہ چوزا عزیز ہو گیا جسے ساری رات بانہوں میں بھرے رکھتی ہو فجر کی گردن میں منہ چھپاتے کہا تو فجر نے رضا کے کندھوں پر گرفت مضبوط کر دی

تت۔تم۔۔تمہارا ہی بیٹا ہے تم جیسا ہی ہے فجر نے بھاری ہوتی سانسوں کے درمیان کہا تو رضا نے مخمور نظروں سے اس کی طرف دیکھا

رقیب لگتا ہے مجھے رضا نے دانت پیس کر کہا تو فجر کھلکھلا کر ہنس پر جب رضا نے ایک دم سے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر پوری شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھک آیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اپنے لب پوری شدت سے فجر کے لبوں پر رکھ کر اس کی سانسوں سے اپنی سانسیں الجھادی

رضا کی شدت پر فجر نے آنکھیں میچ کر ہاتھ اس کے بالوں میں الجھا دیے

جان تو تب نکلی جب رضا کے ہاتھوں کا لمس اپنی کمر پر محسوس کیا جو اب زپ کھول رہا تھا فجر نے سٹپٹا کر پیچھے کرنا چاہا جو فجر کے دور کرنے پر اس کے لبوں پر گرفت سخت کر دیتا تھا

ایک ہی جھٹکے میں زپ کھول کر شرٹ کو کندھے سے سرکا کر سیکنڈز میں لبوں سے کندھوں تک کا سفر طے کیا جا بجا گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا

تت۔تم۔بن۔در پھیلو مت ہمیں جانا ہے رضا کو دور کرتے ہوئے کہا جس نے اب کروٹ بدل کر فجر کو اپنے سینے پر کر لیا رضا کے ایسا کرنے سے فجر کے بال چہرے کے ارد گرد ہالہ بنا گئے ان کی خوشبو کو محسوس کر کے رضا نے کان کے پیچھے اڑسا

اور جذبات سے سرخ ہوتی آنکھوں کو فجر کی سرخ ہوتی آنکھوں میں گاڑھ دیا

لیکن تمہاری یہ بھاری ہوتی سانسیں یہ سرخ آنکھیں تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہیں فجر کی آنکھوں اور سینے پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تو فجر نے رضا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر اپنی انگلیاں رضا کی انگلیوں سے الجھا دیں

فجر کے ایسا کرنے پر رضا نے مخمور نظروں سے اسے دیکھا اور فجر کے بالوں میں ہاتھ پھنسا کر اسے اپنے ہونٹوں پر جھکا لیا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

اور قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو خود میں انڈیلنے لگا

ایک دم کروٹ بدل کر فجر کے اوپر جھک آیا اپنا لمس فجر کے چہرے پر جابجا چھوڑتے ہوئے کندھے پر اپنے لب رکھ دیے

تو آنکھوں میں اپنی شادی کا پہلا دن یاد آیا تو ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی ایک نظر فجر کے چہرے کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنے دانت گاڑھ دیے

جس پر فجر نے پٹ سے آنکھیں کھول کر رضا کے سر کو دیکھا

جنگلی انسان چھوڑوں مجھے رضا کے بال مٹھی میں بھر کر کہا تو رضا نے ہنستے ہوئے چہرا اٹھایا

یہ بدلہ تھا میری چڑیا آنکھ دبا کر کہا تو فجر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا اور ایک دم سے رضا کے ہونٹوں پر جھک کر اس میں اپنے دانت گاڑھ دیئے

بدلے میں رضا نے اپنی شدتوں میں اضافہ کر دیا

رضا کو دروازا کھلنے کی آواز آئی لیکن اس نے نظر انداز کیا کیونکہ اس نے تو دروازا لوک کیا تھا

چیخ تو تب نکلی جب اپنے بیٹے نے دونوں ہاتھوں میں بال بھر کر پیچھے کو کھینچا تو رضا کراہ کر پیچھے ہٹا

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

تھولو میلی مماتو دندے بندر (چھوڑوں میری مما کو گندے بنر) عیان نے اپنی توتلی آواز میں کہا تو فجر نے جلدی سے اپنی شرٹ ٹھیک کی اور دوپٹا جلدی سے اوڑھا اور خونخوار نظروں سے رضا کو دیکھ رہی تھی جو اب شعلہ برساتی نظروں سے اپنے بیٹے کو گھور رہا تھا

تھولو کے کچھ لگتے دروازا کیسے کھولا رضا نے دبی دبی آواز میں چیخ کر کہا۔

دو بلیتیٹ تی چھے (ڈبلیکیٹ کی سے) عیان نے اپنے ہاتھوں میں تھامی چابی کو آگے کر کہ کہا تو رضا کا دل کیا اپنے چھوٹے نمونے کو دو لگا دے

اور یہ کہاں سے ملی تمہیں رضا نے دانت پیستے ہوئے کہا

تچن تھے (کچن سے) عیان نے فجر کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا جو اپنی مسکراہٹ چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

مان گیا میں شاہ میر کو جو تین تین شیطانوں کے ہوتے پھر سے باپ بن گیا اور میرا یہ ایک ہی میری نیا پار نہیں لگنے دیتا

رضا بربڑاتے ہوئے واشروم میں گھس گیا

\----------

ماہا بیٹا اٹھ جاؤ پھر پھوپو کے گھر جانا ہے منہا نے اپنی لاڈلہ بیٹی کو اٹھاتے ہوئے کہا

اللہ نے اسے تین سال پہلے بیٹی کی رحمت سے نوازا تھا جس کا نام اس نے اور ماہر نے ماہر اور اپنے نام کو جوڑ کر رکھا تھا

ماہر کا ماا اور منہا کا ہا اور یہ ماہر کی خواہش تھی جس پر منہا کو اپنی خوش قسمتی پر جتنا ناز ہوتا اتنا کم تھا

ماہر آپ ہی اٹھ جائیں آپ نہیں اٹھے گے تو یہ بھی نہیں اٹھی گی منہا نے ماہر کو کہا جو آنکھیں موندے سونے کا ناٹک کر رہا تھا

ماہر سے شرط منہا کو بہت بھاری پڑی تھی کیونکہ جس دن وہ شرط پوری نا کرتی تو ماہر اس سے ناراض رہتا اور جس دن اسے وہ مناتی وہ اپنی ناراضگی پوری شدت سے اس پر اتارتا

رات ہی تو منہا نے اسے منایا تھا اور پھر ساری رات اس کی منمانیاں برداشت کی اور اب وہ اٹھ نہیں رہا تھا

کہنا تھا ساری رات وہ اس کی وجہ سے جاگتا رہا

ابھی منہا اٹھ کر جاتی کہ ماہر نے اسے بازو سے پکڑ کر خود پر گرایا لیکن یہ اس نے بہت احتیاط سے کیا تھا کیونکہ منہا پریگننٹ تھی اور ماہر کو پہلے سے زیادہ اس کی فکر تھی اس کا تو اور بچوں کا ارادہ نہیں تھا لیکن منہا کا کہنا تھا کہ وہ ایک بیٹا چاہتی ہے جو بالکل ماہر جیسا ہو

اور جب اس کی بیٹی بیاہ کہ جائے تو اس گھر میں دوسری بیٹی اجائے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

منہا نے بوکھلا کر ماہر کو دیکھا جو مخمور نظروں سے منہا کو دیکھ رہا تھا

ماہر کے ایسے دیکھنے پر منہا نے سٹپٹا کر اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا جس پر ماہر نے مدہم قہقہہ لگایا

افففف میری زندگی ماہر نے اپنی ناک منہا کی ناک سے سہلا کر شوخ آواز میں کہا

تو منہا کانوں کی لوح تک سرخ پر گئی

اپنے لبوں سے منہا کے لبوں کو آہستہ سے چھو کر پیچھے کیا اور اٹھ کر اپنی بیٹی کو بانہوں میں بھر لیا

بابا کی جان کب اٹھے گی ماہر نے اسے گدگداتے ہوئے کہا

تو ماہا کھلکھلا کر ہنس دی

دب میلے بابا اتھے دے (جب میرے بابا اٹھے گے) ماہا نے توتلی زبان میں کہا تو ماہر کے ہونٹوں پر

زندگی سے بھرپور مسکراہٹ آگئی

زندگی مشکل ہوئی تھی ایسا محسوس ہوا تو کہ اب سب ختم لیکن اللہ پر یقین قائم تھا اور وہی یقین زندگی

کی طرف واپس لے آیا تھا آزمائش تھی تو اس کا انعام بھی انہیں مل گیا تھا ایک مکمل خوشیوں سے

بھرے گھر کی صورت میں

\----------

دیا شاہ میر منہا ماہر فجر اور رضا ایک ساتھ بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment

جبکہ ندا بیگم اور عمران صاحب سامنے بیٹھے اپنے بچوں کو خوشی سے دیکھ رہے تھے

کتنے دکھ دیکھے کتنا کچھ کھویا تھا

لیکن جو چیز انہوں نے کبھی نہیں چھوڑی تھی وہ تھی محبت

کبھی اپنے غصے آنا کو اپنی محبت پر حاوی نہیں ہونے دیا

اور آج وہ سب ہنسی خوشی ساتھ تھے

ابھی وہ باتوں میں مصروف ہی تھے جب شاہ میر کے بڑے بیٹے دامیر شاہ نے اپنے سے چھوٹے دلاور کو پٹک کر نیچے پھینکا تو دلاور سے پہلے برہان کا سپیکر اتنی زور سے پھٹا کہ شاہ میر ایک ہی جست میں آٹھ کر باہر بھاگا

اور جا کر برہان کو اٹھایا

کیا ہوا میرے شیر کو شاہ میر نے برہان کو چپ کراتے ہوئے کہا

ڈیڈ میں دلا (ڈیڈ میں گرا) دلاور نے دانت پیس کر باپ کو کہا جو دوسرے نوٹنکی کو چپ کرا رہا تھا

دلاور کے کہنے پر شاہ میر نے حیرانگی سے روتے ہوئے اپنے بیٹے کو دیکھا جو آنسو بہانے میں مصروف تھا

تم کیوں رو رہے ہو شاہ میر نے حیرت سے استفسار کیا

مدے لدا یہ مدے بی مالے دا اتی لیے لویا تا تے آپ آداؤ (مجھے لگا یہ مجھے بھی مارے گا اسی لیے رویا تا کہ آپ آجاؤ) برہان نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا تو شاہ میر نے دانت پیسے جبکہ رضا فجر دیا ماہر اور منہا کے پیچھے سے چھت پھاڑتے قہقہوں پر شاہ میر نے اپنے بیٹوں کو گھورا

کوئی ایسا دن نہیں ہوتا تھا جب وہ اس کا نام روشن نہیں کرتے تھی لیکن نام بھی بلب پر لکھ کر روشن کرنے والا

باپ تو نمونا تھا ہی بیٹے بھی اپنے جیسے نمونے پیدا کر لیے عمران صاحب نے اپنا بدلہ لیا

شاہ میر کے بیٹوں کا یہ فایدہ تھا کہ وہ شاہ میر کو دل کھول کر تانے دے لیتے تھے اور تب وہ کچھ کہہ نہیں پاتا تھا

ختم شد

https://classicurdumaterial.com/

For More Novels Please Visit Our Website
https://classicurdumaterial.com/
Visit Our Youtube Channel For Audio Book
Classic Entertainment